آوارہ دل

ساحر رائٹس

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مکمل ناول

"میرا رشتہ طے ہو گیا ہے۔"

دور خلاؤں میں گھورتے ہوئے اس نے آمنہ تک یہ بریکنگ نیوز پہنچائی۔وہ دونوں چھت پر بیٹھی سردیوں کی نرم دھوپ سینک رہی تھی۔

"کب؟ بتایا نہیں تم نے مجھے۔"

آمنہ کو حیرت ہوئی کل تک تو ایسی کوئی بھی بات نہیں سنی تھی۔

"مجھے خود بھی آج ہی بتایا گیا ہے۔"

وہ اسکی طرف دیکھے بغیر بولی۔

"میں نے تو نمرہ کے رشتے کی سنی تھی پر تمہارا کیسے؟ تفصیل سے بتاؤ پہیلیاں کیوں بجھوا رہی ہو۔"

آمنہ کو بات جاننے کی جلدی تھی کیونکہ اسے عائشہ کی پڑوسی ہونے کیساتھ ساتھ بہترین دوست کا بھی درجہ حاصل تھا۔

''نمرہ کے لیے جس لڑکے کا رشتہ آیا ہے وہ لڑکا ایک بچے کا بھی باپ ہے۔نمرہ نے اس رشتے پر انکار کر دیا ہے۔''

اس نے آمنہ کیطرف دیکھ کر کہا۔

''اور یقیناً تمہیں ہی قربانی کا بکرا بنایا گیا ہوگا۔''

آمنہ بات کی تہ تک پہنچ گئی تھی۔اس کی بات پر آئشہ سر جھکا گئی۔

''خدا کے لیے آئشہ تم کب اپنے حق کے لیے لڑنا شروع کرو گی؟ان کی بات پر جس طرح تم سر ہلاتی ہو یہ لوگ تمہیں-----''

وہ تاسف سے اسے دیکھتی رہی۔

''ماموں کے مجھ پر بہت احسان ہیں آمنہ، میں اس قدر ان احسانوں میں دبی ہوئی ہوں کہ ان کی کسی غلط بات پر بھی میں سر اٹھا کر انکار نہیں کر سکتی۔ جب ہمیں باپ نے دھتکار کر گھر سے نکالا تھا اس وقت سے پناہ دے رکھی ہے ماموں نے؟ بے شک ممانی جان کا مجھ سے اور امی سے برا سلوک تھا مگر گھر سے تو نہیں نکالا۔ امی نے ہمیشہ صبر کیا اور میں بھی شائستہ بیگم کی بیٹی ہوں۔''

اس کی باتوں نے چند ساعت کے لیے آمنہ کی بولتی بند کر دی۔

''میں نے اپنا معاملہ اللہ پر چھوڑ دیا ہے ان شاء اللہ سب بہتر ہوگا۔''

اس نے مسکرا کر آمنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا وہ جانتی تھی آمنہ کو اس کی کتنی فکر تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

"تم تو کہتی تھی لڑکا دولت مند ہے، نمرہ اور اسکی عمر میں تھوڑا سا ہی فرق ہے مگر شادی شدہ کا تو نہیں بتایا تھا۔"

"ہمیں خود بھی نہیں معلوم تھا۔رشتہ لے کر آنے والوں کیساتھ اسکا پانچ سالہ بیٹا بھی آیا تھا اور سب کے سامنے اسکے بیٹے نے بھانڈا پھوڑ دیا اسے بابا کہہ کر۔"

آئشہ نے اسے تفصیل سے آگاہ کیا۔

"اگر تمہارا معاملہ بیچ میں نہ آتا تو میں جی بھر کر اس بات پر ہنستی۔"

"تم اب بھی ہنس سکتی ہو۔"

"لڑکا دکھنے میں کیسا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/

آمنہ نے ایک اور سوال داغا۔

Support@classicurdumaterial.com

"میں نہیں گئی ان کے سامنے۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تم کچن میں ماسی بنی ہوئی تھی تم کہاں جاتی۔مجھے تو یاد ہی نہ رہا۔"

آمنہ کے اسطرح کہنے پر وہ کھلکھلائی۔

"اچھا میں اب جا رہی ہوں۔"

عائشہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"ہاں ہاں جاؤ تمہارا ہی انتظار ہو رہا ہو گا۔"

ثمن نے پھر ایک میٹھا سا طنز کیا۔

وہ سنی ان سنی کرتی سیڑھیاں اترنے لگی۔

عائشہ فائقہ بیگم کی اکلوتی اولاد تھی۔فائقہ بیگم کو ان کے شوہر نے بہن کی باتوں میں آکر طلاق دے دی تھی اور وہ چھے سالہ عاشی کو لے کر اپنے بھائی عمران احمد کے در آپڑی۔

شروع شروع میں عمران احمد کی بیوی امبرین کا ان سے اچھا سلوک تھا مگر آہستہ آہستہ اس نے اپنے رنگ دکھانا شروع کر دیے۔

گھر میں فائقہ بیگم کی حیثیت ملازموں جیسی ہی تھی وہ دن بھر گھر کا کام کرتی رہتی۔عائشہ کالج سے آتی تو ان کی مدد کر دیتی تھی۔وہ عائشہ کو بھی سمجھاتی رہتی اسے صبر کی تلقین کرتی اور وہ انکی باتوں پر عمل کرنے کی کوشش کرتی۔فائقہ بیگم کے انتقال کے بعد عائشہ جیسے تپتے صحرا میں آگئی۔امبرین نے کالج چھڑوا کر اسے گھر کے کاموں میں لگا دیا۔ عمران احمد نے اس کے کالج چھڑوانے پر اعتراض اٹھایا تھا مگر امبرین نے انہیں سمجھا بجھا کر چپ کروا دیا۔

عمران احمد اور امبرین کی ایک بیٹی نمرہ بھی تھی۔ عائشہ سے اسکا سلوک نہ بہت اچھا تھا نہ برا۔جب کبھی موڈ ہوتا عاشی کی مدد کر دیتی مگر زیادہ تر اپنی ذات میں ہی مگن رہتی تھی۔

لاؤنج میں داخل ہوتے ہی اسکی نظر کریم یزدانی پر پڑی۔ رات کے اس پہر ان کو وہاں دیکھ کر وہ ٹھٹھک گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اسلام علیکم بابا جان۔"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا

"وعلیکم سلام۔"

سپاٹ لہجے میں جواب دیا گیا۔

"آپ ابھی تک سوئے نہیں؟"

"تمہیں مبارک باد دینی تھی۔لڑکی والوں نے ہاں کر دی ہے۔"

ان کا لہجہ روکھا سا تھا۔

وہ بے یقینی سے انہیں دیکھ رہا تھا وہ چاہ کر بھی ان سے اپنی حیرت نہ چھپا سکا۔

"شاہ صاحب اگر شادی پر راضی ہوئے ہو تو دل سے راضی ہوتے ناں،آپ نے جو ڈرامہ رچایا تھا نہ مجھے امید نہیں تھی وہ لوگ ہاں کرینگے مگر اللہ ﷻ کی مرضی۔"

وہ اسے اس وقت شاہ صاحب کہتے تھے جب سخت ناراض ہوتے یا اچھے موڈ میں ہوتے۔

"اب رشتہ ہو گیا ہے تو ثوبیہ سے کہوں گا وہ ڈائریکٹ شادی کرنے کی بات کرے یہ نہ ہو آپ کوئی اور منصوبہ بندی کر لو۔"

"عرشمان سو گیا ہے۔"

اس نے انکی بات یکسر نظرانداز کر دی۔

"ہاں سو گیا ہے۔"

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انہوں نے ایک ناراض نظر اس پر ڈالی.

"اوکے آپ اب سو جائیں شب بخیر۔"

وہ اٹھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اپنے کمرے میں چلا گیا۔

"مجھے سمجھ نہیں آتی تمہاری شاہ." وہ تاسف سے سر ہلاتے رہ گئے۔

اپنے کمرے میں آکر اس نے بے خبر سوئے ہوئے عرشمان پر نظر ڈالی جو سوتے ہوئے بہت معصوم لگ رہا تھا۔

اس نے بے اختیار اس کے دونوں گالوں پر چٹاچٹ پیار کیا اور لمحہ بھر اس کے چہرے کو دیکھتا رہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

پھر سگار سلگا کر ٹیرس پر نکل آیا جو کمرے کیساتھ ملحقہ تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

یہ اسکے روز کا معمول تھا۔ وہ کھڑے کھڑے ٹیرس پر سگریٹ پھونکتے رات گزار دیتا یا اسٹڈی میں ماضی کے دریچوں میں جھانکتے ہوئے۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

☜ماضی

"یہاں کیا کر رہے ہو فانی؟"

وہ باہر جا رہا تھا جب سیڑھیوں پر بیٹھے عرفان پر اسکی نظر پڑی۔

"رو رہے ہو تم؟"

وہ اسکی سسکیاں سن کر پاس آیا اور اسکے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھتے ہوئے اسے خود میں بھینچ لیا.

''میری جان بس بہت ہو گیا اب اور آنسو نہیں بہانے۔''

وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

''ممی کیوں چلی گئی مجھے چھوڑ کے بھیا؟ میں انہیں بہت یاد کرتا ہوں۔انہیں واپس بھلا لیں ناں''

اس نے معصومیت سے کہا

''وہ واپس نہیں آسکتی۔انہیں اللہ ﷻ میاں نے اپنے پاس بلا لیا ہے اور وہ اچھے لوگوں کو جلد اپنے پاس بلا لیتا ہے۔''

''مگر اللہ ﷻ میاں نے مجھے کیوں اکیلا کر دیا۔''

اس کے آنکھوں میں اب بھی آنسو جھلملا رہے تھے۔

''نہیں آپ اکیلے تو نہیں۔ ممی کی جگہ اللہ میاں نے آپکو باباجانی اور بھیا دیے ہیں۔ سوچو اگر آپ کے پاس یہ رشتے بھی نہ ہوتے تو؟ جب آپ کو ممی کی یاد آئے تو آپ اداس مت ہوا کرو بلکہ سوچا کرو کہ مجھے ممی کی جگہ خدا نے بھیا اور بابا دیے ہیں۔''

اس نے کچھ سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

اس نے فانی کے ماتھے پر بوسے دے کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا۔اسکا دل بھی تو دکھی تھا مگر وہ اپنا دکھ ظاہر نہیں کرتا تھا نہ کسی کے سامنے روتا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

دور سے ان دونوں بھائیوں کو ایک ساتھ دیکھ کر کریم یزدانی کی آنکھیں نم ہو گئی۔

وہ کبھی اپنے بڑے بیٹے کو نہیں سمجھ پائے تھے ان کا خیال تھا وہ جذبات اور احساسات سے عاری شخص ہے۔جس لڑکے کی آنکھوں میں ماں کی موت پر ایک آنسو نہیں آیا تھا وہ چھوٹے بھائی کو تسلی دیتے ہوئے رو رہا تھا۔ ہاں یہ بات اور تھی کہ وہ اپنے ماں کی تدفین کے بعد اپنے کمرے میں آکر پھوٹ پھوٹ کر رویا تھا۔

وہ وقت سے پہلے ہی سمجھ دار ہو گیا تھا اور کچھ ماں کی وفات نے اسے تنہائی پسند اور کم گو بنا دیا تھا۔

کریم یزدانی کے دو ہی بیٹے تھے جہانزیب یزدانی اور عرفان یزدانی۔ بیوی کی وفات کے بعد انہوں نے دوسری شادی نہیں کی تھی بلکہ اپنے بچوں کیساتھ وقت گزارنے کو ترجیح دی۔

وقت گزرتا گیا۔وہ دونوں بچپن سے نکل کر جوانی کی دہلیز پر قدم رکھ چکے تھے۔

عرفان کالج سے یونیورسٹی لیول تک پہنچا تب جہانزیب کریم یزدانی کا بزنس میں ہاتھ بٹاتا تھا۔

ایک دن اس نے اچانک ہی کریم یزدانی سے بیرون ملک جانے کی بات چھیڑ دی۔

"باباجانی میں لندن جانا چاہتا ہوں۔"

وہ کسی فائل میں سر دیے بیٹھے تھے جہانزیب کی بات پر انہوں نے سر اٹھا کر اسے دیکھا

"کیوں؟ "

"میں وہاں بزنس کرنا چاہتا ہوں۔ "

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے سر جھکا کر کہا

''یہاں کیوں نہیں؟ بیٹا اپنا ملک ہے رہنا تو تم نے ادھر ہی ہے اور پھر میں چاہتا تھا تمہاری شادی کر دوں۔کتنے برس ہو گئے کوئی خوشی نہیں دیکھی۔ گھر میں بھی رونق ہو جائے گی۔''

''نہیں بابا جانی میری شادی کے بارے میں ابھی سوچیے گا بھی مت، ہاں عرفان کی کر دیں۔''

''کیوں تم نے کنوارہ رہنا ہے تمام عمر۔''

''ایسی بات نہیں ہے بابا جانی مگر ابھی میرے کچھ خواب ہیں کچھ مقاصد ہیں جو پورے کرنے ہیں اور شادی کر کے میں کچھ نہیں کر پاؤں گا۔''

''ٹھیک ہے جیسے تمہاری مرضی۔میں کبھی تمہارے راستے میں حائل نہیں ہوں گا میری دعائیں تمہارے ساتھ ہیں۔''

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بہت سی دعاؤں سے اسے نواز رہے تھے مگر اسکے دور جانے کا انہیں ملال بھی بہت تھا۔

عرفان نے جہانزیب کا بیرون ملک جانے کا سنا تو بہت واویلا کیا۔وہ کسی طور پر بھی بھیا کے باہر جانے پر رضا مند نہیں تھا۔اسے راضی کرنے کے لیے جہانزیب کو بہت سے وعدے کرنے پڑے تب جا کر وہ مانا لیکن پھر بھی وہ بہت اداس تھا۔

لندن جانے سے دو دن پہلے وہ اپنے بہترین دوست فہد سے ملنے اس کے گھر آیا ہوا تھا۔

وہ کھڑکی کے پاس کھڑا باہر کے مناظر دیکھنے میں مصروف تھا جب تیزی سے بولتی ایک لڑکی کمرے میں داخل ہوئی

''بھائی میں کب کی ریڈی ہوں آپ کمرے سے باہر کیوں نہیں نک۔۔۔۔''

اس نے گردن گھما کر لڑکی کی طرف دیکھا اور اس پر سے نظریں ہٹانا بھول گیا۔لیمن کلر کے لباس میں ہلکا سا میک اپ اور چہرے پر معصومیت طاری کیے وہ جہانزیب کو بہت ہی بھلی لگ رہی تھی۔

فہد کی جگہ انجان شخص کو دیکھ کر اس کی باتوں کو بریک لگا وہ سخت شرمندہ نظر آرہی تھی شاید وہ جہانزیب کی آمد سے بے خبر تھی۔

''وہ ،میں بھائی سے۔۔۔۔۔۔''

وہ بے ربط جملے کہتے باہر بھاگ گئی۔

جہانزیب اسکے کمرے سے نکلنے کے بعد خوابوں کی دنیا سے باہر آیا بے اختیار اسکے لبوں کو مسکراہٹ چھو گئی۔

تھوڑی دیر بعد فہد بھی چائے اور لوازمات کی ٹرے لے کر کمرہ میں آگیا اور وہ اسکے ساتھ باتوں میں مصروف ہو گیا۔

دو دن بعد وہ ائیر پورٹ پر لندن جانے کے لیے تیار کھڑا تھا۔بابا جانی اور عرفان اسے سی آف کرنے آئے تھے

وہ باباجانی سے مل کر عرفان سے ملا۔

''ارے پگلے یہ کیا عورتوں کی طرح رو رہے ہو واپس لوٹ آؤں گا۔''

اس نے عرفان کے آنسو دیکھ کر کہا وہ اس کے انداز پر روتے روتے مسکرا دیا۔

وہ دونوں کو ہاتھ ہلاتا جہاز میں بیٹھ گیا۔

سیٹ کی پشت سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں موندھ لی۔ایک چہرہ اسکی آنکھوں سے سامنے آگیا ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔نہ جانے کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اپنا دل اسی کے پاس ہی چھوڑ آیا ہے۔

"اب واپس جا کر بابا جانی سے بات کروں گا"اس نے دل میں سوچا بے اختیار اسے ایک شعر یاد آیا۔

زندگی کو تلاش تھی جن کی

نادر وہ لوگ ہم کو بڑی دیر سے ملے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے ہفتے ہی ثوبیہ بیگم نے عائشہ کے گھر جا کر ڈائریکٹ شادی کی بات کر دی۔ وہ لوگ تو یہی چاہتے تھے فوراً ہاں کردی مگر شادی کی تیاریوں کے لیے ایک ماہ کا وقت مانگ لیا تھا۔

ایک ماہ بعد عائشہ حجلہ عروسی میں جیانزیب کے کمرے میں موجود تھی مگر جہانزیب کا کوئی اتا پتہ نہیں تھا۔

اسکے انتظار میں بیٹھے بیٹھے اسکی کمر اکڑ گئی تھی اس نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی بہت سی سوچیں اسکے ذہن میں ابھر رہی تھی جو اسے پریشان کر رہی تھی۔

رات کے دو بج رہے تھے جب دروازہ کھلنے سے چرچراہٹ پیدا ہوئی وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی اور گھونگھٹ تھوڑا آگے سرکا لیا۔

جہانزیب اندر آیا اور واش روم کیطرف بڑھ گیا واپس آیا تو نائٹ ڈریس میں ملبوس تھا۔

"آپ ایسے ہی سوئیں گی یا چینج کرینگی؟"

جہانزیب وہاں کھڑا سوالیہ انداز سے اسے پوچھ رہا تھا۔پہلی بار اسے ہتک محسوس ہوئی۔

"کیا میں اتنی بے وقعت ہوں؟"

وہ سوچتے ہوئے اٹھی اور ڈریسنگ ٹیبل کر سامنے جا کر کھڑی ہوئی۔وہ آئینے میں اسے دیکھ رہی تھی جو اب لیٹ چکا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

اس نے نوچتے ہوئے زیور اتارا اور الماری میں سے سوٹ نکال کر واش روم کی طرف بڑھی۔

Support@classicurdumaterial.com

وہ جی بھر کر رو کر واش روم سے باہر نکلی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیا کیا خواب سجا کر وہ پھولوں کی سیج پر بیٹھی ہوئی تھی جو سب ٹوٹ گئے تھے اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے کمرے کی ایک ایک چیز اس پر ہنس رہی ہے اسکا تمسخر اڑا رہی ہے۔

وہ آنسو صاف کرتی بیڈ کی دوسری طرف لیٹ گئی پہلے جو آنکھیں نیند کی وجہ سے بوجھل تھی اب نیند کوسوں دور تھی وہ جہانزیب کی طرف سے رخ موڑے بے آواز روتی رہی اور جہانزیب اسکے رونے کی سوں سوں کی آواز سے خود کو کوستا رہا۔

اگلے دن جہانزیب نے اپنے گزشتہ رویہ کی اس سے معافی مانگ لی تھی اور اس سے کافی باتیں بھی کی جو وہ خاموشی سے سنتی رہی۔

"جو رشتے مجھ سے وابستہ ہیں آپ ان کی عزت کریں۔ میں چھوٹا تھا جب ماما جان کی وفات ہو گئی تھی تب سے بابا جانی نے ہی ہمارا ماں اور باپ کی طرح خیال رکھا وہ بہت مشکلات اور تکالیف جھیل چکے ہیں اگر آپ ان کا خیال رکھیں گی تو مجھے بہت خوشی ہو گی اور عرشمان اسکے ساتھ کسی قسم کی کوئی کوتاہی برداشت نہیں کرونگا وہ بن ماں باپ کے بچہ ہے اسے یہ احساس نہیں ہونا چاہیے آپ اسکی آنٹی ہیں۔"

عائشہ غور سے اسکی بات سن رہی تھی مگر اسکی آخری بات پر اس نے استفہامیہ نظروں سے جہانزیب کی طرف دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"عرشمان آپکا بیٹا نہیں ہے کیا؟"

اس نے پہلی بار جہانزیب کے سامنے زبان کھولی۔

"میرا بھتیجا ہے مگر میں چاہتا ہوں اسے ماں باپ کی کمی محسوس نہ ہو وہ مجھے جان سے زیادہ عزیز ہے۔"

اسے حیرت کا شدید جھٹکا لگا تھا

"آپ کا کوئی اور بھائی؟"

وہ جہانزیب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر ہچکچائی۔

"تھا۔اب نہیں ہے۔"

اس کے لہجہ بھیگ گیا۔

عائشہ کو افسوس ہوا اسے معلوم تھا بن ماں باپ کے بچوں کو کن دکھوں اور احساس کمتری کا سامنا کرنا پڑتا ہے وہ خود اس اذیت سے گرز چکی تھی۔

"کیا سوچ رہی ہیں آپ؟"

اس نے سوچوں میں گم عائشہ کو مخاطب کیا۔

"کچھ نہیں۔۔۔

آپ بے فکر ہو جائیں آپکو مجھ سے کسی قسم کی شکایت نہیں ہوگی۔"

اس نے دل سے کہا۔

جہانزیب اسکی بات پر پھیکا سا مسکرا دیا۔

عائشہ نے اس بات پر عمل بھی کیا وہ کریم یزدانی کا باپ کیطرح خیال رکھتی اور زبان کو بیٹا کہتی ہی نہیں سمجھتی بھی تھی وہ بھی اسکے ساتھ گھل مل گیا تھا اور عائشہ کے کہنے پر ہی اسے ماما کہتا تھا۔کریم یزدانی بھی اسکے حسنِ اخلاق سے بہت خوش تھے خوشیوں نے انکی گھر کی راہ دیکھ لی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ شادی ہوئے آج پہلی بار آفس گیا۔واپس آکر رات کو وہ کمرے میں فائلز میں سر دیا بیٹھا تھا تبھی عرشمان دوڑتا ہوا اس کے پاس آیا۔

"بابا بابا۔"

وہ اس کی کرسی کے پاس آکر کھڑا ہوا۔

"ہوں!......."

اس نے بغیر اسکی طرف توجہ دیے کہا۔

"بابا جان۔"

اب اس نے پیار اور لاڈ سے اسے بلایا

"جی میرا بیٹا۔"

وہ اسکی چالاکی اچھی طرح جانتا تھا اپنی بات منوانی ہو تو وہ اسے ایسے لاڈ سے بابا جان بلایا کرتا تھا۔

"آئس کریم کھانے لے چلیں پلیز ماما بھی جائیں گی۔"

اس نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

"نہیں۔۔۔ ابھی دیر ہو گئی ہے۔سو جاؤ۔ کل شام کو چلیں گے۔"

اس نے ریسٹ واچ پر ٹائم دیکھتے ہوئے کہا، گھڑی کی سوئیاں "9" بجا رہی تھی۔

"بابا پل..."

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

" کل چلیں ضد نہیں کرتے۔"

جہانزیب نے نرمی سے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا

"پرانے والے بابا اچھے تھے میری بات سنتے تھے،آپ بہت برے ہیں کل بھی مجھے ماما کیساتھ انکے گھر نہیں جانے دی۔"(عائشہ اپنے میکے گئی تھی عرشمان بھی جانے کی ضد کر رہا تھا مگر جیانزیب نے اسے روک لیا تھا)" عرشمان کی آنکھیں لبالب آنسو سے بھر گئی۔

جہانزیب اس کی بات پر چند پل بول ہی نہ سکا پھر کرسی چھوڑ کر اسکے سامنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

کافی دیر وہ عرشمان کے ایک ایک نقش کو تکتا رہا اور پھر اسے اپنی باہوں میں بھینچ لیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"چلو آئس کریم کھانے۔۔۔"

Support@classicurdumaterial.com

جہانزیب نے اسے الگ کرتے ہوئے کہا اور وہ خوشی سے نیچے عائشہ کے پاس بھاگ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ماما چلیں آئس کریم کھانے۔اب آپ انکار مت کیجیے گا۔اتنی مشکلوں سے بابا کو منایا ہے۔"

وہ جہانزیب کو نیچے آتے دیکھ کر عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر کھینچنے لگا۔

"تم اور بابا چلے جاؤ۔"

عائشہ نے دھیمی آواز میں کہا

"نہیں آپ بھی چلیں گی ساتھ۔۔۔

بابا!۔۔ماما کو کہیے نا وہ بھی چلیں۔"

عرشمان نے جہانزیب سے مخاطب ہو کر کہا۔

"ہاں عرشمان ٹھیک کہہ رہا ہے، آپ بھی چلیں۔"

جہانزیب کے کہنے پر اس نے ایک نظر اپنے لباس پر ڈالی

"ماما بہت کیوٹ لگ رہی ہیں اس لباس میں۔ ہیں نا بابا جان۔"

عرشمان نے اسکا ارادہ بھانپ کر جہانزیب سے تصدیق چاہی، عائشہ اسکی بات پر شرم سے پانی پانی ہو گئی۔جہانزیب نے اس پر ایک بھرپور نظر ڈالی۔

بلاشبہ وہ اورنج اور بلو کلر کے لباس میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی۔

عائشہ نے جہانزیب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر جلدی سے عرشمان کا ہاتھ پکڑ کر باہر کی راہ لی اور جہانزیب کی آنکھوں کے سامنے وہی گھبرایا اور شرمندہ سا چہرہ آنے لگا۔وہ سر جھٹک کر انکے پیچھے چل دیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ان کی واپسی رات دیر سے ہوئی عرشمان آتے ہوئے سو گیا تھا عائشہ اسے بانہوں میں اٹھا کر اسکے کمرے میں لے گئی جو کریم یزدانی کے روم کیساتھ تھا۔بیڈ پر اسے لیٹا کر اسکے گالوں پر بوسے دیے اور اپنے کمرے میں آگئی۔

"جہانزیب ابھی تک کمرے میں نہیں آئے۔" اس نے باہر نکل کر نیچے جھانکا۔

"کہاں چلے گئے؟"

وہ سوچتے ہوئے ٹیرس کیطرف بڑھی۔ اتنے دن جہانزیب کیساتھ رہ کر وہ اتنا تو جان گئی تھی کہ جہانزیب کی پسندیدہ جگہ کونسی ہے وہ کہاں زیادہ پایا جاتا ہے۔

ٹیرس پر دیکھ وہ واپس کمرے میں آکر بیڈ پر بیٹھ گئی

"کچھ دیر اور انتظار کر لیتی ہوں شاید کچھ دیر بعد خود ہی آجائیں"

اس نے خود کلامی کرتے ہوئے کہا۔

کافی دیر انتظار کرنے کے بعد جب جہانزیب کمرے میں نہیں آیا وہ اٹھ کر اسٹڈی کیطرف بڑھی۔اسکا اندازہ درست تھا وہ اسٹڈی میں کرسی کی پشت سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھا تھا۔وہ دبے قدموں اسکی طرف بڑھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"زیب صاحب۔"

Support@classicurdumaterial.com

وہ کریم یزدانی کی دیکھا دیکھی اسے زیب صاحب ہی کہتی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"زیب ص۔۔۔۔۔"

وہ دوسری بار اسے پکارنے لگی تھی جب ٹیبل پر کھلی ڈائری پر بڑے حروف میں خوبصورتی سے لکھا نام اور شعر دیکھ کر ٹھٹھک گئی وہ جسطرح دبے قدموں چل کر آئی تھی اسی طرح باہر نکل گئی۔

☜ ماضی

ایک ہفتہ لندن میں گھومنے پھرنے کے بعد اسکا دھیان کام کیطرف آیا۔دن بھر کام کر کے وہ رات کو گھر آتا تب بھی کمپیوٹر پر مصروف ہوجاتا۔خالی دماغ وسوسوں کا گھر ہوتا ہے یہی سوچ کر وہ خود کو مصروف رکھتا۔

بستر پر لیٹ کر آنکھیں بند کرتا تو ایک پری چہرہ اسکی آنکھوں کے سامنے آجاتا اور بے اختیار اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر جاتی۔ کبھی کبھی وہ سوچتا اسکا نام کیا ہوگا پھر خود ہی نام سوچتا ریجیکٹ کرتا کبھی کبھی اسے خود پر ہنسی سی آجاتی کہ وہ اتنا میچور ہو کر ایسی حرکتیں کر رہا ہے۔

وقت گزرتا جا رہا تھا جب ایک دن عرفان اسے اپنی منگنی کا بتایا۔

"مبارک ہو یار۔ تم تو بڑے تیز نکلے۔"

جہانزیب نے اسے شریر لہجے میں کہا

"اپنی باری کا انتظار کرتا تو وہ فیری ہاتھ سے نکل جاتی آپ نے تو بوڑھے ہو کر شادی کرنی ہے۔"

عرفان نے بھی اسی کے لہجے میں جواب دیا۔

عرفان کی بات پر وہ کافی دیر قہقہہ لگاتا رہا۔

"اچھا فیری کونسی؟"

ہنسنے کی وجہ سے آنکھوں میں در آنے والی نمی صاف کرتے ہوئے پوچھا گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

''جس سے میری منگنی ہو گی۔ ہائے بھیا بلکل سبز آنکھوں والی فیری کی طرح ہے آپ اسے دیکھیں گے نا تو میری پسند کو داد دینگے۔''

عرفان نے فخریہ انداز سے کہا

''چلو دیکھ لیتے ہیں۔تمہاری فیری زیادہ پیاری ہے یا میری''آخری بات اسنے دل میں ادا کی۔

''اچھا آپ آئینگے نا۔پلیز بھیا آجائیں اپنوں کے ہوتے ہوئے بھی آپ پردیس میں اکیلے دس از ناٹ فئیر۔''

''میرا بھی بہت جی کر رہا ہے تمہاری منگنی کا فنکشن اٹینڈ کروں مگر نہیں آسکوں گا شادی پر ضرور آؤں گا پرومس۔''

جہانزیب نے اسکی بات کاٹتے ہوئے کہا وہ لندن میں اپنا کام مکمل کر کے ہمیشہ کے لیے پاکستان آنا چاہتا تھا۔

''میں ناراض ہو جاؤں گا۔''

عرفان نے منہ بسورا

''گفٹس بھیج دونگا۔''جہانزیب نے آخری کوشش کی اسے منانے کی

''بس آپ آجائیں اور کچھ نہیں چاہیے۔''

عرفان اسکے آنے پر بضد تھا۔

''شادی پر آؤنگا اگر اسطرح ناراض ہوئے تو پھر کبھی نہیں آؤنگا۔''

:اوکے گڈ بائے۔"

لائن کٹ گئی تھی وہ ریسیور ہاتھ میں پکڑے کافی دیر ایسے ہی بیٹھا رہا.

منگنی کے فنکشن پر وہ نہیں جا سکا تھا جسکی وجہ سے عرفان نے اس سے بات چیت بند کر دی تھی مگر اسکی بھی اپنی ہی مجبوری تھی۔

مگر جب چھے ماہ بعد اس نے کریم یزدانی سے اسکی شادی کے بارے میں سنا تو اس نے واپسی کی تیاریاں شروع کر دی تھی۔سب کے لیے گفٹس وغیرہ لیے اور آخر میں اپنی فیری کے نام کا سونے کا خوبصورت سا لاکٹ لیا تھا۔

"میری قسمت میں ہوا تو ایک دن خود یہ تمہیں پہناؤں گا" اس نے مسکرا کر سوچا

جہاز کی سیٹ کنفرم نہ ہونے کیوجہ سے وہ اس دن پاکستان لوٹا جس دن عرفان کی بارات تھی۔رات کے بارہ بجے ائیر پورٹ سے اسے لینے کریم یزدانی آئے تھے۔وہ چھوٹے بچے کیطرح کافی دیر ان سے لپٹا رہا اتنے سالوں کے بعد باپ کی شفیق بانہیں جو نصیب ہوئی تھی۔گاڑی میں بیٹھ کر وہ کریم یزدانی سے گزرے لمحوں کی بہت سی باتیں کرتا رہا۔

اگلے دن شام کو ولیمے کا فنکشن تھا اسکی آنکھ کھلی تو 3 بج رہے تھے وہ جلدی سے فریش ہو کر نیچے آیا۔لاؤنج میں عرفان بیٹھا تھا

"السلام علیکم!۔"

اس نے بلند آواز میں سلام کیا اور عرفان کے رد عمل کے لیے خود کو تیار کیا مگر خلافِ معمول وہ گرم جوشی سے اس سے ملا۔

"وعلیکم سلام۔میں بہت ناراض تھا آپ سے مگر اب آپ آگئے ہیں یہی میرے لیے اہم ہے۔" عرفان نے اس کیساتھ صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باباجان کہاں ہیں؟"

جہانزیب نے کریم یزدانی کو وہاں نہ پاکر کہا۔

"وہ ہال چلے گئے ہم آپ کے انتظار میں رک گئے۔"عرفان نے جواب دیا

"بھابی نہیں نظر آرہی۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

جہانزیب نے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"کمرے میں ہے ابھی بلا کر لاتا ہوں۔"عرفان اٹھ کر اپنے کمرے کی طرف بڑھا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں کمرے میں ہی مل لونگا۔"جہانزیب بھی اسکی پیروی میں اندر چلا گیا۔

کمرے میں ڈریسنگ ٹیبل کے پاس دو لڑکیاں کھڑی شاید فنکشن کے لیے تیاری کر رہی تھی۔

"بھیا اٹھ گئے ہیں مل لو۔"عرفان نے پاس جا کر کہا البتہ جہانزیب دروازے میں ہی کھڑا ہو گیا تھا۔

اپنی جانب آتی لڑکی کو وہ پہلی نظر میں ہی پہچان گیا تھا۔

"یہ ایمان شاہ یعنی میری شریکِ حیات۔"

عرفان نے ایمان کو دیکھتے ہوئے شریر لہجے میں کہا۔جہانزیب نے بمشکل دروازے کا سہارا لیا اسے ایمان کو دیکھ کر سو وولٹ کا جھٹکا لگا تھا۔وہ اتنے سالوں سے جسے ہمسفر بنانے کے خواب دیکھ رہا تھا وہ اسکی بھابی بن گئی تھی۔۔ اس کے سبھی خواب اب بکھر گئے تھے کتنی تکلیف بھرے وہ لمحے تھے جو اب اس پر کسی قیامت کی طرح گزر رہے تھے

______________ !!!!!

''رہ گئے نہ حیران۔اب منہ دکھائی دیں۔''

عرفان نے اسے گم سم دیکھ کر کہا۔

''ان کے شایانِ شان تو میرے پاس کچھ نہیں۔ کچھ حقیر سے تحفے لایا ہوں وہ بجھوا دونگا۔''جہانزیب نے رک رک مشکل سے یہ الفاظ ادا کیے۔وہ اس پر ایک نظر ڈال کر دروازے سے ہی پلٹ گیا تھا۔

''تیاری مکمل ہو گئی ہو تو چلیں۔''عرفان نے اسے مخاطب کیا

''ہاں۔''

اس نے گھنیری پلکیں جھکا کر کہا

عرفان اس پر پیار بھری نظر ڈال کر باہر نکل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کمرے میں آکر وہ پہلے واش روم گیا اور چہرے پر یخ پانی کے چھینٹے مارے۔کچھ دیر وہ دل پر ہاتھ رکھ اسے قابو کرتا رہا اور لمبی لمبی سانسیں لینے لگا۔

''اپنی باری کا انتظار کرتا تو فیری ہاتھ سے نکل جاتی۔''

اسے عرفان کی کہی بات یاد آئی شاید وہ سچ ہی کہہ رہا تھا۔

''آخر ایسا میرے ساتھ ہی کیوں؟ماں کے علاوہ جس عورت کو حد سے زیادہ سوچا، چاہا، اسے کیسے کھو دوں۔ میں کس طرح کسی اور کا ہونے دوں۔''

بیڈ پر بیٹھ کر اسنے دونوں ہاتھوں میں سر گرا لیا۔

''وہ تمہارے بھائی کی بیوی ہے۔'' دماغ نے کہا۔

''وہ تمہاری محبت ہے تم کیسے اپنی محبت سے دستبردار ہو سکتے ہو۔''

دل نے بھی دہائی دی۔

''جان سے پیارا بھائی جو تم سے بہت محبت کرتا ہے۔''

دماغ نے ایک اور دلیل دی۔

''تم بھی تو اسے چاہتے ہو کیا تم اسکو کسی اور کیساتھ دیکھ پاؤ گے؟''

دل و دماغ کی جنگ جاری تھی۔وہ ولیمہ اٹینڈ کرنے کے قابل نہیں تھا اس لیے اس نے سائیڈ دراز سے دو نیند کی گولیاں لی اور پانی کیساتھ نگل گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج پہلی بار اس نے سلیپنگ پلز لی تھی ورنہ وہ خیالوں میں رہنا پسند کرتا تھا تھوڑی ہی دیر بعد اس پر غنودگی طاری ہو گئی اور وہ نیند کی گہری وادیوں میں اتر گیا۔

وہ لاؤنج میں ٹی وی آن کر کے بیٹھی تھی بظاہر تو اسکی نظر ٹی وی اسکرین پر تھی مگر دماغ کہیں اور تھا وہ رات کو جہانزیب کی ڈائری پر کسی لڑکی کا نام دیکھ کر پریشان تھی۔جہانزیب اسکی ہر ضرورت کا خیال رکھتا تھا تمام فرائض باخوبی پورے کر رہا تھا مگر اس سب کے علاوہ بیوی شوہر کا پیار اور توجہ بھی چاہتی ہے جو وہ عائشہ کو دینے سے قاصر تھا۔

"کن خیالات میں گم ہو بیٹا؟"

کئی بار پکارنے پر جب وہ نہ بولی تو کریم یزدانی نے اسکے پاس آکر بولے۔

"جی بابا۔"

انکی آواز پر وہ سوچوں کی دنیا سے باہر آئی۔

"کوئی مسئلہ ہے بیٹا؟"

انہوں نے دوسرے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔ جب سے جہانزیب نے مکمل طور پر بزنس سنبھالا تھا وہ گھر پر یا دوستوں کے ساتھ وقت گزارتے تھے کبھی کبھار ہی آفس چکر لگا لیتے تھے۔

"نہیں تو۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"اچھا پھر دو کپ چائے بنا کر میرے کمرے میں آجاؤ۔"

وہ اسے چائے کا کہہ کر کمرے کیطرف چلے گئے۔

تھوڑی دیر بعد وہ چائے کے کپ لیے انکے کمرے میں آگئی۔

"اب بتاؤ کیوں پریشان ہو؟"

انہوں نے کپ اس سے لے کر پہلا سپ لیتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں۔"

اس نے مسکرانے کی کوشش کی۔

"پھر منہ پر بارہ کیوں بجے ہوئے ہیں؟"

انہوں نے اسکا چہرہ غور سے دیکھتا ہوئے کہا۔

"دیکھو بیٹا، میں جانتا ہوں تم زیب کی وجہ سے پریشان ہو وہ سنجیدہ مزاج ہے اور اسکی طبیعت میں ذرا رعب ہے مگر دل کا برا نہیں ہے۔ تم جوں جوں اس کو جانو گی تمہارے دل میں اس کے لیے پیار بڑھتا جائے گا۔"

انہوں نے چائے کا دوسرا سپ لیتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں وہ بہت اچھے ہیں۔"

عائشہ نے نظریں جھکائے کہا

"ہوں۔"

کریم یزدانی نے چائے کا آخری گھونٹ بھرا اور کپ سائڈ ٹیبل پر رکھتے ہوئے کہا:

"اسکی زندگی میں بہت سے زخم ہیں تلخیاں ہیں وہ کم گو اور حساس دل انسان ہے۔ مرنا پسند کرے گا مگر دل کی بات کسی کو نہیں بتائے گا۔ اسکی سرد مہری سے پریشان مت ہونا مجھے امید ہے تمہارے سنگ وہ بدل جائے گا بس کبھی اسکی طرف سے دل برا مت کرنا۔"

وہ اسے نصیحتیں کر رہے تھے

"اب جاؤ بیٹا۔"

کریم یزدانی نے اسے جانے کی اجازت دی وہ کپ اٹھا کر کمرے سے باہر نکلی اسے امید تھی کریم یزدانی جہانزیب کی گزشتہ زندگی کے بارے میں بھی کوئی بات کرینگے مگر ان کی باتوں میں سے وہ صرف اتنا ہی اندازہ لگا سکی کہ وہ بہت سے دکھ جھیل چکا ہے جنکی جلن اسکی آنکھوں سے ظاہر ہوتی ہے۔

رات کو جہانزیب آیا تو عائشہ نے اسے جان بوجھ کر نظر انداز کیا۔ وہ عرشمان کیساتھ ہی خود کو مصروف ظاہر کرتی رہی کوئی بھی عورت اپنے اور شوہر کے بیچ کسی دوسری عورت کو برداشت نہیں کرسکتی چاہے جتنی بھی صابر و شاکر کیوں نہ ہو۔اسکے دل میں جلن ضرور ہوتی ہے اور وہی جلن اس وقت عائشہ کے دل میں بھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

رات کے کھانے کے بعد وہ عرشمان کو سلانے اسکے کمرے میں چلی گئی جب واپس اپنے کمرے میں لوٹی تو جہانزیب کمرے میں نہیں تھا، اسے غصہ تو بہت آیا مگر وہ ضبط کرتی رہی۔ نئی نویلی دلہن کو اپنے شوہر کا وقت اور پیار چاہیے ہوتا ہے۔وہ تو ہنی مون پر بھی کہیں نہیں گئے تھے۔کریم یزدانی نے جہانزیب کو بہت منایا مگر وہ عرشمان کو ساتھ لے جانے پر بضد تھا اور عرشمان جاتا تو اسکی پڑھائی کا حرج ہوتا۔

اچانک ہی اسے ٹیرس پر جہانزیب کا ہیولہ سا نظر آیا وہ ٹیرس کیطرف بڑھی اور اس سے چند قدموں کے فاصلے پر کھڑی ہو گئی وہ نہ جانے سگار کیساتھ کونسے غم سلگا رہا تھا،ایک سگریٹ ختم کر کے اسنے دوسرا سلگا کر ہونٹوں کے ساتھ لگایا تبھی عائشہ آگے بڑھی اور جھٹکے سے اسکے ہاتھ سے سگریٹ لے لی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ آنکھیں پھاڑے اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا، وہ اسکی آمد سے قطعی بے خبر تھا۔وہ خود بھی اپنی دیدہ دلیری پر عش عش کر اٹھی۔

"اسکی زیادتی نقصان دہ ہے اور آپ مسلسل اسکا استعمال کر رہے ہیں۔"

اس نے اٹک اٹک کر جملہ مکمل کیا۔

"پہلے مجبوری تھی اب عادت بن چکی ہے۔"

جہانزیب نے آہستگی سے کہا۔

"آہ------"

اس نے سگریٹ نیچے پھینکا جو سلگ سلگ کر اسکی ہتھیلی جھلسا گیا تھا۔وہ ہتھیلی مسلنے لگی۔جہانزیب نے آگے بڑھ کر اسکی ہتھیلی سامنے کی جس پر سرخ نشان پڑ گیا تھا۔

"کیا ضرورت تھی اسے ہاتھ میں رکھنے کی۔" جہانزیب نے اسے سخت نظروں سے گھورا۔

وہ اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے کمرے میں لایا اور اسکی ہتھیلی پر مرہم لگایا۔ بے اختیار اسکی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے۔آگ کی جلن یا درد کی وجہ سے نہیں جہانزیب کی ذرا سی فکر کیوجہ سے۔ اسکی ماں کے علاوہ کس نے اتنی فکر کی تھی۔ایک بار ماموں کے گھر گرم تیل سے اسکی انگلی جل گئی تھی وہ جلن کی وجہ سے پوری رات سو نہ سکی۔کون مرہم رکھتا اسکے زخم پر؟ پھر بھی وہ گھر کا سارا کام خود ہی سمیٹتی رہی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"زیادہ درد ہو رہا ہے؟"

Support@classicurdumaterial.com

وہ اسکے رونے پر گھبرا گیا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے نفی میں سر ہلایا

"تو پھر رو کیوں رہی ہیں؟"

اسکے آنسو جہانزیب کو ڈسٹرب کر رہے تھے۔

اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے اور پھر اپنی بے اختیاری پر غصہ بھی بہت آیا۔

"آرام کریں۔"

جہانزیب اسکے پاس سے اٹھنے لگا تھا جب عائشہ نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔

"پلیز کہیں مت جائیں۔"

وہ پہلے اسکے روکنے پر کچھ دیر ہونق بنا اسے دیکھتا رہا پھر واپس اسی کے پاس بیٹھ گیا

"آپ وعدہ کریں آئندہ سگریٹ کو ہاتھ نہیں لگائیں گے۔"وہ اسکی ذرا سی توجہ پاکر اس سے باتیں منوا رہی تھی۔ عورت ایسی ہی ہوتی ہے کسی کی ذرا سی محبت اور توجہ پاکر اس سے بہت سی امیدیں اور مان وابستہ کر لیتی ہے۔

"حالانکہ یہ وعدہ آپکو کرنا چاہیے۔"جہانزیب نے اسکی جلی ہوئی ہتھیلی کو دیکھ کر کہا۔

"پلیز مذاق مت کریں وعدہ کریں مجھ سے۔" عائشہ نے آنکھوں میں آنسو سموتے ہوئے کہا

جہانزیب اسکی اس تبدیلی پر حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکا یہ شاید اسی کے نرم لہجے کا نتیجہ تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"آپ کے سامنے سگریٹ ہاتھ میں نہیں لونگا۔"

Support@classicurdumaterial.com

جہانزیب نے اسکا مان نہیں توڑا

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے مسکرا کر اسکے کندھے سے سر ٹکایا تھا اور جہانزیب کو کریم یزدانی کی بات یاد آئی تھی۔

"شادی کر کے تمہیں اس خول سے باہر آنے پڑے گا بیویاں خود سے بیگانگی برداشت نہیں کرتی۔وہ انسان کو راہِ راست پر لانے کے تمام گُن جانتی ہیں"آخری جملہ انھوں نے ہنستے ہوئے شریر لہجے میں کہا تھا ان کی بات یاد کر کے وہ بھی ہولے سے مسکرا دیا۔

صبح خلافِ معمول اسکی آنکھ دیر سے کھلی۔شاور لے کر وہ عرشمان کے روم کیطرف بڑھی اور اسے اسکول کے لیے ریڈی کیا جب تک نازو (جو گھر کی ملازمہ تھی) اس نے ناشتہ بھی لگا دیا۔

ناشتے کی ٹیبل پر کریم یزدانی عائشہ اور عرشمان ہی موجود تھے۔

وہ اپنے ساتھ ساتھ عرشمان کو بھی ناشتہ کروا رہی تھی۔

"زیب نہیں اٹھا؟ "

کریم یزدانی نے اخبار کی سرخیوں پر نظر دوڑاتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں میں جگاتی ہوں ابھی۔"

اس نے بریڈ کا ٹکڑا عرشمان کے منہ میں ڈالتے ہوئے کہا۔

"رہنے دو آج میں ہی چکر لگا لیتا ہوں آفس کا، کتنے دنوں سے ارادہ باندھ رہا تھا۔"

وہ کرسی چھوڑ کر تیار ہونے کے لیے اپنے کمرے کیطرف بڑھے۔

عرشمان کو اسکول اور کریم یزدانی کو آفس کے لیے روانہ کر کے وہ اپنے کمرے میں آگئی۔

جہانزیب ابھی بستر میں ہی دبکا ہوا تھا۔ عائشہ اسکے پاس بیڈ پر بیٹھ گئی اور کافی دیر اسکے چہرے کے ہر نقش کو اپنے اندر اتارتی رہی۔

زیب صاحب۔ اٹھیں نا۔"

اس نے دھیمے سے اسے بلایا

وہ سنی ان سنی کرتا آنکھوں پر بازو رکھ کر سو گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

"اٹھیں نا، بابا بھی آفس چلے گئے ہیں۔"

اس نے پھر آواز دی۔

"سونے دو یار جاؤ اپنا کام کرو۔"

وہ نیند سے بوجھل آواز میں گویا ہوا۔

"نہیں میں اکیلی بور ہو رہی ہوں آپ اٹھ جائیں۔"

اس نے آنکھوں سے اسکا بازو ہٹایا۔

"کیا ہے یار سونے کیوں نہیں دیتی۔۔۔۔۔۔(اس نے سخت لہجے میں کہا)۔۔۔۔ٹی وی لگا لو مجھے آرام کرنے دو۔"

وہ غصے سے کہہ کر کروٹ بدل کر سو گیا وہ لب کاٹتی آنکھوں میں آنسو بھر کر لاؤنج میں آگئی۔

اسکے جانے کے بعد وہ اٹھا

"بابا جان کو بہت جلدی تھی شادی کی، سکون غارت کر دیا میرا"

وہ بڑبڑاتے ہوئے واشروم کیطرف بڑھا۔

فریش ہو کر نیچے آیا تو وہ لاؤنج میں بیٹھی آنسو بہا رہی تھی اسے دیکھ کر کچن کی طرف بڑھ گئی۔وہ لاؤنج میں بیٹھ کر اسی اخبار کی ورق گردانی کرنے لگا جو کچھ دیر پہلے کریم یزدانی پڑھ رہے تھے۔

تھوڑی دیر بعد عائشہ اسکے پاس ناشتے کی ٹرے لے کر آئی اور اسکے لیے ٹیبل پر ناشتہ لگایا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"سنو!۔"

وہ واپس کچن کی طرف مڑنے لگی تھی جب جہانزیب نے اسے روکا

"جی۔" وہ اسکی طرف مڑی۔

"ناشتہ کیا ہے آپ نے؟"

وہ بریڈ پر جیم لگاتے ہوئے بولا۔

"جی کر لیا۔"

وہ واپس مڑنے لگی تھی جب جہانزیب نے اسے اپنی طرف بلایا۔

"جی۔" وہ اسکے پاس آکر بولی۔

"بیٹھو اور میرے ساتھ ناشتہ کرو۔"

جہانزیب نے اسکا ہاتھ پکڑ اسے اپنے ساتھ بٹھایا۔

اسکے نہ نہ کرنے کے باوجود بھی جہانزیب نے اسے اپنے ساتھ ناشتہ کروایا۔

"چھوٹی چھوٹی باتوں پر رویا مت کرو۔"

وہ اسے نرمی سے کہہ رہا تھا اور سر جھکائے سن رہی تھی۔ وہ تو صابر و شاکر تھی پھر نہ جانے کیوں جہانزیب کی ذرا سی ڈانٹ پر اسکے آنسو امڈ آتے تھے۔

"اچھا میں تیار ہو کر آفس جا رہا ہوں تم ٹی وی ہے اسٹڈی ہے وہاں وقت گزار لیا کرو بور کیوں ہوتی ہو؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگاتا کمرے کیطرف چلا گیا۔یکدم ہی عائشہ کا دل اسکا آفس جانے کا سن کر اداس ہو گیا تھا۔ جو لوگ دل میں بس جائیں یا بسنے لگتے ہیں پھر جی چاہتا ہے وہ ہمیشہ ہماری آنکھوں کے سامنے رہیں ہمارے آس پاس اپنی موجودگی کا احساس دلاتے رہیں اور شاید عائشہ کے دل میں بھی جہانزیب بس گیا تھا یہ اداسی بے جا نہ تھی۔

☞ماضی

جب اسکی آنکھ کھلی تو دن چڑھ گیا تھا وہ نہ جانے کتنے گھنٹے سوتا رہا۔لگاتار سونے کی وجہ سے اسکے آنکھوں کے پپوٹے سوج گئے تھے۔وہ فریش ہو کر نیچے آیا۔

لاؤنج میں بیٹھے وہ تینوں کسی بات پر قہقہہ لگا رہے تھے اسے دیکھ کر سب کی ہنسی کو بریک لگا۔

''بھیا آپ تو مجھ سے بات نہ کرنا۔ کل آپکی وجہ سے مجھے دوستوں کے سامنے اسقدر سبکی ہوئی سبھی کہہ رہے تھے تمہارے بڑے بھیا نظر نہیں آرہے اب میں انہیں کیا کہتا وہ اندر کمرے میں خراٹے لے رہے ہیں۔''

عرفان نان اسٹاپ شروع ہو گیا تھا ایمان نے اسے آنکھ کے اشارے سے مزید بولنے سے منع کیا۔

''بس ذرا طبیعت خراب تھی میری۔رئیلی سوری۔''

وہ اسکے پاس صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے۔ایمان عرفان کے ساتھ والے صوفے پر براجمان تھی اور کریم یزدانی بالکل سامنے۔

"اوہ کیا ہوا بھیا؟"

اس نے جہانزیب کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیا۔

"آپکو تو ٹمریچر ہو رہا ہے۔"

اس نے ہاتھوں کی گرماہٹ محسوس کر کے کہا

"نہیں بس ذرا سا سر درد۔"

"زیب اگر طبیعت زیادہ خراب ہے تو ڈاکٹر کے پاس جاؤ۔" کریم یزدانی نے بھی اسکے چہرے کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"نہیں ٹیبلیٹ لونگا تو آرام آجائے گا اتنا لمبا چوڑا مسئلہ نہیں ہے۔" جہانزیب نے عرفان سے ہاتھ چھڑواتے ہوئے کہا۔

"انکل سہی کہہ رہے ہیں بھیا۔"

ایمان پہلی بار اس سے براہ راست مخاطب تھی۔

"میڈیسن لونگا آرام آجائے گا۔"

اس نے مسکرانے کی کوشش کی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اچھا میں خانساماں سے آپ کے لیے کھانے کا کہتی ہوں وہ اٹھ کر کچن کیطرف بڑھی جبکہ عرفان جہانزیب کا ہولے ہولے سر دبا رہا تھا۔

کھانا کھا کر اسکا جی متلانے لگا تھا شاید بخار کیوجہ سے، وہ چہل قدمی کرنے کے لیے لان میں انکل آیا۔ تھوڑی دیر چل کر جب اسکی طبیعت تھوڑا بہتر ہوئی تو وہ دالان میں پیڑ کے نیچے ایک کرسی پر بیٹھ گیا، تبھی بے ارادہ طور پر اسکی نظر عرفان کے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر اٹھ گئی۔ عرفان اسکے ہاتھ پکڑے نہ جانے کیا کہہ رہا تھا جس پر وہ خوب کھلکھلا رہی تھی۔

جہانزیب نے کرب سے آنکھیں بند کی۔ہمیشہ اس نے ایمان کو ہمسفر کے طور پر سوچا تھا۔ اسی کے خواب سجائے تھے۔ اب ایمان کو بھابی تسلیم کرنے میں اسے دقت محسوس ہو رہی تھے۔ سارے خواب شیشے کی طرح ٹوٹ کر پاش پاش ہو گئے تھے۔جو اسے اندر ہی اندر زخمی کر رہے تھے۔اسکے تو وہم وگمان میں بھی نہیں تھا کہ عرفان کی شادی ایمان یعنی اسی کی فیری سے ہو رہی ہے ورنہ وہ پاکستان آنے کی غلطی نہ کرتا۔

اس نے چکراتے سر کو دونوں ہاتھوں سے تھاما۔

"یا خدا! یہ کیا ہو رہا ہے میرے ساتھ کیوں میرے صبر کا امتحان لیا جا رہا ہے میں کیسے یہ سب برداشت کروں میں بہت کمزور ہوں یااللہ میری آزمائش کم کر دیں۔"

اس نے تڑپ کر التجا کی

عرفان اسے ہاتھ ہلا رہا تھا اور شاید کچھ کہہ بھی رہا تھا مگر جہانزیب کو اسکی آواز نہ سنائی دی جواباً اس نے بھی ہاتھ اٹھا کر ہلایا

''میں فنا ہو جاؤں گا مگر کبھی اپنے بھائی کی خوشیاں نہیں چھینوں گا۔ان دونوں کی خوشی میں میری خوشی ہے میں ان کی زندگی سے دور چلا جاؤں گا۔'' اس نے سوچتے ہوئے کرسی چھوڑی اور اپنے کمرے کیطرف چلا گیا۔

اس شہر خرابی میں غم عشق کے مارے

زندہ ہیں یہی بات بڑی بات ہے پیارے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

یہ ہنستا ہوا چاند یہ پر نور ستارے

تابندہ و پایندہ ہیں ذروں کے سہارے

حسرت ہے کوئی غنچہ ہمیں پیار سے دیکھے

ارماں ہے کوئی پھول ہمیں دل سے پکارے

ہر صبح مری صبح پہ روتی رہی شبنم
ہر رات مری رات پہ ہنستے رہے تارے

کچھ اور بھی ہیں کام ہمیں اے غم جاناں ساحر
کب تک کوئی الجھی ہوئی زلفوں کو سنوارے

طبیعت بہتر ہوتے ہی اس نے کریم یزدانی سے لندن واپس جانے کی بات کر دی۔اگرچہ وہ واپس نہ جانے کے لیے آیا تھا مگر روز روز ایمان کو دیکھ کر خود کو اذیت نہیں دے سکتا تھا اور نہ ہی کسی کو شک و شبہات میں مبتلا کرنا چاہتا تھا۔

کریم یزدانی اسکی بات سن کر بھڑک اٹھے۔

"تمہارا دماغ تو ٹھیک ہے زیب ابھی تمہیں آئے ایک ماہ نہیں ہوا اور تم واپس جانے کی بات کرتے ہو ہوش ٹھکانے ہیں یا نہیں۔"

بابا جان میرا جانا ضروری ہے میں عرفان کی ناراضگی کیوجہ سے آیا تھا اور اب۔۔۔۔"

اس نے ممناتے ہوئے کہا

"شادی تو تم نے اسکی اٹینڈ کی نہیں۔:کریم یزدانی نے اسکی بات کاٹ کر طنزاً کہا

Classic Urdu Material
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"عرفان اور ایمان ہنی مون پر جانا چاہتے ہیں جب تک انکی واپسی ہوتی تم یہی رہو گے۔"

کریم یزدانی نے حتمی انداز میں کہا وہ دونوں اسوقت لاؤنج میں بیٹھے تھے عرفان اور ایمان احد کیطرف گئے ہوئے تھے۔ جہانزیب نے موقع اچھا جان کر واپسی کی بات چھیڑ دی تھی۔

"میں تو چاہتا تھا تم لندن سے واپس آؤ تو تمہاری بھی شادی کر دوں آخر کب تک ایسے اکیلے رہو گے۔"

کریم یزدانی نے اسے گم سم دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں شادی نہیں کرنا چاہتا۔"

یکدم اسکے دماغ کی رگیں تن گئی تھی

"کیوں الرجک ہو شادی سے ؟ تم سے عرفان کتنے برس چھوٹا ہے اور وہ اپنا گھر بسا چکا ہے۔"

کریم یزدانی نے اسے عرفان کی مثال دے کر کہا۔

"مجھے نہیں کرنی شادی بس اور اگر اب آپ نے یہ ٹاپک چھیڑا تو بغیر بتائے کہیں بھی چلا جاؤں گا۔"

وہ سختی سے کہتا اپنے کمرے چلا گیا اور کریم یزدانی حیرانگی سے اسکا یہ روپ دیکھ رہے تھے انہیں بہت کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا۔

وہ لائٹ آف کیے کرسی پر بیٹھا سگریٹ پہ سگریٹ پھونک رہا تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی۔

یس۔۔

تبھی دروازہ کھول کر کریم یزدانی اندر داخل ہوئے کمرہ سگریٹ کر دھویں سے بھرا ہوا تھا انہوں نے لائٹ آن کی اور تاسف سے جہانزیب کو دیکھا

"یہ سب کیا ہے زیب؟"

کریم یزدانی اسکے پاس آئے وہ نظریں جھکا گیا تھا۔

"تم نے کب سے سگریٹ پینے شروع کر دیے؟"

کریم یزدانی نے نیچے مسلے ہوئے سگریٹ دیکھ کر کہا وہ ہنوز خاموش رہا۔

"کیا بات ہے زیب؟" انہوں نے پاس آکر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا "کون سی آگ تمہارے اندر دہک رہی ہے جس کے شعلے تمہاری آنکھیں اگل رہی ہیں۔"

"بابا آپ نہیں سمجھ سکتے، میں آپ کو نہیں سمجھا سکتا۔" اس نے بے بسی سے کہا۔

کچھ دیر کریم یزدانی اس کو دیکھتے رہے پھر اسے لندن جانے کی اجازت دے کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

"لندن سے واپسی پر خوش باش تھا پھر آخر ایسا کیا ہوا جو اتنا ڈسٹرب ہے۔"

وہ کریم یزدانی کو بھی بے چین کر گیا تھا انہیں بھی گہری سوچوں میں دھکیل گیا تھا۔

وہ ہمیشہ کے لیے لندن چلا گیا تھا اس کے جانے کے بعد عرفان نے ہنی مون منانے کا ارادہ ترک کر دیا اور کریم یزدانی کیساتھ ان کے بزنس میں مصروف ہو گیا۔ زندگی پھر سے اپنی ڈگر پر

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

روانہ ہو چکی تھی۔رُک تو وہ گیا تھا زندگی کی اس دوڑ میں۔ لندن آکر بھی اسکی اداسی میں کمی نہیں ہوئی اور نہ ہی وہ اپنا دھیان کام پر لگا پایا تھا سارا دن کمرے میں سگریٹ سلگا کر ماضی کی ستم ظریفی یاد کرتا یا ٹیرس پر کھڑے ہو کر گھنٹوں اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو گھورتا رہتا۔پھر آہستہ آہستہ وہ بھی اس خول سے باہر آنے لگا اور اپنا پورا دھیان کام پر لگا دیا۔

آخر کب تک وہ خود کو اذیت دیتا؟

کب تک قسمت کو موردِالزام ٹھہراتا رہتا؟

لندن میں اسے آئے تین ماہ ہوئے تھے جب ایک دن اسے عرفان نے بتایا کہ وہ باپ بننے والا ہے اور جہانزیب تایا۔اس نے دل سے عرفان کو باپ بننے پر مبارک باد دی تھی وہ اسکی خوشی سے چھکتی آواز سن کر خود بھی مسکرایا تھا۔ کبھی کبھی اپنوں کی خوشی میں انکا ساتھ ہنس کر دینا پڑتا ہے چاہے دل غم سے کتنا ہی بھرا ہوا کیوں نہ ہو اور وہ بھی عرفان کا ساتھ دینے پر مجبور تھا۔ننھے عرشمان کی پیدائش پر جہانزیب نے بہت سے تحفے بھیجے تھے وہ بھی اپنوں میں جانا چاہتا تھا ان کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا مگر نہ جانے کیوں اسے ایسا لگتا تھا جیسے وہ پاکستان جائیگا تو عرفان کی خوشیوں کو کھا جائے گا۔

حال

وہ لاؤنج میں بیٹھی شو دیکھ رہی تھی جب جہانزیب آندھی طوفان بنا گھر آیا وہ جلدی سے اٹھ کھڑی ہوئی

"کب سے کال کر رہا ہوں، کال کیوں نہیں اٹھا رہی؟"

جہانزیب نے غصے سے پوچھا۔

"وہ میرا سیل تو کمرے میں ہے۔"

وہ اس کے تیور دیکھ کر سہم گئی۔

آج صبح بھی اسکی جھڑک سن چکی تھی جو ابھی اسکے ذہن میں تازہ تھی۔

"زوبی پھپھو نے رات کے کھانے پر بلایا ہے ہمیں۔"

جہانزیب نے نرم پڑتے کہا۔

"بابا جان اور عرشمان تو نہیں جائیں گے،ہم دونوں ہی جائیں گے۔ انکا گھر کافی دور ہے واپسی شاید لیٹ ہو اسلیے عرشمان کو باباجان کے پاس چھوڑنا ہی ٹھیک رہے گا۔"

جہانزیب نے صوفے پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔"

وہ ٹی وی بند کر کے کمرے کی طرف بڑھ گئی۔

اس نے موسم کی مناسبت سے تیز سبز کلر کا سوٹ نکالا جس پر گولڈن کلر کی خوبصورت اور نفاست سے موتیوں کی کڑھائی کی گئی تھی۔

آدھے گھنٹے میں وہ ریڈی ہو چکی تھی۔جہانزیب کمرے میں آیا تو اس پر سے نظریں ہٹانا بھول گیا بلاشبہ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔

"موسم کے تیور ٹھیک نہیں ہیں تم شال وغیرہ بھی ساتھ لے لو۔" جہانزیب نے اس پر سے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو آپ کے تیور ٹھیک نہیں لگ رہے۔" اس نے دل میں سوچتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا، تبھی زیب کی نظر اسکی خالی گردن پر پڑی۔اس نے اپنی الماری کا لاک کھولا اور برسوں پہلے جو لاکٹ اس نے کسی اور کے لیے لیا تھا وہ نکال کر عائشہ کیطرف بڑھایا

"یہ کیا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/

عائشہ نے پوچھا

Support@classicurdumaterial.com

"لاکٹ ہے پہن لو اچھا لگے گا۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جہانزیب نے جواباً کہا۔

"آپ پہنا دیں۔؟"اس نے جہانزیب کے ہاتھ سے لاکٹ نہیں لیا بلکہ بال ایک طرف کر کے اس کے سامنے کھڑی ہوگئی مجبوراً جہانزیب کو ہی لاکٹ پہنانا پڑا۔

اسکی صراحی دار گردن پر وہ لاکٹ بہت جچ رہا تھا۔

جہانزیب اس پر سے نگاہیں ہٹا کر کپڑے لے کر واشروم میں شاور لینے چلا گیا۔

جب تک وہ ریڈی ہوتے کریم یزدانی بھی گھر آگئے تھے عرشمان انھی کے پاس تھا۔بابا جان سے اجازت لے کر اور عرشمان سے پیار کرکے وہ دونوں گاڑی میں بیٹھ کر زوبی بیگم کے گھر کیطرف روانہ ہو گئے۔

آسمان پر گھرے سیاہ بادل چھائے ہوئے تھے پرندے آسمان پر گول دائرے کی شکل میں اڑتے ہوئے گھروں کو لوٹ رہے تھے اور وہ دونوں اس موسم میں گھر سے نکل آئے تھے۔

وہ ڈرائیونگ کرتے جہانزیب کو بار بار مڑ کر دیکھ رہی تھی وہ قمیص شلوار میں بہت ڈیسنٹ لگ رہا تھا چہرے پر ہلکی سی داڑھی اسکی شخصیت کو مزید نکھار رہی تھی۔

"کیا دیکھ رہی ہو؟" جہانزیب نے اسے اپنی طرف دیکھتے پا کر کہا۔

"کچھ نہیں۔" اس نے گھبرا کر جلدی سے نظریں ہٹا کر گاڑی سے باہر دیکھنا شروع کر دیا۔

جہانزیب کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھر گئی تبھی جہانزیب کے موبائل پر رنگ ٹون ہوئی۔

"ہیلو۔"

اس نے کال پک کر کے کان سے لگایا۔

"جی راستے میں ہیں۔"

"بتا دونگا اللہ حافظ۔" جہانزیب نے موبائل ڈیش بورڈ پر رکھا

"کس کی کال تھی؟" عائشہ نے پوچھا

"بابا جان کی، کہہ رہے تھے وہاں پہنچ کر بتا دینا۔"

جہانزیب نے ایک نظر اسکے سردی سے سرخ ہوتے چہرے پر ڈال کر کہا۔

بارش کی بوندا باندی شروع ہو چکی تھی اور ہلکی ہلکی ہوا بھی ہورہی تھی۔چند ہی پل گزرے تھے کہ زوبی بیگم کا گھر بھی آگیا۔ زوبی پھپھو اور انکی بہو نے دروازے پر ہی ویلکم کیا

عائشہ ان کی مہمان نوازی سے بہت متاثر ہوئی اور اپنی اسقدر عزت اور آؤ بھگت سے اسکی آنکھیں بھیگ گئی وہ تو اس قابل نہیں تھی یقیناً اسی شخص کی وجہ سے وہ عزت اور پیار لینے کے قابل ہوئی تھی۔

ان کی واپسی رات کو دیر سے ہوئی تھی زوبی بیگم نے جہانزیب کو روکنے کی بہت کوشش کی تھی مگر وہ نہیں رکا تھا جسکا نتیجہ یہ نکلا کہ سردی میں ٹھٹھرنے کیوجہ سے عائشہ کو فلو ہو گیا تھا اور اسکا اپنا سر بھی درد سے بھاری تھا۔

"ایک بات پوچھوں؟"

وہ لاکٹ اتار رہی تھی جب اسکے ذہن میں ایک سوال آیا۔

"ہوں۔"

وہ بستر پر لیٹ چکا تھا

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"یہ لاکٹ آپ نے کس کے لیے لیا تھا؟" اس نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا مگر جہانزیب کو اسکا لہجہ شک سے بھرا ہوا لگا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

اس نے تنک کر پوچھا۔

"مطلب یہ آپ نے کب اور کس کے لیے لیا مجھے پہلے تو نہیں دیا اور نہ میں نے دیکھا یہ؟"

اس نے ایر رنگز اتارتے ہوئے کہا۔

"نرمی سے پیش آتا ہوں تو اسکا یہ مطلب نہیں تم سوال جواب کرنے لگ جاؤ۔"

وہ نروٹھے پن سے کہتا اسکی طرف پشت کر کے لیٹ گیا اس نے بھی دوبارہ کوئی سوال نہیں کیا ڈریس چینج کر کے وہ عرشمان کے کمرے کیطرف چلی گئی جو ناراضگی کا برملا اظہار تھا۔

اگلے دن وہ کریم یزدانی کی اجازت سے عرشمان کو لے کر میکے چلی گئی جہانزیب سے اجازت تو دور اسنے بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا تھا۔ شام کو وہ گھر آیا تو گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔

"کہاں گئے سب لوگ؟"

اس نے ملازمہ نازو سے پوچھا۔

"بی بی جی عرشمان میاں کو لے کر میکے گئی ہیں اور بڑے صاحب کمرے میں ہیں۔"

نازو بتا کر کچن میں روپوش ہو گئی تھی۔ اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے تھے۔

"میکے" آخر ایسا کیا کہہ دیا میں نے اسے۔"

وہ غصے سے کھولتا کریم یزدانی کے کمرے کیطرف بڑھا دروازہ ناک کر کے وہ اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم۔"

اس نے اپنے اعصاب قابو کیے۔

"وعلیکم سلام۔"

وہ نظر کا چشمہ لگا کر کوئی کتاب پڑھ رہے تھے اسے دیکھ کر کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھی۔

"آگئے تم۔" انھوں نے نرمی سے پوچھا

"جی۔"

وہ اسکے کمرے میں آنے کی وجہ جان گئے تھے تبھی بولے:

"عائشہ میکے گئی ہے کل اتوار تھا تو عرشمان کو بھی لے گئی۔ تم سے پوچھا تھا اس نے؟"

"نہیں۔ کس کیساتھ گئی ہے؟"

اس کے ماتھے پر پڑی سلوٹوں میں اضافہ ہوا۔

"ڈرائیور چھوڑ آیا تھا اسے۔"

کریم یزدانی نے اسکے چہرے پر کچھ کھوجنے کی کوشش کی۔ "مجھے کیوں ایسا لگتا ہے کہ وہ تم سے ناخوش ہے؟"

وہ انکی بات پر خاموش ہو گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اچھی اور تمیز دار بچی ہے میرا خیال رکھتی ہے۔سب سے بڑھ کر وہ عرشمان کو ایک ماں کی طرح ٹریٹ کرتی ہے۔ حالانکہ اسکی عمر ہی کیا ہے پھر بھی وہ ذمہ داریوں کو خوش اسلوبی سے نبھا رہی ہے مگر تم سمجھ بوجھ رکھتے ہوئے بھی کیوں اپنی فرض سے نظریں چرا رہے ہو؟" ایک تو دن بھر کی تھکن اور پھر کریم یزدانی کی باتیں، اسے سخت تاؤ آگیا۔

"نبھا تو رہا ہوں سب۔اور کیسے نبھاؤں؟"

:بیزار ہو کر نہیں دل سے ذمہ داریاں نبھاؤ۔"

ان کی بات پر اس نے سر ہلا کر اٹھنا چاہا تبھی کریم یزدانی بولے:

"اب صبح جا کر اسے لے آنا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

یہ نہ ہو مجھے یاد دلانی پڑے۔ وہ واپس کتاب ہاتھ میں لے چکے تھے وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر نکل گیا۔

Support@classicurdumaterial.com

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

☜ماضی

وقت پر لگا کر گزر گیا جہانزیب کو لندن گئے پانچ سال ہونے کو آئے تھے۔ انہی دنوں فہد کی شادی کلاس فیلو عشاء کیساتھ طے ہو گئی تھی۔شادی کی شاپنگ وغیرہ ایمان کو ہی کرنی تھی اسلیے وہ شادی کے دنوں اُدھر ہی شفٹ ہو گئی تھی۔

آج وہ دونوں عرشمان کو لے کر فہد کیساتھ برائیڈل ڈریس لینے آئے تھے فہد نے لائٹ پنک کلر کا لہنگا پسند کیا تھا جس پر گولڈن اور بلو کلر کا کام کیا ہوا تھا۔باقی شاپنگ مکمل کر انہوں نے مہنگے سے ریستوران میں کھانا کھایا اور پھر گھر کی راہ لی۔عرشمان فہد کیساتھ اسکی گاڑی میں بیٹھا ہوا تھا اور عرفان اور ایمان اپنی کرولا میں۔

''ماموں آئس کریم کھانی ہے؟'' چار سال کا عرشمان آئس کریم پارلر دیکھ کر مچل گیا اسکی آئس کریم کی رٹ سے مجبوراً فہد کو گاڑی روکنی پڑی۔وہ اسے لے کر آئس کریم پارلر کی طرف بڑھا۔

آئس کریم سے لطف اندوز ہو کر وہ واپس گاڑی میں بیٹھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/

گھر پہنچتے ہی ایک خبر نے ان کے اوسان خطا کر دیئے۔ فہد عرشمان کو ملازم کے پاس ہی چھوڑ کر واپس گاڑی لے کر ہسپتال بھاگا

Support@classicurdumaterial.com

ہسپتال پہنچ کر جو خبر اسکی سماعتوں میں پڑی وہ سن کر وہ نڈھال سا ہو کر بنچ پر ہی گِر گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عرفان اور ایمان کا ایکسیڈنٹ ہوا تھا عرفان تو موقع پر ہی جاں بحق ہو گیا اور ایمان زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہی تھی۔عرفان کی لاش کا پوسٹ مارٹم کرنے کے بعد گھر بھیج دیا گیا۔ زیب کو بھی اس خبر کی اطلاع کر دی گئی تھی وہ وہاں سے آنے کیلیے تڑپ رہا تھا اور کریم یزدانی وہ تو بلکل ہمت ہار بیٹھے تھے جوان بیٹا آج اللہ کو پیارا ہو گیا تھا انکے گھر کی خوشیوں کو ایک بار پھر کسی کی نظر بد لگ گئی تھی۔

وہ عرفان کی تدفین کے بعد لندن سے آیا تھا اندر داخل ہوتے ہی جو پہلی نظر پڑی وہ چارپائی تھی جو سفید چادر سے ڈھکی ہوئی تھی۔ اس سے نظر ہوتی ہوئی فہد پر گئی کو بے آواز رو رہا تھا فہد سے نظر ہوتی ہوئی کریم یزدانی پر گئی جو ضبط کی انتہا پر تھے تبھی کسی کی نظر اس پر پڑی۔

" زیب آگیا۔"

سب اسکی طرف مڑ کر دیکھنے لگے تھے ۔وہ نہیں جانتا کون کون اس سے لپٹ کر اسے تسلی دلاسے دے رہا تھا وہ تو جیسے پتھر ہو گیا تھا۔

وہ روتے ہوئے عرشمان کو اپنے ساتھ بھینچے ہوئے تھا آنسو اندر ہی اندر گر رہے تھے دل غم سے پھٹنے کو تھا مگر وہ تو جیسے بت بن گیا تھا آج وہ لڑکی جو ہر پر ہنسی کھلکھلاتی چہرے پر ہر طرح کا رنگ سجا لیتی تھی آج وہ خاموشی سے سوئی ہوئی تھی اور عرفان جو ہر بار اسے کہتا تھا بھائی میں ناراض ہو جاؤنگا مگر اس کے آنے پر اسے خوشی سے گلے لگا لیتا تھا آج کہیں چھپ گیا تھا ہمیشہ کیلئے اس سے روٹھ گیا تھا۔

کریم یزدانی اور فہد اسے دلاسے دے رہے تھے مگر ایک جامد چپ تھی جو اسکے ہونٹوں سے چپک گئی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس دل دہلا دینے والے حادثے سے گزر کر وہ کمرے میں بند ہو کر رہ گیا تھا دن میں کئی ڈبیاں سگریٹ کی ختم کر دیتا۔

"یہ میرے اندر کی آگ تھی کو ان دونوں کو بھی ختم کر گئی یہ میرا قصور تھا میرا دل انکی خوشیوں قبول نہیں کر پا رہا تھا اسی لیے خدا نے دونوں کو چھین لیا"

ایک آنسو کا قطرہ جو اسکا چہرہ بھگوتے ہوئے ہتھیلی پر آگرا۔اس کے اندر اتنا غم تھا کہ اگر روتا تو سب کو بہا کر لے جاتا مگر یہ آنسو بھی کبھی کبھی روٹھ جاتے ہیں باوجود غم تڑپ کے یہ آنکھوں میں نہیں آتے دل ہی دل میں گر کر اسے زخمی کر دیتے ہیں۔

وقت ہر زخم کا مرہم ہوتا ہے اور وقت کیساتھ سبھی سنبھل گئے تھے کریم یزدانی بھی پہلے کیطرح نہیں روتے تھے اپنے بیٹے کی نشانی کو انہوں نے اپنی بانہوں میں بھر لیا تھا۔

فہد کی شادی، جو اس حادثے کی وجہ سے کینسل ہو گئی تھی چند ماہ بعد سادگی سے ہوئی اور وہ عشاء کو لے کر بیرون ملک چلا گیا اب وہ یہاں نہیں رہنا چاہتا تھا جاتے ہوئے وہ عرشمان کو ساتھ لے جانے پر بضد تھا مگر جہانزیب نے عرشمان کو اپنے پاس رکھ لیا تھا۔

زندگی پھر اپنی ڈگر پر روانہ ہو گئی تھی تبھی ایک دن کریم یزدانی نے اس سے شادی کی بات کر دی۔

جہانزیب میں چاہتا ہوں تم اب شادی کر لو یہ ویران گھر مجھے کاٹ کھانے کو دوڑتا ہے ۔پہلے ایمان تھی اسکے ہنسنے کھلکھلانے سے گھر میں رونق تھی۔اب یہ سناٹا دل کو چیرتا ہے۔"

وہ آنکھوں میں آنے والی نمی صاف کرتے ہوئے بولے۔

"بابا جان میں پہلے بھی آپکو کہہ چکا ہوں کہ میں شادی نہیں کر سکتا۔"

جہانزیب نے انہیں یاد دلایا۔

"کبھی تم نے بوڑھے باپ کی کوئی بات مانی ہے ہر بار تم نے مجھے مایوس کیا ہے باپ مرے گ۔۔۔"

"ایسا تو مت کہیں۔"

جہانزیب نے انہیں ٹوکا۔

"پھر میری بات مان لو بیٹا۔"کریم یزدانی نے اس سے التجا کی تھی۔

"ٹھیک ہے جہاں کرنا چاہتے ہیں شادی کردیں۔"

کچھ توقف بعد اس نے گہری سانس لے کر کہا۔

جہانزیب کے ہامی بھرتے ہی کریم یزدانی نے زوبی بیگم کو رشتہ ڈھونڈنے کے لیے کہا تھا اور پھر زوبی بیگم جہانزیب کو لے کر سہیل احمد کے گھر گئی تھی جہانزیب خود کو شادی شدہ ظاہر کرنے لے لیے عرشمان کو ساتھ لے کر گیا کہ لڑکی والے اپنی کنواری بیٹی کا رشتہ شادی شدہ مرد کو تو بلکل بھی نہیں دینگے مگر نتیجہ اسکے برعکس نکلا تھا۔

☞حال

اس نے رات بہت مشکل سے گزاری اور صبح ہوتے ہی سہیل احمد کے گھر پہنچ گیا۔ جتنی دیر وہ وہاں بیٹھا رہا اپنے اعصاب کو قابو کرنے کی کوشش کرتا رہا پھر عائشہ اور عرشمان کو لے کر گھر آگیا۔

عائشہ کو کمرے لاکر وہ جیسے پھٹ ہی پڑا۔

"ایسا کیا کہہ دیا میں نے تمہیں جو میرا تماشا بنا رہی ہو کس کی اجازت سے تم گئی تھی میکے؟"وہ اسکے تیور دیکھ کر سہم گئی تھی

"وہ بابا سے اجازت لی تھی میں نے۔" اسکی زبان لڑکھڑا گئی۔

"شوہر میں ہوں تمہارا۔ تم نے مجھ سے پوچھنا تو دور بتانا بھی ضروری نہیں سمجھا۔۔۔۔۔

آج کے بعد اگر میری اجازت کے بغیر کمرے سے بھی قدم باہر نکالا تو ٹانگیں توڑ دونگا"

جہانزیب نے سخت لہجے میں کہہ کر باہر نکل گیا۔

وہ اسکے جانے کے بعد بیڈ پر بیٹھ پر زارو قطار رونا شروع ہو گئی۔ کل ناصرہ بیگم نے بھی اسے کھری کھری سنا دی تھی اور اب جہانزیب نے۔ اسکا رونا بجا تھا۔

"ماما آپ رو رہی ہیں؟"

عرشمان کمرے میں آیا تو اسے روتے دیکھ کر گویا ہوا مگر وہ اسے نظرانداز کر کے روتی رہی۔

"بابا نے ڈانٹا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے اسکے آنسو صاف کیے۔عائشہ نے اثبات میں سر ہلایا اور اسے اپنی بانہوں میں بھینچ لیا۔ ننھا عرشمان ہی اسے اپنا ہمدرد لگا تھا۔

وہ اسٹڈی میں بیٹھا تھا جب عرشمان اندر داخل ہوا۔

''بابا جان میں آپ سے ناراض ہوں آپ نے ماما کو کیوں ڈانٹا وہ رو رہی تھی۔''

عرشمان نے منہ بسورا.

''تم ماما کے سفارشی بن کر آئے ہو؟''

جہانزیب نے اسے کہا۔

''ماما کو سبھی ڈانٹتے ہیں وہ آنٹی بھی ڈانٹ رہی تھی۔''

جہانزیب کو اسکی باتوں میں دلچسپی پیدا ہو گئی ۔

''کونسی آنٹی؟ ''

''وہی موٹی سی جن کے گھر ہم ماما کو لینے گئے تھے۔''

عرشمان نے اسے یاد دلایا

''اوہ ہاں۔''

جہانزیب نے یاد کرنے کی ایکٹنگ کی۔

'' تو کیا کہا انھوں نے ماما کو؟ ''

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں وہ دوسری آپی کیساتھ بات کر رہا تھا تب وہ ماما کو ڈانٹ رہی تھی۔ ماما بہت روئی۔ میں نے ہی انکے آنسو صاف کیے۔ ماما نے کہا کسی کو مت بتانا میں نے آپکو بتا دیا۔"

اس نے رازداری سے کہا۔

جہانزیب اسکی بات پر مسکرایا۔

"اب نہیں ڈانٹیں گے نا ماما کو" اس نے تصدیق چاہی۔

"اب تو عرشمان کی بات ماننی پڑے گی۔"

جہانزیب نے کہا تو عرشمان خوشی سے بھاگتا ہوا عائشہ کو یہ خوشخبری سنانے چلا گیا۔

"آنٹی نے آخر کس بات پر عائشہ کو ڈانٹا ہو گا؟" جہانزیب کے لیے نئی سوچوں کے در وا ہو گئے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جہانزیب کی ڈانٹ کا اس پر خاطر خواہ اثر ہوا تھا۔چند دنوں سے اسکی طبیعت خراب تھی اور جب سے زوبی بیگم کے گھر سے لوٹی تھی ٹھنڈ لگنے کیوجہ سے بخار بھی رہنے لگا تھا۔اس لیے بھی وہ کمرے میں بند ہو کر رہ گئی تھی عرشمان اور کریم یزدانی کا بھی پہلے جیسا خیال نہیں رکھ پا رہی تھی جس کا قصوروار انہوں نے جہانزیب کو ٹھہرایا تھا اور اسکی اچھی خاصی کلاس بھی لے ڈالی۔

"آپ مجھ سے ناراض ہیں؟"

وہ صوفے پر بیٹھی موبائل کیساتھ بزی تھی جب زیب نے اس سے پوچھا۔

اس نے بغیر اسکی طرف توجہ دیے نفی میں سر ہلایا ۔

جہانزیب اسکے پاس آکر بیٹھا اور موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر اپنی گود میں رکھا۔

''پھر بیزار سی کیوں رہتی ہو کیا میرا ساتھ پسند نہیں ہے ؟''

اس نے آئشہ کو اپنی طرف متوجہ کیا۔

''میں نے ایسا کب کہا۔''

آئشہ نے اسکی بات پر سر اٹھایا۔

''میں بہت شرمندہ ہوں۔مجھے تمہیں ڈانٹنا نہیں چاہیے تھا پلیز معاف کر دو۔''

زیب نے اس سے معافی مانگی یہ سب کریم یزدانی کی ڈانٹ کا اثر تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

''میں آپ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی۔''

Support@classicurdumaterial.com

اس نے دل سے کہا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

''پھر یہ سب کیا ہے ہر وقت کمرے میں کیوں پڑی رہتی ہو؟''

''طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔''

اس نے آہستگی سے کہا۔

''تو پہلے بتاتی نا ابھی ڈاکٹر کے پاس چلو۔''

جہانزیب کو اپنی لاپرواہی پر غصہ آیا تھا۔

اسکے مسلسل انکار کے باوجود جہانزیب اسے لے کر ڈاکٹر کے پاس گیا تھا اور جو خبر ڈاکٹر نے سنائی۔ جہانزیب کا دل خوشی سے بھرنے کے لیے کافی تھی باپ بننے کا احساس اسے سرشار کر رہا تھا اسکے چہرے سے روشنیاں پھوٹ رہی تھی۔اور جب گھر آکر اس نے یہ خبر کریم یزدانی کو سنائی وہ سجدہ ریز ہو گئے اپنے بچوں کی صحت سلامتی کے لیے اور اس گھر کی خوشیوں کے لیے۔

آنے والے دنوں میں جہانزیب نے اسکا حد سے زیادہ خیال رکھا تھا۔اس کے کھانے پینے، سونے جاگنے اور اسکی صحت کا۔

اور پھر وہ وقت آگیا جب ان کے گھر گول مٹول سی لڑکی نے جنم لیا وہ ڈسچارج ہو کر گھر آ گئی تھی۔ بہن کے آنے جانے کی وجہ سے عرشمان کی خوشی دیدنی تھی وہ اچھل اچھل کر خوشی کا اظہار کر رہا تھا۔

جہانزیب نے پہلی بار اپنی بیٹی کو دیکھا اور اسکو بانہوں میں اٹھا کر کہا "اسکا نام ایمان زیب رکھوں گا"

وہ جو آنکھیں موندھے خاموشی سے لیٹی تھی جہانزیب کی بات پر اسکی آنکھیں پٹ سے کھل گئی تھی۔

"یہ نام تو وہ اسکی ڈائری پر شعر سمیت دیکھ چکی تھی۔"

"نہیں۔"

عائشہ نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"کیوں۔؟"

وہ اسکے گال چومتے ہوئے بولا۔

"اسکے علاوہ آپ جو نام رکھیں مگر یہ نام نہیں رکھنے دونگی؟"

اس نے اٹل لہجے میں کہا تھا۔

"اس نام میں کیا خرابی ہے؟"

جہانزیب نے اسکے پہلو میں اسے واپس رکھتے ہوئے کہا۔اسے حیرت تھی کہ آخر ایمان کے نام پر عائشہ کا رویہ ایسا کیوں ہو گیا۔ عائشہ نے آنکھوں پر بازو رکھ لی تھی جسکا مطلب وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا۔

کچھ ہی دیر بعد سہیل احمد اور ناصرہ بھی تحائف کیساتھ آپہنچی۔ناصرہ بیگم عائشہ سے بڑے دل سے ہی ملی تھی انکے دل میں یہی خیال تھا کہ "آج اگر یہ عائشہ نہ ہوتی تو میری نمرہ اس گھر کی بہو ہوتی۔" مگر یہ تو نصیب کا کھیل ہے جب سے ان پر یہ حقیقت کھلی تھی کہ جہانزیب پہلے سے شادی شدہ نہیں تھا انکا رویہ عائشہ سے کافی سخت ہوگیا تھا۔

سہیل احمد اور ناصرہ کے جانے کے بعد وہ اسکے لیے سوپ لے کر کمرے میں آیا

"یہ جلدی سے پی لو۔"

جہانزیب نے سائیڈ ٹیبل پر باؤل رکھا۔

''ایمان نام اچھا ہے نا؟''

عائشہ نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا۔

''یہی نام ٹھیک رہے گا''اس نے جہانزیب کیطرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''یہ سوپ پی لو۔'' اس نے عائشہ کی بات کو نظر انداز کر دیا تبھی ننھے وجود نے تیز آواز میں راگ الاپنے شروع کر دیے تھے۔اس نے بے بسی سے جہانزیب کو دیکھا اور وہ اسکی صورت دیکھ کر مسکراہٹ چھپاتا باہر نکل گیا۔

بچوں کو پالنا اسکے لیے نیا تجربہ تھا اور کافی مشکل بھی۔اور اوپر سے عرشمان کے ایگزام بھی سر پر آگئے تھے وہ خدا کا شکر تھا کہ ایک بوڑھا وجود گھر پر تھا یعنی کریم یزدانی جو عرشمان کی پڑھائی کے معاملے میں کافی اسکی مدد کردیتے تھے۔جہانزیب کو بزنس سے فرصت نہیں تھی گھر آتا تو تھوڑی دیر عرشمان اور ایمان کیساتھ وقت گزار کر سو جاتا یا فائلوں میں سر کھپاتا رہتا۔

ایمان کی صبح سے طبیعت خراب تھی وہ مسلسل رو رہی تھی۔ وہ اسے کبھی شانوں پر ڈال کر کمرے میں ٹہلتی کبھی بازوؤں میں جھلاتی۔ شام کو جہانزیب آیا تو وہ ایمان کو اسکی گود میں ڈال کر رونے لگی دن بھر اسکو اٹھا اٹھا کر اسکے بازو شل ہو گئے تھے کمر میں بھی ناقابلِ برداشت درد تھا۔

"ارے کیا ہوا ؟"

وہ ایمان کو گود میں اٹھا کر تھپکنے لگا اب وہ چپ ہو چکی تھی اور غنودگی میں تھی مگر عائشہ رونے میں ہی مصروف تھی اس وقت اسے بالکل نہیں پتہ تھا کہ کچھ بچوں کیساتھ یہ مسئلہ ہوتا ہے کہ وہ مخصوص وقت پر روتے ہیں۔

وہ ایمان کو آہستگی سے بیڈ پر رکھ اسکے پاس آکر بیٹھا۔

"کیوں رو رہی ہو؟"

"آپکو میری ذرا فکر نہیں ہے سارا دن اس نے مجھے آرام نہیں کرنے دیا۔ سر درد سے پھٹا جا رہا ہے بازو شل ہو گئی ہوں جسم کا پور پور درد کر رہا ہے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ دوپٹے سے ناک رگڑتے ہوئے بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

" اتنا نہیں کہ ایک دن آفس سے چھٹی کر لیں۔ کام کی پڑی رہتی ہے آپکو۔"

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

جہانزیب نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔

"گھر بیٹھوں گا تب بھی تم کو اعتراض ہوگا کہ کام نہیں کرتے ان کو ذمہ داری کا احساس نہیں ہے وغیرہ وغیرہ۔"

جہانزیب کی بات نے پر وہ ایک ناراض نظر اس پر ڈال کر اٹھ گئی اور ایمان کے پاس جا کر لیٹ گئی۔

اگلے چند دن آرام سے گزرے پھر نمرہ کی شادی سر پر آگئی اسکا رشتہ دور پار کے کسی کزن سے ہوا تھا جنکا تعلق کھاتے پیتے گھرانے سے تھا۔وہ تو اس سارے معاملے میں بوکھلا کے رہ گئی۔عرشمان تو چھے سال کا تھا مگر ایمان چھوٹی تھی اسکو سنبھالنا خاصا مشکل تھا اسکی اپنی صحت بھی بہت گِر گئی تھی۔

جہانزیب نے اس کو نمرہ کی مہندی والے دن سہیل احمد کے گھر چھوڑا تھا۔عرشمان کو وہ اپنے ساتھ گھر لے آیا تھا۔

اس نے ہر رسم میں حصہ لیا تھا اور جب ایمان کو سلانے کمرے میں آئی تبھی ناصرہ بیگم سر پر آکھڑی ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"سب مہمان ابھی ہال میں ہیں اور تمہیں سونے کی پڑی ہے۔"

Support@classicurdumaterial.com

"میں تو ایمان کو سلانے آئی تھی۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے پاس لیٹی ایمان کی طرف اشارہ کیا۔

"ہونہہ۔۔۔۔مہمانوں کا انتظام بھی کرنا ہے مگر یہاں میزبان ہی اپنے بستر سنبھال چکے ہیں۔" وہ بڑبڑاتے ہوئے باہر نکل گئی۔

عائشہ نے اسی وقت جہانزیب کو کال کر کے بلایا اور اسکے ساتھ واپس گھر آگئی۔ پورا راستہ خاموشی سے کٹا تھا جہانزیب نے بھی اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش نہیں کی۔

بارات اور ولیمے کا فنکشن بھی اس نے جہانزیب کیساتھ اٹینڈ کیا اور اسی کے ساتھ واپس آگئی۔جہانزیب ناصرہ بیگم کا اسکے ساتھ رویہ دیکھ چکا تھا مگر وہ تنقید کم ہی کسی پر کرتا تھا۔ مطلب کی بات ہو تو کر لیتا تھا ورنہ اسے اپنی خیالوں کی دنیا سے ہی فرصت نہیں ملتی تھی۔ دن ہفتوں سے مہینوں اور سالوں میں بدلنے لگے۔ ایمان بڑی ہوتی جا رہی تھی جب اس نے چلنا شروع کیا تو سب سے زیادہ خوشی عرشمان کو ہوئی وہ اسکی انگلی پکڑ کر سارے گھر میں گھماتا اور کبھی اسے کھلونوں سے بہلا رہا ہوتا۔ اسکی اور ایمان کی عمر میں چھے سال کا فرق تھا اور وہ کافی سمجھ دار بھی ہو گیا تھا۔

ایمان جب اسکول جانا شروع ہوئی تو عرشمان کے پاؤں ہی زمین پر ٹک نہیں رہے تھے ۔وہ فخر سے گردن تان کر اپنی بہن کی انگلی پکڑ کر اسکول لے جاتا۔اب عائشہ ایمان اور عرشمان لے گھر آنے تک پورے گھر میں چکراتی پھرتی گھر میں صرف وہ اور کریم یزدانی ہوتے تھے جو کبھی کبھی آفس چلے جاتے یا کسی دوست رشتے دار کے گھر۔ان کی غیر موجودگی میں گھر کی خاموشی اور ویرانی اسے کاٹ کھانے کو دوڑتی۔

''ماما آج عرشمان بھائی کی لڑائی ہوئی ہے۔''

عائشہ اسکا یونیفارم چینج کر رہی تھی جب ایمان نے کہا۔

''کیوں؟''

عائشہ کو حیرت ہوئی عرشمان خاصا شریف بچہ تھا اسطرح کی حرکت کی اس سے امید نہیں کی جاسکتی تھی۔۔

"وہ آفان نے مجھے چٹکی کاٹی تو عرشمان بھائی نے اسے تھپڑ مارا۔" ایمان معصومیت سے بتا رہی تھی۔

"عرشمان بیٹا۔" عائشہ نے عرشمان کو آواز دی۔ تھوڑی دیر وہ بھاگتا ہوا آیا "جی ماما"

"کس سے لڑائی ہوئی ہے آپکی؟"

عائشہ نے نرمی سے پوچھا وہ ایمان سے زیادہ عرشمان کا خیال رکھتی تھی۔

"آفان سے اس نے میری بہن کو مارا تھا اور یہ میں برداشت نہیں کرسکتا کوئی میری ابی کو انگلی بھی لگائے۔"

عرشمان نے جذباتی ہو کر کہا۔

"یہ اچھی بات نہیں ہے بیٹا بابا کو پتہ چلا تو وہ ناراض ہونگے آئندہ آپ نے ایسی حرکت نہیں کرنی۔ عائشہ نے اسے پیار سے سمجھایا اور تم بھائی کی لڑائی مت کروایا کرو"

عرشمان کو سمجھا کر آخر میں عائشہ نے ایمان کو ڈانٹا جس پر ایمان نے عرشمان کی طرف مدد طلب نگاہوں سے دیکھا۔ عائشہ کو اسکی اس حرکت پر ہنسی آگئی۔ ایمان بہت شرارتی تھی اور کبھی کبھی ایسی بات یا حرکت کر جاتی کہ عائشہ سے ہنسی روکنا مشکل ہو جاتا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شام کو وہ کپڑے پریس کر کے الماری میں ٹانک رہی تھی جہانزیب کے آنے میں ابھی کافی وقت تھا اور دونوں بچے کریم یزدانی کے پاس تھے وہ بور ہونے کی بجائے کپڑے ٹانکنے کا کام سر انجام دینے لگی۔

کپڑوں کو الماری سیٹ کر کے اس نے دراز کھولنے کی کوشش کی جو جہانزیب ہمیشہ لاک کر کے رکھتا تھا۔اسے تجسس تھا آخر جہانزیب نے یہ لاک کیوں کر رکھا ہے؟

مگر آج خلافِ توقع لاک کھل گیا تھا۔اسے خوشی ہوئی اس نے گھڑی پر ٹائم دیکھا۔ابھی جہانزیب کے آنے میں آدھا گھنٹہ باقی تھا۔ پھر بھی اس نے حفاظتی اقدام کے طور پر ڈور لاک کر دیا۔

دراز کھول کر پہلی نظر اسکی ریڈ کور والی ڈائری پر پڑی۔اس نے لپک کر ڈائری اٹھائی اور باقی دراز چیک کرنے لگی مگر وہاں جہانزیب کی ضروری فائلز کے علاوہ کچھ بھی نہیں تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

وہ ڈائری لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ ڈائری کو الٹ پلٹ کر دیکھ رہی تھی۔پھر ڈائری کھولی پہلے صفحہ پر جہانزیب کا نام جگمگا رہا تھا۔ اس نے صفحہ پلٹا۔ ماں کے بارے میں خوبصورت بات لکھی گئی تھی جسے پڑھ کر بے اختیار اس کی آنکھیں بھیگ گئی۔وہ صفحے پلٹتی گئی تبھی جہانزیب کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا وہ پھرتی سے اٹھی اور ڈائری دراز میں رکھ کر دراز بند کیا اور نیچے آئی۔

جہانزیب مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

"السلام علیکم!."

لاؤنج میں کریم یزدانی کے پاس بیٹھے عرشمان اور ایمان بھاگتے ہوئے اسکے پاس آئے۔

"وعلیکم سلام۔"

عائشہ نے دھیمے لہجے میں سوال کا جواب دیا مگر دل ڈائری میں اٹکا ہوا تھا۔جہانزیب نے دونوں کو کینڈی چاکلیٹس نکال کر دی عرشمان واپس کریم یزدانی کے پاس چلا گیا تھا مگر ایمان ابھی بھی جہانزیب سے کچھ اور ملنے کی امید پر کھڑی تھی۔

"بابا صرف چاکلیٹ ہی۔"

ایمان نے منہ بسورا۔

"ہاں بیٹا۔زیادہ میٹھا نہیں کھاتے دانت خراب ہو جاتے ہیں۔"

جہانزیب نے نرمی سے اسے کہا۔

"بابا میرے لیے گڑیا نہیں لائی؟"

ایمان نے پھر جہانزیب سے پوچھا۔

"جاؤ ایمان بابا کو سکون کا سانس تو لینے دو۔"

عائشہ نے اسے ٹوکا۔

وہ منہ بسور کر عرشمان کے پاس چلی گئی۔ جہانزیب کریم یزدانی کے پاس آکر بیٹھا

تھوڑی دیر انکے ساتھ بزنس کی باتیں کرنے کے بعد وہ فریش ہونے چلا گیا جب تک نازو کیساتھ مل کر عائشہ نے کھانے کا ٹیبل سیٹ کرنے لگی۔

"ایمان کون ہے ؟"

وہ اسکے پہلو میں لیٹی چھت کو گھور رہی تھی وہ اسکی بات پر چونکا۔

"میری بیٹی ہے۔"

جہانزیب نے نرمی سے جواب دیا۔

"میں اس ایمان کی بات نہیں کر رہی ہوں اور جس کی بات کر رہی ہوں آپ اچھی طرح جانتے ہیں۔"

وہ اس وقت روایتی بیویوں کی طرح لگ رہی تھی جو شوہر کے ماضی کی ٹوہ میں لگی رہتی ہیں۔

"بھابی تھی میری عرشمان کی ماما۔"

جہانزیب نے آہستگی سے کہا تھا اب چونکنے کی باری اسکی تھی۔

"عرشمان کی ممی مگر انکی ڈائری پر کس ایمان کا نام تھا پھر۔۔ شاید یہ عرفان کی ڈائری پڑھ رہے ہوئے ہونگے ۔"

اس نے خود کو غلط فہمی سے باہر نکالنے کی کوشش کی مگر اب ڈائری پڑھنے کا تجسس بڑھ گیا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے دن جہانزیب اور بچوں کو اسکول بھیجنے کے بعد وہ کمرے میں آئی اور وہی دراز کھولنے کی کوشش کی، جس میں ڈائری رکھی ہوئی تھی۔

"ہیں، لاک کر دیا"

وہ زور زور سے اسے کھولنے کی کوشش کرنے لگی تبھی الماری کے اوپر رکھی عرشمان کی چھوٹی سی اسپورٹ کار عائشہ کے پاؤں پر آکر لگی تھی۔

"آہ---"وہ درد سے بلبلا اٹھی تھی۔

"بھاڑ میں جائے ڈائری۔"وہ پاؤں سہلاتے ہوئے بڑبڑائی۔

گزرتے وقت کیساتھ ریکا ڈائری کی بات بھول ہی گئی بچے اب بڑے ہو رہے تھے۔ ایمان ہائی سیکشن تک پہنچ گئی تھی اور عرشمان کالج لیول تک۔

کریم یزدانی ، جہانزیب ، عائشہ اور عرشمان کی محبتوں نے مل کر ایمان کو پر اعتماد بنا دیا تھا اور کچھ منہ پھٹ بھی۔ وہ اسکول میں کسی سے سیدھے منہ بات نہیں کرتی اور اگر کسی سے اَن بَن ہو جاتی تو فخر سے گردن اکڑا کر کہتی

"میرے بھائی کو جانتے نہیں ہو اس لیے آئندہ سوچ سمجھ کر مجھ سے منہ لگانا"

عرشمان کی اس سے محبت تھی ہی ایسی وہ جتنا فخر کرتی کم تھا البتہ عائشہ کو اس سے عرشمان سے لپٹنا ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔

وہ کب سے لاؤنج میں بیٹھی میتھ کے سوال حل کر رہی تھی اسکے ایگزام سر پر تھے اور دنیا جہاں سے بے خبر صرف پیپرز کی تیاری کر رہی تھی۔

پاس بیٹھے کریم یزدانی اسکے چہرے کا بغور جائزہ لے رہے تھے جو الجھن سے کبھی نوٹ بک کر لکھتی کبھی پن منہ میں ڈال کر حل سوچتی۔

"بیٹا کوئی پریشانی ہے؟"

کریم یزدانی نے نرمی سے پوچھا۔

"دادا جان یہ سوال حل نہیں ہو رہا۔"

اسکے لہجے میں مایوسی در آئی تھی پھر وہ کتابیں سمیٹتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"عرشمان بھائی آئیں گے تو ان سے پوچھ لونگی۔"

Support@classicurdumaterial.com

وہ ماتھے سے بالوں کو ہٹاتے ہوئے بولی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کتابیں کمرے میں چھوڑ آؤ پھر دادا جان کے پاس آجاؤ۔"

وہ ان کی بات پر سر ہلاتی کمرے کیطرف بڑھی دو منٹ بعد وہ بھاگتے ہوئے کریم یزدانی کے پاس آکر بیٹھ گئی اور انکے ساتھ اپنی باتوں کی پٹاری کھول لی تھی۔ وہ اپنی عمر کی بچیوں سے کافی بڑھی نظر آتی تھی ایک تو قد بھی کافی لمبا ہو گیا تھا اور وزن بھی بڑھ گیا تھا عائشہ کو اسکے بڑھتے ہوئے وزن کی فکر بھی لاحق ہو گئی تھی۔

جہانزیب اور عرشمان ایک ساتھ ہی گھر آئے تھے۔

"السلام علیکم دادا جان۔"

وہ کریم یزدانی کے پاس آکر بیٹھا کریم یزدانی کو اس میں عرفان کی جھلک نظر آتی تھی۔اسکی شکل و صورت عرفان پر تھی البتہ آنکھیں اور بال ایمان کی طرح تھے۔

"وعلیکم سلام۔دادا جان کو بھول ہی جاتے ہو تم۔"

انہوں نے اسکی کمر پر دھپ رسید کی جہانزیب بھی پاس پڑے صوفے پر براجمان ہو گیا۔۔۔۔

"آپ کوئی بھولنے کی چیز ہیں دادا جان۔ ابھی کدھر ہے ؟"

ایمان کی غیر موجودگی محسوس کر کے عرشمان نے پوچھا

"اپنے کمرے میں ہے۔"

کریم یزدانی بجائے عائشہ نے جواب دیا جو ان دونوں کے لیے پانی لا رہی تھی۔

"آپ دونوں باپ بیٹے نے اسکی عادتیں خراب کردی ہیں"

"اب کیا کہہ دیا میری بیٹی نے ؟"

جہانزیب نے اسکے ہاتھ سے پانی کا گلاس لیتے ہوئے کہا۔

"گاڑی لینے کی ضد کر رہی ہے کہ ایگزام کے بعد عرشمان سے ڈرائیونگ سیکھ لوں گی۔"

عائشہ نے اسی کیطرح منہ بنا کر کہا جس پر سب کا قہقہہ بلند ہوا۔

"او ہو کیوں میری بیٹی کی پیچھے پڑی رہتی ہو۔میں اپنی بچی کو گاڑی لے کر دونگا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

جہانزیب کے لہجے میں بیٹی کے لیے پیار ہی پیار تھا۔

"عرشمان تم ایمان کو ایگزام کے بعد گاڑی ڈرائیو کرنا سکھا دینا"

زیب نے عرشمان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"اوکے بابا۔ میں ذرا فریش ہو آؤں اور ابی کو بھی لے آؤں۔"

وہ اٹھ کر اپنے کمرے کیطرف بڑھا اور جہانزیب بھی فریش ہونے کی غرض سے اپنے روم کیطرف چلا گیا۔

" زیب یہ سب ٹھیک نہیں ہے۔"

عائشہ اسکے پیچھے اندر آئی تھی۔

"کیا غلط کر دیا مسز۔"

وہ مسکرایا تھا

"وہ لڑکی ہے اور جس طرح آپ اسکی ہر ضد پوری کر رہے ہیں نا وہ ۔۔۔۔"

جہانزیب نے اسے ہاتھ کے اشارے سے آگے کچھ بھی بولنے سے منع کیا اور آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اسکے پاس آیا۔

"وہ میری ایک ہی بیٹی ہے عائشہ اور میں نہیں چاہتا وہ کسی چیز کے لیے ترسے ۔میں دنیا کی ہر خوشی اسکے قدموں میں لا کر بچھاؤں گا۔ ان وسوسوں کو دل میں جگہ مت دیا کرو۔"

وہ اسکے پاس کھڑا نرمی سے کہہ رہا تھا مگر وہ تھوڑی ہی خود وہم پالتی تھی خود ہی کہیں سے اس کے دل و دماغ میں آجاتے۔ وہ بات ختم کر کے واشروم چلا گیا تھا وہ بھی ہر خیال جھٹک کر کچن کیطرف بڑھی۔

"ابی۔"

وہ اسکے کمرے میں آیا تھا مگر وہ بستر پر آڑھی ترچھی پڑی سو رہی تھی۔

"موم کی گڑیا۔ میری چندا"

اس نے گلاس سے تھوڑا سا ٹھنڈا پانی لے کر اسکے منہ پر چھڑکا۔اس نے جلدی سے آنکھیں کھولی تھی عرشمان آنکھوں میں شرارت لیے اسی کو دیکھ رہے تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"بھائی"

وہ عرشمان کے پیچھے بھاگی تھی جو اسکے خطرناک تیور دیکھ کر ایک ہی جست میں دروازے تک پہنچ گیا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میں یہ بدلہ نہیں چھوڑوں گی۔"

وہ آنکھیں مسلتے ہوئے بولی جو نیند کی وجہ سے سرخ ہو گئی تھی۔

"فریش ہو کر نیچے آجاؤ موٹو۔"

وہ قہقہہ لگاتے ہوئے اس کے کمرے سے باہر نکلا جبکہ وہ پاؤں پٹختی واش روم کیطرف بڑھ گئی

ایگزام سے فارغ ہو کر ایمان نے عرشمان سے ڈرائیونگ سیکھ لی اب تو اسے پر لگ گئے تھے وہ سارا دن گاڑی کیساتھ غائب رہتی ۔عائشہ کچھ بولتی تو زیب اسے یہ کہہ کر چپ کروا دیتا کہ "ایک ہی تو بیٹی ہے ہماری" مگر اسکا دل ایمان کیطرف سے بہت پریشان تھا۔

میٹرک کا رزلٹ اسکا شاندار رہا تھا اور اسے شہر کے بڑے کالج میں ایڈمیشن بھی مل گیا تھا وہ اپنی گاڑی لے کر کالج جاتی تھی۔

وہ کلاسس اٹینڈ کر کے کیفے ٹیریا آگئی برگر اور مینگو جوس لے کر وہ کرسی پر بیٹھ گئی اور برگر چٹنی میں ڈبو ڈبو کر کھانے لگی تبھی کالج کا سینئر ابراہیم اس کے پاس آیا۔

"ہیلو۔ کیا میں یہاں بیٹھ سکتا ہوں۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ اس کے بلکل سامنے کھڑے بیٹھنے کی اجازت مانگ رہا تھا۔

Support@classicurdumaterial.com

"بیٹھ جاؤ۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جوس کا گھونٹ بھرتے ہوئے بولی۔

ابراہیم اسکے سامنے بیٹھا تھا مگر وہ بے نیازی سے برگر سے انصاف کرتی رہی۔ ریپر وغیرہ ڈسٹ بِن میں ڈال کر وہ کیفے سے باہر نکلی۔اس کے پیچھے ابراہیم بھی باہر آیا تھا۔

"ہیلو میڈم! بات تو سنو۔"

"پہلی بات یہ کہ میں میڈم نہیں اسٹوڈنٹ ہوں اور دوسری بات جو کہنا ہے جلدی کہو۔"

وہ دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کر گویا ہوئی پل بھر کے لیے ابراہیم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ چھا گئی.

"کوئی لطیفہ سنایا ہے میں نے۔"

وہ تو اسکی ہنسی دیکھ کر جل بھن گئی.

"نہیں۔کہنا یہ تھا کہ آپ سے دوستی کرنی ہے۔"

ابراہیم نے جلدی سے کہا.

"واہ کتنی آسانی سے کہہ دیا دوستی کرنی ہے شکل دیکھی ہے اپنی؟ اگر میں نے بھائی کو بتا دیا نا تو ٹانگیں توڑ کر گلے میں لٹکا دینگے۔"

وہ بپھر گئی تھی.

"بات میں نے منہ سے کہی ہے اور تڑواؤ گی ٹانگیں۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ اسکی باتوں کو انجوائے کر رہا تھا اس بار وہ کچھ بولنے کی بجائے اسے غصے سے گھورتی رہی.

Support@classicurdumaterial.com

"تمہارا بھائی توپ چیز ہے کیا جو ٹانگیں توڑ دے گا میری۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابراہیم نے اسکے غصے میں اضافہ کیا

"ہمت ہے نا تو کل ادھر ہی ملنا۔ یہ جو دانت باہر نکلے ہوئے ہیں نا اندر کو دھنس جائیں گے۔"

وہ پاؤں پٹختی اپنے ڈیپارٹمنٹ کیطرف بڑھی. ابراہیم کے قہقہے نے اس کا دور تک پیچھا کیا۔

گھر آکر وہ بے چینی سے عرشمان کا انتظار کرنے لگی اور جب وہ آیا بھاگتی ہوئی اسکے گلے لگ گئی۔

''بھائی آج آپ نے دیر کر دی۔''

اس نے اسکے گلے میں بازو ڈال کر شکوہ کیا

''اوں ہوں۔۔۔۔لگتا ہے میری امی کو آج شدت سے میرا انتظار تھا۔''

وہ اسکے لاڈ اٹھاتے ہوئے بولا۔

''کل آپ میرے ساتھ کالج جائیں گے تیار رہیے گا ہاں۔'' وہ اسکے ساتھ لگی لاؤنج میں آئی۔

''کیوں بھئی میں کس لیے چلوں؟''

وہ حیران ہوا۔

''بس کل معلوم ہوجائیگا۔''

https://www.classicurdumaterial.com/

وہ منہ بسور کر بولی۔

Support@classicurdumaterial.com

''اچھا میں فریش ہو آؤں۔''

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ اسے چھوڑتا اپنے بیڈ روم کیطرف بڑھا۔

''ایمان۔''

عائشہ جو کب سے کھڑی انھی کو دیکھ رہی تھی اسے آواز دی

''جی ممی۔''

''میرے کمرے میں آؤ۔''

وہ غصہ کنٹرول کرتے ہوئے بولی اسے ایمان کا اسطرح عرشمان کے ساتھ لپٹنا گلے لگنا بالکل پسند نہیں تھا۔یہ بات ایمان کے سوا سبھی جانتے تھے کہ عرشمان اسکا بھائی نہیں کزن ہے۔

"بولیے۔"

وہ اسکے کمرے میں آکھڑی ہوئی۔

"کتنی بار بیٹا منع کیا ہے اسطرح بھائی سے لپٹتے نہیں ہیں تم اب بڑی ہو گئی ہو چھوٹی سی بچی نہیں ہو۔"

عائشہ نے اسے نرمی سے سمجھایا۔

"او ہو ممی وہ میرے بھائی ہیں اور میری سب کلاس فیلوز اپنے بھائی سے ایسے ہی پیار کرتی ہیں۔ان سے ناز اٹھواتی ہیں۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

Support@classicurdumaterial.com

اس نے عائشہ کی بات کو ہلکا لیا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مگر بیٹا وہ ہے تو ایک مرد ہی۔۔۔۔۔"

عائشہ نے اسے سمجھانا چاہا

"مگر وہ میرے تو بھائی ہیں آپ کے ذہن میں نہ جانے کیا چلتا رہتا ہے ممی۔"اس نے عائشہ کی بات کاٹی۔اسکا موڈ آف ہوگیا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں آگئی۔

اگلے دن وہ عرشمان کو لے کر کالج گئی تھی۔اسے سامنے ہی وہ شخص نظر آگیا تھا جس سے اسکی لڑائی ہوئی تھی۔

"وہ رہا بھائی بندر۔"

اسنے انگلی سے ابراہیم کیطرف اشارہ کیا۔وہ عرشمان کو لے کر اسکی طرف بڑھی۔

"ارے ابراہیم ----۔"

عرشمان اور وہ بغل گیر ہو گئے جب کے وہ منہ کھولے حیرت سے انہیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ اس شخص کو جانتے ہیں بھائی؟"

وہ مراقبے سے نکلی۔

"ارے یہ میرا بہترین دوست رہ چکا ہے اور آج ملا ہے۔"

عرشمان نے خوشی سے بتایا۔

"خبر دار جو اسے دوست کہا تو۔ یہ کل آپ کے بارے میں۔برا بھلا بول رہا تھا۔"

ایمان نے ابراہیم کیطرف غصیلی نظر سے دیکھا اور عرشمان کا بازو پکڑ کر اسے کھینچنے لگی۔

"کیا ہو گیا ایمان جاؤ کلاس میں۔ میں واپس جا رہا ہوں۔"

عرشمان کو غصہ آگیا تھا اسے ایمان سے اسطرح کی بدتمیزی کی نہیں توقع تھی۔

ایمان عرشمان کو غصے میں دیکھ کر پاؤں پٹختی اپنے ڈیپارنمنٹ کی طرف بڑھ گئی وہ جانتا تھا ایمان ناراض ہو چکی ہے۔مگر وہ اسے نظرانداز کر کے ابراہیم کیطرف متوجہ ہو گیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

مگر شام کو عرشمان نے اسے آئس کریم کھلانے کا لالچ دے کر منا لیا تھا وہ اپنی جان سے عزیز بہن سے زیادہ دیر ناراض نہیں رہ سکتا تھا۔

وہ بیڈ پر اپنی کتابیں پھیلائے نوٹس بنا رہا تھا اور ساتھ نمکو اور چپس سے بھی پورا پورا انصاف کر رہی تھی تبھی دروازہ ناک کر کے عائشہ اندر داخل ہوئی۔

"کیا کر رہی ہے ماما کی گڑیا۔"

عائشہ نے پیار سے کہا۔

"اسٹڈی کر رہی ہوں ماما۔" وہ عائشہ کو کبھی ماما کہتی تھی اور کبھی ممی۔

"کل ایک پارٹی پر جانا ہے سوچا تمہیں بھی ساتھ لے چلوں گی۔" عائشہ نے کہا۔

ایمان تو ایسے موقعوں کی تلاش میں رہتی تھی ایک دم سے اچھل پڑی

"کہاں ماما؟"

"افنان نے قرآن مجید ختم کر لیا ہے نا اس سلسلے میں نمرہ کے سسرالیوں نے تقریب رکھی ہے کل تو سنڈے ہے تم بھی چلنا اگر موڈ ہوا تو۔" عائشہ نے اسے تفصیل سے بتایا۔

کچھ سوچتے ہوئے اس نے ہاں میں سر ہلا دیا۔عائشہ کا دل ایمان کیطرف سے ہر وقت خوف سے لرزتا رہتا تھا وہ حد سے زیادہ پر اعتماد تھی اور معصوم بھی۔اچھے برے کو سمجھتی ہی نہیں تھی شاید یہ سب کا لاڈ پیار تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے دن وہ عائشہ کیساتھ تقریب میں آئی تھی۔لان کے پنک اور وائٹ قمیص شلوار میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی۔سب رشتہ داروں سے مل کر وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

زرق برق لباس پہنے ہنستی کھلکھلاتی اردگرد گھوم رہی تھی۔کہیں سے بھی یہ نہیں لگ رہا تھا کہ یہ ختمِ قرآن پاک کی تقریب ہے اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے شادی کے فنکشن میں آئی ہے۔

نمرہ خود بھی چمکتا دمکتا لباس پہنے مہمانوں کو ریسیو کر رہی تھی

اسکے عقب میں چند عورتیں اور ناصرہ بھی بیٹھی ہوئی تھی۔تبھی ان میں سے ایک عورت بولی۔

"یہ عائشہ کی بیٹی ہے نا ماشاءاللہ جوان ہو گئی ہے" اسکے ہونٹوں پر بے اختیار مسکراہٹ چھا گئی

https://www.classicurdumaterial.com/

"ایک بیٹا بھی ہے اسکا" وہی عورت پھر بولی

Support@classicurdumaterial.com

"نہیں ایک ہی بیٹی ہے اسکی۔" ناصرہ نے جواب دیا تھا۔ایمان کے چہرے کا رنگ بدلا تھا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"مگر میں نے تو سنا ہے اسکا بیٹا بھی ہے اس سے بڑا۔" دوسری عورت بھی بولی تھی نہ جانے یہ عورتیں کیوں دوسروں کی زندگیوں پر دھڑادھڑ تبصرے کرتی ہیں۔

"ارے کہاں وہ تو اسکے مرحوم دیور کا بیٹا ہے وہ تو بڑاپن ہے عائشہ کا جو اسے بیٹی سے بھی زیادہ اہمیت دیتی ہے۔" ناصرہ کے الفاظ نے اسکے کانوں میں پگھلا ہوا سیسہ ڈالا۔

''منگنی وغیرہ کر دی ہے یا ابھی نہیں کی؟'' اب ایک اور سوال داغا گیا تھا جس کے جواب میں ناصرہ نے جو بات کہی ایمان کے اوسان خطا کرنے کے لیے کافی تھی۔

''ابھی تو کہیں بات نہیں ہوئی، گھر میں جوان بیٹی ہے اسکی مجھے لگتا ہے وہ عرشمان کا رشتہ اپنے گھر ہی کرے گی۔لڑکا گھر میں ہوتے ہوئے وہ کیوں کہیں اور لڑکی بیاہے گی۔'' لہجہ زہر سے بھی زیادہ کڑوا تھا۔

وہ تیزی سے اٹھ کر عائشہ کے پاس آئی ۔

''ماما میں گھر جا رہی ہوں۔''

''او کیا ہوا طبیعت تو ٹھیک ہے تمہاری؟'' رابی کو پریشانی ہوئی تھی مگر وہ اس وقت جواب دینے کی پوزیشن می نہیں تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

''ڈرائیور کو بھیج دونگی آپکو پک کر لے گا۔'' وہ یہ کہہ کر عائشہ کو حیران پریشان چھوڑ کر باہر نکل گئی تھی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ رش ڈرائیونگ کر کے گھر پہنچی تھی ڈرائیور کو عائشہ کا پک کرنے کا کہہ کر وہ کمرے میں آگئی۔اسکا دماغ درد سے پھٹا جا رہا تھا اس نے تو کبھی ایسا سوچا بھی نہیں تھا کہ عرشمان اسکا بھائی نہیں کزن ہے۔

وہ منہ بازوں میں چھپا کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی ''ایسا نہیں ہو سکتا نانو جھوٹ کہہ رہی تھی''

''مگر وہ جھوٹ کیوں بولیں گی مجھے جاننا چاہیے اتنا بڑا سچ مجھ سے کیوں چھپایا گیا''

اس نے پاس پڑا موبائل اٹھا کر دیوار پر مارا۔

''ماما بھی تو عرشمان بھائی سے گریز کرنے کا کہتی ہیں کوئی نا کوئی بات تو ہے'' اسے عائشہ کی بات یاد آئی۔

کئی وسوسے دل میں پیدا ہو رہے تھے۔

''کیا ہوا میرے چچا کا بیٹا ہے مگر۔۔۔''اچانک اسکے ذہن میں ایک خیال آیا وہ جھٹکے سے بیڈ پر سے اتری اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

گھر میں اسکے سوا ابھی کوئی نہیں تھا وہ آہستگی سے چلتی ہوئی کریم یزدانی کے کمرے میں آئی۔اس حقیقت کو تسلیم کرنا اس کے لیے بہت مشکل تھا وہ سر کو ایک ہاتھ سے مسلتی دراز ٹٹولنے لگی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

''کاش نانو نے جھوٹ کہا ہو کاش۔''

وہ دل میں مسلسل دعا کر رہی تھی۔دراز چیک کر کے وہ الماری کیطرف بڑھی ادھر اُدھر الماری میں تلاش کرتے ہوئے تبھی اسکی نظر البم پر پڑی اسکی تلاش ختم ہو گئی تھی وہ البم لے کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔

البم دیکھتے ہوتے اسکی نظر ایک تصویر پر ٹھہر گئی۔یہ تو عرشمان بھائی ہیں مگر یہ کیا چچا چچی ۔۔۔ وہ جلدی سے اٹھی اور سائیڈ ٹیبل سے فریم اٹھا کر تصویر کو میچ کرنے لگی۔

"یہ تو عرشمان بھائی ہی ہیں۔"

اس نے باقی تصویریں دیکھی ہر جگہ عرشمان اس شخص کا ہاتھ پکڑے کھڑا تھا یا اس عورت کی گود میں ہوتا۔

اس نے واپس البم کریم یزدانی کے روم میں رکھا۔

"میں ماما سے کیسے پوچھوں بھائی کے بارے میں؟"

وہ کمرے میں ٹہلنے لگی یہ سوچ سوچ کر اسکا دل و دماغ غم سے پھٹنے لگا تھا کہ عرشمان اسکا بھائی نہیں ہے۔وہ ایک بار پھر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

شام کو عائشہ آئی تو تب بھی وہ کمرے میں بند تھی۔ عائشہ کو اسے بخار میں تپتے دیکھ کر تشویش ہوئی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کیا ہو گیا ایمان میری جان۔"

اس نے نرمی سے اسکے تپتے سر پر ہاتھ رکھا۔

"ابھی بابا کو کال کر کے بلاتی ہوں تمہیں ڈاکٹر کے پاس لے چلیں۔" وہ سیل پر جہانزیب کا نمبر ڈائل کرنے لگی

"نہیں ممی مجھے نہیں جانا۔"

وہ بھاری آواز میں بولی۔

"کیوں نہیں جانا بخار میں تپ رہی ہو تم۔اچھا میں کچھ کھانے کو لاتی ہوں کھا کر میڈیسن لے لینا۔"

عائشہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

اس نے سختی سے آنکھیں میچ لی۔

شام کو گھر میں سبھی افراد موجود تھے سوائے عرشمان کے۔ وہ دوستوں کے ساتھ پکنک پر گیا ہوا تھا۔جہانزیب تو اسکی بیماری کا سن کر مچل گئے جلدی سے اسکے کمرے میں آئے مگر وہ دوا کے زیرِ اثر سو رہی تھی۔اس کی تپتی پریشانی پر بوسے دے کر لاؤنج میں آئے۔

"آپ کو بتانا چاہیے تھا عائشہ ۔میری بیٹی کو کچھ ہو گیا نا تو؟----"

اس سے آگے وہ سوچ ہی نہ سکا۔

"کچھ نہیں ہوگا زیب، بچے بیمار ہوتے رہتے ہیں ٹھیک ہو جائے گی" عائشہ کے بجائے کریم یزدانی نے بات سنبھالی جہانزیب اس وقت غصے میں تھا کہ عائشہ نے اسے انفارم کیوں نہیں کیا اگر عائشہ کچھ الٹا سیدھا کہہ دیتی تو بات بڑھ جاتی۔

"عرشمان کی کب واپسی ہو گی؟"

وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولا۔

"رات کو آجائے گا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عائشہ نے اسکے لیے چائے لاتے ہوئے کہا۔

ٹیبل پر چائے رکھ کر وہ بھی ادھر ہی بیٹھ گئی

"ارے بابا ان کو کچھ سمجھائیں اب ضروری تو نہیں انسان ہر وقت صحت مند ہی رہے بیماریاں بھی تو آتی ہیں۔"

عائشہ نے مسلسل اسکو پریشانی میں دیکھ کر کہا۔

"میری تو سنتا نہیں ہے یہ۔"

کریم یزدانی نے مسکراہٹ دبا کر کہا معلوم تھا وہ ناراضگی ظاہر کریگا اور وہی ہوا بھی

"ارے بابا جانی کب آپ کی بات نہیں مانی شادی آپ کے کہنے پر تو کی تھی ورنہ ابھی میں آزاد ہوتا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

جہانزیب نے ناراض سے لہجے میں کہا۔

https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

جس پر کریم یزدانی اور عائشہ کا مشترکہ قہقہہ بلند ہوا۔

صبح اسکا بخار اتر گیا تھا مگر وہ کالج نہیں گئی۔ جہانزیب عائشہ کو اس کا خیال رکھنے کی تاکید کر کے آفس چلا گیا تھا۔ عرشمان البتہ سو رہا تھا رات کو اسکی لیٹ واپسی ہوئی تھی۔

ایمان نے فریش ہو کر بلیک اور ریڈ لان کا سوٹ پہنا۔ لائٹ میک اپ کر کے وہ سب سے نظر بچا کر گاڑی لے کر باہر نکل گئی۔

رش ڈرائیونگ کر کے وہ سہیل احمد کے گھر پہنچی ابھی صبح کے دس بجے تھے وہ گاڑی سے اتر کر کے انکے گھر چلی گئی۔

گھر میں سوائے ناصرہ بیگم کے کوئی نہیں تھا وہ خیریت پوچھ کر برآمدے میں بیٹھ گئی۔

نانو ابھی میں نے ناشتہ نہیں کیا۔وہ کچن میں اسکے لیے چائے بنا رہی تھی جب ایمان نے بلند آواز میں کہا۔

ناصرہ اسکے لیے گرما گرم ناشتہ بنا کر لائی۔اس نے کل سے کچھ خاص نہیں کھایا تھا اور بھوک بھی شدید قسم کی لگی ہوئی تھی۔اس نے جی بھر کر ناشتہ کیا۔

"بہت مزیدار قسم کا ناشتہ بنایا آپ نے۔"

اس نے آخری نوالہ منہ میں رکھتے ہوئے کہا ناصرہ اسکی بات پر ہلکے سے مسکرا دی۔

"ایک بات تو بتائیں نانو۔"

وہ اپنے مطلب کی بات پر آئی جس کے لیے وہ صبح صبح یہاں چلی آئی تھی۔

"ہاں ہاں پوچھو۔"

وہ بھی اسکے ساتھ والی چیئر پر آبیٹھی۔

"عرشمان بھائی ہمارے ساتھ کیوں رہتے ہیں جب وہ میرے بھائی نہیں ہیں تو؟"

"تم کیوں پوچھ رہی ہو؟"

ناصرہ نے اسکے چہرے پر کچھ کھوجنا چاہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ویسے میں نے کبھی ان کے ماما پاپا کو ادھر دیکھا نہیں نا۔"

وہ ہڑبڑا گئی۔

"ہائے کیا بتاؤں؟ بیچاروں کا فہد کی شادی پر ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا اور موقع پر ہی اللہ کو پیارے ہو گئے۔اس کے بعد تمہارے بابا اور ماما نے ہی اس بن ماں باپ کے بچے کو پالا پوسا۔"

ناصرہ نے مصنوعی آنسو صاف کیے۔

"مگر تم کیوں پوچھ رہی ہو عائشہ نے کچھ نہیں بتایا تمہیں۔"

ناصرہ کو اچنبھا ہوا۔

"ارے ویسے ہی نانو۔ ماما نے بتایا تھا مگر مجھے یقین نہ آیا اس لیے آپ سے تصدیق کی۔"

وہ کافی دیر بے معنی باتیں ان سے کرتی رہی اور پھر اٹھ کر گاڑی میں آ بیٹھی۔

کافی دیر وہ سڑکوں پر بے مقصد گاڑی دوڑاتی رہی گھر پہنچی تو لاؤنج میں عائشہ رو رہی تھی اور عرشمان پریشانی سے نمبر ڈائل کر رہا تھا۔

"کیا ہوا؟"

ایمان نے اندر آتے ہی پوچھا عائشہ نے آگے بڑھ کر اسے بانہوں میں بھینچ لیا۔

"کہاں چلی گئی تھی تم اتنی پریشان ہو گئی تھی میں۔"

عائشہ نے اسے روتے ہوئے جھنجوڑا۔

"دل گھبرا رہا تھا تو باہر تازہ ہوا لینے گئی تھی۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بمشکل مسکرا سکی۔

"دادا جان کہاں ہیں؟" اس نے کریم یزدانی کو وہاں نہ پاکر کہا۔

"آفس گئے ہیں گھر بیٹھے بیٹھے تھک جاتے ہیں۔"

عائشہ نے آنسو صاف کیے۔

"تم ادھر ہی بیٹھو میں تم دونوں کے لیے ناشتہ لاتی ہوں۔"

وہ عائشہ کو منع نہ کر سکی عائشہ اٹھ کر کچن کی طرف چلی گئی۔

"کہاں چلی گئی تھی ابی کی بچی؟ عرشمان اسے اپنے ساتھ لگاتے ہوئے بولا۔مگر وہ کچھ بول نہ سکی ایک ہی بات اسکے ذہن میں گونج رہی تھی۔

"گھر میں لڑکا ہوتے ہوئے وہ کیوں لڑکی کیوں کہیں اور بیاہے گی"

اس کا دل زور سے دھڑکا اس نے جلدی سے عرشمان سے خود کو الگ کیا اور سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔

تھوڑی دیر بعد ہی عائشہ ان دونوں کے لیے ناشتہ لے آئی عرشمان نے پیٹ بھر کر ناشتہ کیا مگر اس نے بے دلی سے ایک دو نوالے لیے کیونکہ وہ پہلے ہی ناشتہ کر چکی تھی۔

۞

اگلے چند دن اسے اس حقیقت کو تسلیم کرنے میں لگے تھے نظر کا زاویہ بدل گیا تھا اور دل کچھ اور ہی سمجھنے لگا تھا۔

شام کا وقت تھا وہ لان میں جامن کے درخت کے ساتھ لگے جھولے پر بیٹھی زور زور سے جھولا جھول رہی تھی جب ہوا اسکے وجود سے ٹکراتی تو عجیب سی سرشاری بخشتی۔

"تو کیا ماما میری شادی عرشمان بھ۔۔۔۔"

وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ سکی دل کسی اور ہی لے پر دھڑکنیں لگا تھا۔

"یہ بات ماما نے مجھ سے کیوں چھپائی؟"

بہت سے سوال جو اسکے دل و دماغ سے اٹھ رہے تھے مگر وہ جواب دینے سے قاصر تھی۔

وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی اتنے دنوں سے کالج کا منہ بھی نہیں دیکھا تھا نہ بکس کھولی تھی اب وہ بیڈ پر کتابیں پھیلائے گزشتہ دنوں کا ہوم ورک کرنے لگی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"کیا کر رہی ہے میری امی۔"

Support@classicurdumaterial.com

عرشمان نے کمرے میں جھانکا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کچھ نہیں بھ بھائی۔"

نہ جانے کیوں ایمان کی زبان اسے بھائی کہتے ہوئے لڑکھڑائی۔

"طبیعت ٹھیک ہے نا؟"

وہ اسکے پاس آیا اور بیڈ کی پائنتی بیٹھ گیا

"جی ٹھیک ہے۔"

اس کی نظریں خود بخود ہی جھک گئی۔ سانسیں اتھل پتھل ہو رہی تھی اور ماتھے پر پسینہ امڈ آیا تھا۔

''اچھا تم تو بزی ہو میں بعد میں آتا ہوں خبر لینے۔''وہ مسکراتا ہوا باہر نکل گیا ایمان نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی تھی۔ اس نے پسینہ صاف کیا اور سانسیں بحال کرنے لگی۔

''یا اللہ! یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟''

وہ عرشمان سے کترانے لگی تھی وہ جب بھی سامنے آتا اسے ناصرہ بیگم کی کہی ہوئی بات یاد آجاتی ''لڑکے کے ہوتے ہوئے وہ کیوں بیٹی کو کہیں اور بیاہے گی؟''

آسمان پر ہلکے سیاہ بادل چھائے تھے وہ ٹیرس پر بھاپ اڑاتی چائے کا مگ تھامے مسلسل اس کی سوچوں میں گم تھی۔ تبھی اسکی نظر دالان میں پیڑ کے نیچے کرسی پر بیٹھے عرشمان پر پڑی۔وہ اب کافی حد تک اس حقیقت کو تسلیم کر چکی تھی۔

''کیا ماما بھی ایسا چاہتی ہیں مگر انہوں نے مجھے کیوں نہیں بتایا'' اس نے خود سے پوچھا مگر جواب ندارد۔

وہ نیچے عرشمان کے پاس آئی

''ہیلو۔''

وہ لہراتی ہوئی اسکے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی وہ اسے بھائی کہنا چھوڑ چکی تھی۔

"تمہاری ہی کمی تھی۔"

وہ کتاب پڑھ رہا تھا جو اس نے ٹیبل پر رکھی۔

"چلیں آئس کریم کھانے؟" ایمان نے بادلوں سے ڈھکے آسمان کو دیکھا۔

"اس موسم میں، میں نہیں جا رہا۔"

اس نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"اسی موسم میں تو مزہ ہے چلیں نا پلیز۔"

وہ اٹھ کر اسکا بازو کھینچنے لگی مجبوراً عرشمان کو اٹھنا پڑا۔

"اگر بیمار ہوئی نا تو میں ماما کو بتا دونگا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

عرشمان نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالتے ہوئے کہا۔

Support@classicurdumaterial.com

"آپ بتائیں گے ماما کو۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی آنکھیں پھیلی۔

"ہاں۔بتا دونگا تم اپنے بھائی کی کوئی بات نہیں سنتی۔چھے سال بڑا ہوں تم سے ابی۔"

وہ ناراض لہجے میں بولا جبکہ اس کے "اپنے بھائی" کہنے پر ایمان کو سخت برا لگا وہ چپ ہو کر ونڈواسکرین سے باہر دیکھنے لگی۔

آئس کریم کھانے کے بعد ایمان نے لانگ ڈرائیو پر چلنے کی ضد کر دی۔

"ابھی موسم بہت خراب ہو رہا ہے ابی ضد نہ کرو۔"

اس نے ایک نظر آسمان کو دیکھا کو بارش برسانے کو بے تاب تھا۔

"اسی موسم کا تو مزہ ہے۔ ہلکی ہلکی بارش ہو آپکے پاس پسندیدہ شخص ہو اور بہت سی باتیں ہوں۔"

وہ اک ادا سے بولی۔

"تم نہیں سدھرو گی۔"

اس نے غصے سے گاڑی اسٹارٹ کی جبکہ ایمان اسکے انداز پر کھلکھلائی۔

"کبھی کبھی مجھے لگتا ہے آپکو مجھ سے ذرا سا بھی پیار نہیں ہے۔ کوئی بات نہیں مانتے۔"

ایمان نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

عرشمان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی اسکا سر ڈیش بورڈ سے لگتے لگتے بچا۔

"تم نے ایسا سوچا بھی کیوں؟ تم جان سے بھی عزیز ہو مجھے خبردار کبھی ایسا سوچا تو۔"

وہ انگلی اٹھا کر اسے وارن کرتے ہوئے بولا اور اسکے لبوں پر شرمیلی سی مسکراہٹ آگئی۔

واپسی پر ہلکی ہلکی بارش ہو رہی تھی وہ دونوں مسلسل خاموش تھے۔

"ایک بات پوچھوں؟"

اس نے عرشمان کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں کہو۔"

وہ احتیاط سے ڈرائیونگ کر رہا تھا۔

"آپ کو کیسی لڑکیاں پسند ہیں؟ میرا مطلب ہے آپ کس طرح کی لائف پاٹنر چاہتے ہیں؟"

ایمان نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"مجھے تو اپنی گڑیا جیسی لڑکیاں پسند ہیں، ہنستی مسکراتی ہوئی۔"

وہ اس کی بات پر قہقہہ لگا کر ہنسا۔

"اور لائف پاٹنر اس میں بہت سی خوبیاں ہونی چاہیے"

اس نے مسکراتے ہوئے کہا

"کون کون سی خوبیاں؟"

ایمان نے ایک اور سوال داغا۔

"خوش اخلاق ہونی چاہیے، بڑوں اور بزرگوں کی عزت و احترام کرنے والی اور سب سے بڑی اور اہم بات ایمان اور حیا والی۔"

عرشمان نے مسکراتے ہوئے کہا

وہ بھی کھلکھلائی۔

اس وقت وہ بھول چکی تھی کہ یہ وہی عرشمان ہے جسے چند ماہ پہلے وہ "بھائی بھائی" کہتے نہ تھکتی تھی مگر وہ بہت بڑی غلطی کا ارتکاب کر چکی تھی اس نے لوگوں کی باتوں پر بغیر کسی تحقیق کے کان دھر لیے تھے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بارش کے برسنے میں اب تیزی آتی جا رہی تھی۔وہ سوچوں میں اسقدر محو تھی کہ گاڑی پورچ میں رکی تو وہ سوچوں سے باہر نکلی۔

گاڑی سے گھر کے رہائشی حصے کی طرف جاتے ہوئے وہ مکمل بھیگ چکے تھے۔

لاؤنج میں عائشہ انہی کی منتظر کھڑی تھی دونوں کو بھیگا ہوا آتے دیکھ کر آگ بگولہ ہو گئی۔

"کہاں سے آرہے ہو تم دونوں؟"

نگاہیں پھیرتے ہوئے ایمان سے

عائشہ نے کرخت لہجے میں پوچھا۔

"وہ ممی لانگ ڈرائیو پر------"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عرشمان نے ماتھے سے ٹپکتے ہوا پانی ہاتھ سے پونچھتے ہوئے کہا۔

"شرم کرو ایمان آخر کب یہ تمہارا بچپنا ختم ہوگا جاؤ جا کر کپڑے بدلو۔"

وہ اسکے بدن سے چپکے ہوئے کپڑے دیکھ کر بولی۔

ایمان عرشمان کو معذرت خوانہ نظروں سے دیکھتی ہوئی کمرے میں چلی گئی۔

"اور عرشمان ---۔وہ تو نادان ہے مگر تم تو سمجھدار ہو اس موسم میں کوئی باہر جانے کی تک بنتی ہے۔"

عائشہ کا رخ اب عرشمان کی طرف تھا۔

''ممی آپ تو جانتی ہیں نا میں اسکی کوئی بات ٹال نہیں سکتا۔''

عرشمان نے شرمندگی سے کہا۔

''تو اب کیا تم ہر کام اس کی مرضی سے کرو گے؟۔۔۔

وہ نادان ہے مگر تم نہیں ہو۔ماشاء اللہ سمجھدار ہو۔''

''میں آئندہ اس بات کا خیال رکھوں گا۔ سوری!۔۔۔''

وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے میں چلا گیا۔

''یہ لڑکی نہ جانے کب سدھرے گی؟''

صوفے پر بیٹھ کر عائشہ نے سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

☜☜

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

نگاہیں نہ پھیرو اس طرح

دھڑکن نہ رُک جائے کہیں

پتھر تو سینے میں نہیں

دل احساسات کا مارا نہیں

جذبات بھی دبتے ہیں

چاہت بھی چبھتی ہے

نہ جھکتی ہے، نہ اُٹھتی ہے آنکھ

نہ رُکتی ہے، نہ چڑھتی ہے سانس

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

غم ہی تو ہے دل کا ٹھکانہ

دل ہی تو ہے غم کا آشیانہ

پتھر کی مورت سے

محبت کا ارادہ نہیں

وفا کی تمنا نہیں

الفت کا تقاضا نہیں

دل کی ڈھڑکن جو نہ سمجھے

نظر کی گفتگو جو نہ سمجھے

جذبوں کا بیاں جو نہ سمجھے

اُس کی شکایت کا ارادہ نہیں

بات توڑی بھی نہیں، بنائی بھی نہیں

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تم میری بھی نہیں، پرائی بھی نہیں

ہر دل سے خطا ہو ہی جاتی ہے

تم مجھ کو نہ چاہو، کوئی بات نہیں

sahir_writes#

اس نے ایک نظر اپنی ڈائری پر لکھی ہوئی غزل پر ڈالی اور ڈائری رکھ کر وہ ٹیرس پر آکھڑی ہوئی مگر کچھ یاد آنے پر وہ رابی کے پاس آئی۔

"ماما آپ نے بلایا تھا۔"

عائشہ الماری میں گرم کپڑے رکھ رہی تھی۔

"ہاں بلایا تو تھا۔ موسمِ سرما شروع ہو چکا ہے۔ شاپنگ کرنے تم خود جاؤ گی یا میں خود ہی کر آؤں۔"

وہ ہنوز اپنے کام میں مصروف تھی۔

"میں آپ کیساتھ جاؤنگی۔ کب چلنا ہے؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کل عرشمان سے کہتی ہوں لے چلے۔ تمہارے بابا کو تو فرصت ہی نہیں ہے اور فہد بھائی بھی شاید اس ہفتے پاکستان آئیں۔ "

"اوہ واؤ۔ ان کے بچے بھی ساتھ آئیں گے۔ "

اس نے ویڈیو کال پر فہد اور اسکے بیوی بچوں سے بات کی تھی اب انکا آنے کا سن کر وہ خوش ہوئی تھی۔

"ہاں وہ بھی آئیں گے اتنے سالوں بعد تو آرہے ہیں۔اور جب تک پاکستان میں رہیں گے ہمارے گھر ہی انکا قیام ہوگا یہ جہانزیب کا فیصلہ ہے۔اور تم کمرے صاف کرنے میں میری مدد کرو گی۔"

عائشہ نے اسے انگلی اٹھا کر کہا۔

"کیا ہے ممی آپ تو میری ساس بن کر مجھ سے بات کرتی ہیں۔"

اس نے منہ بسورا۔

اسکی بات پر عائشہ مسکرائی

"میری جان میں چاہتی ہوں تم آہستہ آہستہ گھرداری میں دلچسپی لو۔ آخر بیٹیاں گھر رکھنے کی چیز تو نہیں ہوتی انہیں کبھی نہ کبھی بیاہنا ہوتا ہے۔"

عائشہ نے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔

"اور تمہارے ابھی سے ہی اتنے پرپوزل آئے ہیں کہ اب جہانزیب بھی اس سوچ میں۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ممی پلیز اس ٹاپک پر بات مت کریں۔" ایمان نے اسکی بات کاٹی۔

"ابھی مجھے پڑھنا ہے۔"

"تو ہم کونسا ابھی شادی کر رہے ہیں۔ پڑھائی مکمل کرلو۔"

عائشہ نے اسکا خراب موڈ دیکھ کر بات سمیٹی۔ اسکا لاسٹ سمسٹر چل رہا تھا اور عرشمان اب جہانزیب کا بزنس میں ہاتھ بٹاتا تھا یہ عرشمان کا ہی فیصلہ تھا کہ پہلے ایمان کا فرض ادا کرنا چاہیے۔

فہد اور عشاء کے گھر آجانے کے بعد کافی رونق ہوگئی تھی ایمان کی ارم (جو فہد کی بڑی بیٹی تھی) اور سعد (چھوٹے بیٹے) سے دوستی ہو گئی وہ کالج سے آکر انہی کیساتھ باتیں کرنے میں وقت گزارتی اور جب عرشمان آتا تب وہ چاروں لڈّو کھیلتے۔

ان کے آنے سے جہانزیب کے ذہن میں بہت سی یادیں تازہ ہوئی تھی مگر خدا نے اسے ایک اچھی شریکِ حیات عائشہ کی صورت میں عطا کی تھی وہ پہلی بار عائشہ پر آشکار ہوا تھا اس نے بہت سی باتیں عرفان اور ایمان کے بارے میں عائشہ سے کی تھی مگر وہ ایمان سے محبت کا راز اب بھی چھپا گیا تھا۔

ان کو پاکستان آئے ہفتہ ہو گیا تھا۔رات کو ٹی وی لاؤنج میں بیٹھے مرد حضرات اپنی باتوں۔میں مصروف تھے جو بزنس سے شروع ہو کر بزنس پر ختم ہوتی تھی جن میں عرشمان بھی شامل تھا اور عورتیں اپنی باتوں میں مصروف تھی جو فیشن کے نت نئے ڈیزائن پر تبصرے اور میک اپ پر منحصر تھی اور وہ تینوں کچن میں چائے بنا رہی تھی۔چائے بنانے کا کام تو ارم سر انجام دے رہی تھی اور سعد اور ایمان باتیں بھگار رہے تھے۔

"ایمان آپی آپکی اپنی گاڑی ہے تو کل شاپنگ پر یا کہیں باہر آؤٹنگ پر چلیں۔"

سعد نے کہا۔

"کالج سے بہت چھٹیاں ہو گئی ہیں میری ممی نے میری جان لے لینی ہے۔ "

ایمان نے ڈراؤنے انداز میں کہا۔

"ہاہاہا۔۔۔تو کوئی اس ویک اینڈ پر کوئی پلان بنا لیتے ہیں ہیں۔"

سعد بضد تھا۔

"اوکے اوکے میری ممی سے اجازت لو۔"

ایمان نے ساری بات عائشہ کے سر پر ڈال دی۔

"آنٹی سے اجازت لے لونگا میں۔"

وہ خوش ہو گیا تھا۔

"عرشمان بھائی بھی کو ساتھ لے چلیں گے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سعد نے ایمان کے دل کی بات کہہ دی۔

"میں جانے کو تیار کھڑی ہوں تم سب کی اجازت تو لو۔"

ایمان نے پلیٹ سے بسکٹ لے کر منہ میں رکھا۔

ارم نے چائے کے کپ ٹرے میں رکھے۔ایمان نے جلدی سے لوازمات کی ٹرے اٹھالی اور ہنس کر بولی۔

"ارم آپی اتنا کام تو میں کر سکتی ہوں۔" ارم اس سے دو تین ماہ بڑی تھی مگر وہ ایمان کی طرح شوخ اور چنچل نہیں تھی البتہ ایمان اور سعد کی گاڑھی چھنتی تھی۔

ارم نے سب کو چائے سرو کی اور خود اپنا کپ لے کر صوفے پر بیٹھ گئی۔

عرشمان کی نظریں بار بار اسکے سراپے میں الجھ رہی تھی۔ قمیص شلوار میں گلے میں دوپٹہ ڈالے چہرے پر سنجیدگی طاری کیے وہ خوبصورت لگ رہی تھی۔عائشہ کی شاطر نظر نے عرشمان کی چوری پکڑ لی تھی اور وہ سوچ چکی تھی کہ ارم ہی اس گھر کی بہو بنے گی۔

"آنٹی۔"

وہ اسوقت لاؤنج میں بیٹھی تھی جب سعد اسکے پاس آیا۔ عشاء اور فہد کسی جاننے والوں کے گھر گئے تھے۔

"جی بیٹا۔"

عائشہ اسکی طرف متوجہ ہوئی۔

"ایمان آپی سے کہیے نا آؤٹنگ پر چلتے ہیں ان کی اپنی گاڑی ہے۔" سعد نے مسکین سی شکل بنا کر کہا۔

"کہاں جانا ہے آپکو؟"

عائشہ نے پوچھا۔

"بس کہیں بھی لے چلیں۔کھلی فضا میں سانس تو لوں اتنے دن ہو گئے گھر میں قید ہوئے۔"

سعد نے منہ بسورا۔

جبکہ سیڑھیوں سے اترتی ارم نے اسے گھوری دی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"ہاہاہاہا۔ایمان کالج سے آئے تو اسے کہوں گی۔"

Support@classicurdumaterial.com

عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا.

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ارم سعد کے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"آپ عرشمان بھائی سی بھی کہیے گا وہ ہمیں مری کے مشہور جگھوں کی سیر کروائیں اور مری نتھیا گلی بھی لے کر چلیں۔"

ارم نے اسے زور سے چٹکی کاٹی مگر وہ اس نے اپنی بات مکمل کر کے چھوڑی۔

"ارے آپی چٹکیاں کیوں کاٹتی ہیں؟"

سعد نے ارم کو مخاطب کیا اور وہ عائشہ کے سامنے شرم سے پانی پانی ہو گئی۔

"منا لوں گی بھئی عرشمان کو۔ پہلی بار تو پاکستان آئے ہو ہر جگہ کی سیر کروائے گا۔"

عائشہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

لگلے چند دن ایمان نے ان کو ڈھیر ساری شاپنگ کروائی۔ جن جگھوں پر وہ پہلے جا چکی تھی وہاں سعد اور ارم کو بھی گھما لائی تھی۔ سعد بہت خوش ہوا تھا۔ایک ماہ پاکستان رہ کر وہ واپس جا چکے تھے اور ان سب کی پھر وہی پرانی روٹین شروع ہو گئی۔

وہ آنکھیں موندے بستر پر لیٹا تھا سر میں درد ہونے کیوجہ سے وہ آفس سے بھی جلدی لوٹ آیا تھا تبھی دروازے پر دستک ہوئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/

یس----

Support@classicurdumaterial.com

ایمان کو دیکھ کر وہ اٹھ بیٹھا۔

"بزی تو نہیں تھے آپ۔"

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے ہاتھ میں نوٹ بک اور پن اٹھائی تھی۔

"نہیں تم بتاؤ کس طرح آنا ہوا۔"

عرشمان نے مسکرا کر کہا۔

"میں یہاں بغیر کام کے بھی آنے کا حق رکھتی ہوں مگر ابھی یہ میتھ کے سوال سمجھ نہیں آرہے، آپ سمجھا دینگے دو دن بعد اسکا پیپر ہے۔"

اس نے عرشمان کو نوٹ بک پکڑائی اور خود بھی ٹانگ پہ ٹانگ چڑھا کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔

سب سوالات سمجھ کر وہ نوٹ بک لے کر جانے لگی تھی جب عرشمان نے اسے آواز دے کر روکا۔

وہ عرشمان کی طرف مڑی۔

"جی"

"ادھر آؤ میرے پاس۔"

عرشمان نے اسے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ سوالیہ نظروں سے اسے دیکھتی بیڈ پر آبیٹھی۔

"یہ بات مجھے زیب تو نہیں دیتی مگر اب میری ابی بڑی ہو گئی ہے۔ ماما جو کہا کریں ان کی بات مانا کرو اور ڈریسنگ ماما جیسی کیا کرو۔"

وہ بلیک جینز اور وائٹ جیکٹ میں ملبوس تھی اور شانوں پر جھولتا دوپٹہ جو شاید وہ عرشمان کے کمرے میں آنے سے پہلے اس نے شانوں پر رکھ لیا تھا۔ عرشمان کو اسکا یہ لباس قطعی پسند نہیں تھا

ایمان نے ایک نظر اپنے پوشاک پر نظر ڈالی اور شرمندگی سے عرشمان کو دیکھنے لگی۔

"سوری۔۔۔۔"

"سوری کہنے کی ضرورت نہیں ہے ابی۔ بھیا کی بات مانو گی نہ۔"

عرشمان نے اس کے سر پر ہاتھ رکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے زور و شور سے سر ہلایا۔

"اب جاؤ۔" عرشمان نے اسے اجازت دی وہ جلدی سے اٹھی اور اپنے کمرے میں آکر سانس بحال کرنے لگی۔

کچھ ہی دیر بعد وہ ریڈ شلوار اور یلو قمیص جس پر ریڈ موتیوں کی کڑھائی کا کام کیا ہوا تھا پہنے عرشمان کے کمرے میں کھڑی تھی سرخ دوپٹہ اب بھی شانوں پر ہی جھول رہا تھا۔

"اب کیسی لگ رہی ہوں"

"ماشاءاللہ بہت پیاری بلکل گڑیا جیسی۔" عرشمان نے نرمی اور پیار سے کہا وہ ہنستی ہوئی واپس باہر نکل گئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے چند دن اسکے ایگزام میں گزرے تھے جس دن اس کا لاسٹ پیپر تھا اسی دن عرشمان فہد کے گھر بیرونِ ملک چلا گیا تھا۔

گزشتہ دنوں کی نیند پوری کر کے وہ چائے کے دو کپ لے کر کریم یزدانی کے کمرے میں آگئی۔

"یہ لیں داداجان گرما گرم چائے۔"

وہ سائیڈ ٹیبل پر چائے رکھتے ہوئے بولی۔

"اوہ میرے بچے نے آج اتنی بڑی کرم نوازی کی ہے ہم پر۔"

کریم یزدانی نے ہنستے ہوئے کہا۔

"داداجان ایسا تو نہ کہیں۔"

وہ بیڈ کے کنارے بیٹھ گئی۔بلیک قمیص شلوار میں ملبوس وہ بہت ہشاش بشاش اور نکھری لگ رہی تھی۔

"کیسے ہوئے امتحان؟"

کریم یزدانی نے چائے کا کپ ہاتھ میں لیتے ہوئے پوچھا۔

"بہت زبردست دادا جان۔ مجھے امید ہے اچھے نمبروں کے ساتھ پاس ہو جاؤں گی۔"

اس نے فخر اور امید سے کہا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"ایمان تم یہاں ہو؟"

Support@classicurdumaterial.com

تبھی عائشہ بھی اسے ڈھونڈتے یہاں آگئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"جی ماما کیا ہوا؟"

ایمان نے چائے پیتے ہوئے کہا۔

"ویسے ضروری بات کرنی تھی تم دادا جان کے ساتھ وقت گزارو۔" وہ مسکراتے ہوئے باہر چلی گئی۔

"تم بیٹا ماں کی بات سن آؤ۔"

کریم یزدانی نے چائے پی کر اسے کپ تھمایا وہ کپ کچن میں رکھ کر عائشہ کے کمرے میں آگئی۔

"جی ماما۔" وہ صوفے پر بیٹھ کر رسالہ اٹھا کر ورق گردانی کرنے لگی جو کچھ دیر پہلے عائشہ پڑھ رہی تھی۔

"اب تو تمہارے ایگزام ہو چکے ہیں تو میں اور تمہارے بابا جان نے فیصلہ کیا ہے اب تمہارے فرض سے سبکدوش ہو جائیں۔"

عائشہ نے بات کا آغاز کیا ایمان خاموشی اور غور سے اسکی بات سن رہی تھی۔

"عرشمان کے دوست کا بھی پرپوزل آیا ہے ۔ عرشمان اسے اچھی طرح جانتا ہے اور تمہارے بابا نے بھی چھان بین کروائی ہے اور نمرہ کے سسرال سے بھی اسکے نند کے بیٹے کا پرپوزل ہے،مگر میرا جی وہاں نہیں چاہتا۔ عائشہ روانی میں بات کہہ رہی تھی جبکہ ایمان آنکھیں پھاڑے عائشہ کو دیکھ رہی تھی وہ تو کب سے اپنے لیے عرشمان بِن عرفان کا نام سننے کے لیے منتظر تھی۔

"اب اگر تمہاری کوئی اپنی پسند ہے تو ہماری پہلی ترجیح تمہاری پسند ہی ہوگی۔"عائشہ نے کچھ توقف کے بعد کہا۔

"آپ ان پرپوزل کو انکار کر دیں۔"

ایمان نے سنجیدگی سے کہا۔

''مگر فرحان بھی تو اچھا لڑکا ہے اور گھر کے سبھی افراد راضی ہیں۔ تمہیں کیا مسئلہ ہے ؟ انکار کی وجہ کیا ہے ؟ کیا تم کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو؟''

عائشہ نے تحمل سے پوچھا۔

''جی''

ایمان نے سر جھکا لیا۔

''کون ہے وہ ؟''

عائشہ اسکے پاس کھڑی تھی۔

''عرشمان ۔''

اس کے دل کی بات زبان پر آ ہی گئی تھی۔

''کون عرشمان ؟''

اسے عرشمان کے ہم نام ہونے کا خدشہ تھا مگر ایمان کی اگلا جواب سن کر حیرت سے اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی۔

''عرشمان بِن عرفان کو پسند کرتی ہوں.اور اسی سے شادی کی خواہش۔۔۔۔''

''آگے ایک لفظ مت کہنا۔ پاگل ہو گئی ہو تم دماغ جگہ پر ہے یا نہیں۔ بھائی ہے وہ تمہارا۔''

عائشہ غصے سے آگ بگولہ ہو گئی۔

''بھائی نہیں کزن ہیں وہ میرے اور کزن سے نکاح۔۔۔۔''

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عائشہ کا اٹھتا ہاتھ اسکی بولتی بند کر گیا۔

"آج یہ بات زبان سے نکال دی ہے آئندہ یہ بات سوچنا بھی مت۔ ایسا ممکن نہیں ہے سمجھی تم۔"

عائشہ نے اسے وارن کرتے ہوئے کہا۔

وہ گالوں پر ہاتھ رکھے عائشہ کو حیرت سے دیکھ رہی تھی۔

"ایسا ممکن ہوگا میں ممکن بنا دونگی وہ میرا بھائی نہیں کزن ہے اور کزن سے نکاح جائز ہے۔"

وہ اونچی آواز میں چیخی تھی۔

شام تک جہانزیب آیا عائشہ نے ساری بات اسکے گوش گزار کردی۔ ایمان اپنی بات پر قائم تھی اور اسکا ایک ہی فیصلہ تھا وہ عرشمان سے ہی شادی کرے گی۔وہ تینوں لاؤنج میں بیٹھے سوچوں میں گم تھے۔

"یہ آپ سب کا پیار ہے جو وہ اتنا ہٹ دھرمی کرتی ہے، باربار کہتی تھی اتنا پیار مت کریں یہ پیار اسے بگاڑ دے گا۔ مگر نہیں ہر بار مجھے ہی جھڑک سننے کو ملی۔"

عائشہ نے برہم لہجے میں کہا۔

"خاموش ہو جاؤ عائشہ۔"

جہانزیب کا دماغ درد سے پھٹا جا رہا تھا عائشہ کی بات سن کر اسے غصہ آگیا۔

"بیٹا آرام سے، بچی ہے غلطی سے کہہ دیا ہوگا پیار سے سمجھاؤ تو شاید سمجھ جائے وہ تو شکر ہے عرشمان نہیں ہے۔"

کریم یزدانی نے جہانزیب سے مخاطب ہوکر کہا۔

گھر کا ماحول خراب ہو گیا تھا سبھی لوگ پریشان تھے اور ایمان کمرے میں پڑی سوگ منا رہی تھی۔

"دیکھو ایمان اب بھی تمہارے پاس وقت ہے تم کہہ دو یہ سب جھوٹ ہے، مذاق ہے ، کل تک عرشمان بھی آجائے گا اور اگر اس تک یہ بات چلی گئ تو وہ برداشت نہیں کرے گا۔ وہ تم پر جان چھڑکتا ہے اپنی۔"

عائشہ رونے لگی تھی مگر ایمان وہ پتھر ہو چکی تھی۔

"یہ جھوٹ نہیں ہے ممی۔ میں اسے اتنے برس سے چاہتی ہوں اسکے خواب آنکھوں میں سجائے ہیں اور اب پل میں دستبردار ہو جاؤں ایسا میں سوچ بھی نہیں سکتی۔"

تبھی دروازہ کھول کر جہانزیب اندر آیا۔

"یہ صلہ دے رہی ہو ہمارے لاڈ پیار کا۔"

غصے سے اس کے اعصاب تنے ہوئے تھے۔

"بابا پسند ہی تو بتائی ہے اپنی اور کیا کیا ہے؟"

وہ بغیر کسی خوف کے بولی۔

"شٹ اپ ایمان۔مجھے غصہ مت دلاؤ۔کیوں میرا سر جھکانے پر تُلی ہو کیا سوچے گا عرشمان کیا جواب دونگا میں اسے۔"

زیب چند دنوں میں ہی کمزور لگنے لگا تھا۔یہ اولاد بھی انسان کو کن کن مشکلات میں لا کھڑا کرتی ہے تبھی تو قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے اولاد اور دولت کو انسان کی سب سے بڑی آزمائش قرار دیا ہے۔

وہ تاسف سے اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھتا باہر نکل گیا۔

"ہمارے سامنے جو بکواس کی ہے نا وہ عرشمان کے سامنے مت کرنا ورنہ زندہ درگو کر دونگی تمہیں۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

عائشہ غصے سے وارن کرتی باہر نکل گئی۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ بیڈ پر سر تھام کر بیٹھ گئی۔

"کیا گناہ کر دیا میں نے کہ سب مجھ سے نفرت کرنے لگے ہیں پسند ہی تو کیا انہیں۔"

وہ بازو میں منہ چھپا کر سسکنے لگی۔

گم سُم سی رہتی ہوں اب شرارتیں نہیں کرتی

تیرے عشق نے مجھے تہذیب سِکھا دی

عرشمان ویلنگٹن سے گھر آیا تو عجیب سی گھر میں ویرانی چھائی تھی بظاہر تو سبھی نے مسکرا کر اسے ویلکم کیا مگر وہ ان کے چہرے پر پریشانی دیکھ چکا تھا۔

"یہ خاموشی کیوں ہے گھر میں، کوئی پریشانی ہے کیا؟"

وہ عائشہ اور کریم یزدانی لاؤنج میں بیٹھے تھے جہانزیب کی ہمت نہیں تھی وہ عرشمان کا سامنا کرے۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"نہیں تو۔"

عائشہ نے بمشکل مسکرا کر کہا۔

"ابی کدھر ہے؟" عرشمان نے اسے نہ پا کر کہا۔

"ہو گی اپنے کمرے میں ، میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو لاتی ہوں۔"

نہ چاہتے ہوئے بھی اس کے لہجے میں کڑواہٹ گُھل گئی تھی وہ اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

"میں ابی سے مل آؤں۔"

وہ کریم یزدابی سے کہتا اٹھ کر ابی کے روم میں چلا گیا۔

عرشمان کو دیکھ کر وہ جھٹکے سے اٹھی اور اس کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔

"کیا ہو گیا ابی میری جان، لگتا ہے بہت مِس کیا ہے بھیا کو۔" وہ اسکا سر تھپکتا پیار سے بولا۔

"آئی لو یو" وہ بھیگے لہجے میں بولی۔

"آئی لو یو ٹو۔ اتنے آنسو ضائع کر دیے تم نے۔"

وہ اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

"کیا ہوا ابی یہ تمہارا چہرہ کیوں سوجا ہوا ہے؟"

عرشمان پریشان ہوا۔

"ماما نے مارا ہے۔"

وہ سسکتے ہوئے بولی۔

"کیوں مارا ہے ماما نے؟"

اسے حیرت ہوئی عائشہ تو کبھی ہاتھ نہیں اٹھاتی تھی مگر اسکی غیر موجودگی میں آخر ایسا کیا ہوگیا جو گھر کا ماحول بھی سوگوار ہے۔

"بتاؤں گی لیکن پہلے آپ وعدہ کریں جو کہوں گی وہ مانیں گے؟"

"کیسی بات؟۔۔۔"

وہ چونکا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"پہلے وعدہ کریں۔"

اس کی آنکھوں کے کنارے اب بھی بھیگے ہوئے تھے۔

"اچھا وعدہ کرتا ہوں ، اب بتاؤ کیا بات ہے۔کیوں مارا ہے ماما نے ؟"

عرشمان جھنجلا گیا۔

"میں آپ سے شادی کرنا چاہتی ہوں۔آپ میرے بھائی نہی۔۔۔۔۔۔"

ایمان کی بات سے اسے ایسا لگا جیسے اسکے کانوں میں کسی نے پگھلا ہوا سیسہ انڈیل دیا ہو وہ جھٹکے سے پیچھے ہٹا۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو۔تم میری بہن ہو آئندہ ایسے اول فول منہ سے نہ بکنا۔"

عرشمان نے اس کی بات کاٹ کر لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں کہا۔یہ سچ ہے کہ وہ ساری حقیقت سے واقف تھا وہ جانتا تھا جہانزیب اسکے تایا ابو ہیں مگر اس نے ایمان کو بہنوں جیسی محبت اور پیار دیا تھا اور اب اسکے منہ سے ایسے الفاظ سن کر وہ حیرت سے گنگ رہ گیا تھا

"کیا یہ میرے پیار کو غلط رنگ دیتی رہی ہے۔"

یہ سوچ کر ہی اسکا دماغ پھٹا جا رہا تھا۔

"آپ کزن ہیں میرے اور کزن سے نکاح جائز۔۔۔۔"

"عرشمان تم جاؤ نیچے۔۔۔۔۔"

عائشہ کی آواز پر ایمان کی چلتی زبان کو بریک لگی وہ بغیر کچھ کہے دروازے سے باہر نکل کر سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔

"میں نے تمہیں منع کیا تھا نا ایمان کہ اسکے سامنے یہ بے ہودہ بکواس مت کرنا پھر بھی تم نے فوراً زبان کھولی۔"

عائشہ کے خطرناک تیور دیکھ کر بھی وہ اپنی جگہ کھڑی رہی نہ جانے کیسے اس لڑکی میں اتنی ہمت مجتمع ہو گئی تھی۔

"کونسی بے ہودہ بکواس ہے۔ہر لڑکی کو اپنی پسند بتانے کا حق ہے اور اسلام میں بھی اسکی اجازت۔۔۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

"وہ بھائی ہے تمہارا۔"

عائشہ نے دانت پیس کر کہا۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میرے کہنے یا آپ کے کہنے سے عرشمان میرا بھائی نہیں بن جائے گا دنیا والوں کی نظر میں کل بھی وہ میرے چچا کا بیٹا تھا اور آج بھی۔"

باہر کھڑے عرشمان نے دہل کر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا جبکہ عائشہ نے اس پر تھپڑوں کی برسات شروع کر دی تھی۔

عرشمان سے صبر نہ ہوا اس نے کمرے میں داخل ہو کر ایمان کو عائشہ سے چھڑوایا

"یہ کیا کر رہی ہیں ممی؟ چھوڑیں اسے۔"

''ہمیں ذلیل کرنے میں اس نے کوئی کسر نہیں چھوڑی کیا کمی رہ گئی تھی میری تربیت میں۔''

عرشمان روتی ہوئی عائشہ کو تسلیاں دے کر باہر نکل گیا اور وہ ٹھنڈے فرش پر ڈھے گئی۔

ایمان کافی دنوں سے بخار میں مبتلا تھی مگر کسی نے پوچھا تک نہیں تھا جو اسکی ذرا سی تکلیف پر تڑپ اٹھتے تھے اب وہ بخار میں پھنک رہی تھی مگر کوئی سامنے بھی نہیں آیا تھا۔

عائشہ اس پتھر کی دیوار سے ٹکریں مار مار کر لہولہان ہو چکی تھی مگر اسکی ایک ہی رٹ تھی۔

''عرشمان اسکا بھائی نہیں کزن ہے اور وہ اسے پسند کرتی ہے اسی سے ہی شادی بھی کرے گی۔''

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سارا گھر ہی پریشان تھا اب فیصلہ عرشمان نے کرنا تھا اور وہ فیصلہ کر چکا تھا۔

''میں ایمان سے نکاح کے لیے تیار ہوں۔''

وہ سب لان میں بیٹھے تھے جب عرشمان نے کہا۔

''میں تو اسکا کزن ہوں اس نے کبھی مجھے بھائی سمجھا ہی نہیں نہ کل، نہ آج۔''

وہ سر جھکائے بولا۔

عائشہ اور جہانزیب اسکے انداز پر تڑپ اٹھے جبکہ کریم یزدانی نے اسکی بات کی تائید کی۔

جہانزیب عرشمان کے سامنے سر اٹھانے کے قابل نہیں تھا ایمان نے باپ کا سر شرم سے جھکا دیا تھا۔جبکہ عائشہ اسکے پاس بیٹھی آنسو بہانے میں مصروف تھی۔ انکی خوشیوں کو نہ جانے کس کی
نظر لگ گئی تھی۔

"بابا جان پلیز آپ کیوں شرمندہ ہو رہے ہیں؟"

عرشمان اٹھ کر اسکے پاس آکر بیٹھا

"میں نے ہمیشہ آپکو اور ماما کو "ماں باپ"کہا نہیں سمجھا بھی ہے اور آپ کی عزت میرے لیے بہت مقدم ہے آپکو ایسے سر نیچا کرنے کی ضرورت نہیں ہے آپکا سر ہمیشہ بلند رہے گا۔"

اس نے زیب کے کندھے پر ہاتھ رکھا جہانزیب نے اسے گلے لگا لیا۔

"مجھے فخر ہے تم پر۔"

زیب نے اسے ماتھے پر بوسہ دیا۔

لگلے چند ہفتوں میں ایمان اور عرشمان کا سادگی سے نکاح ہو گیا اور وہ ایمان جہانزیب سے ایمان عرشمان بن گئی۔رخصتی کے بعد اسے عرشمان کے کمرے میں بٹھا دیا گیا سبھی گھر کے افراد اس سے ناراض تھے مگر مہمانوں کے سامنے کسی نے بھی ظاہر نہیں کیا۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھولوں کی سیج پر وہ بیٹھی بار بار مسکرا رہی تھی اسے یہ احساس ہی سرشار کر رہا تھا کہ اب عرشمان صرف اسکا ہے صرف اسکا۔ مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی وہ سب کھو چکی ہے عرشمان کو بھی اور ماں باپ کو بھی۔

اپنے کمرے سے ملحقہ ٹیرس پر کھڑا وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا کتنے برس بعد اس نے عائشہ سے کیا وعدہ توڑ دیا تھا۔

وہ کمرے میں آیا تو عائشہ بھی بیڈ پر اداس سی بیٹھی تھی زیب کو اندر آتے دیکھ کر اس نے جلدی سے آنسو صاف کیے۔

''مدتوں کیا وہ وعدہ آج آپ نے توڑ دیا۔''

عائشہ نے اسکے ہاتھ میں سلگتا سگریٹ دیکھ کر کہا۔

''میں خود بھی ٹوٹ چکا ہوں عائشہ۔''

وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولا۔ عائشہ اسکے پاس آئی۔

''جب عرفان کی موت ہوئی تھی تو عرشمان کو میں نے سنبھالا تھا تب خود سے ایک عہد کیا تھا کہ عرشمان کو کبھی بھی کوئی دکھ نہیں دوں گا وہ عرفان اور ایمان کی نشانی ہے مگر آج عرشمان کے اترے ہوئے اداس چہرے کو دیکھ کر مجھے ایسا لگ رہا ہے جیسے کسی نے میرا دل آری سے کاٹ کر لہولہان کر دیا ہے۔''

وہ روتے ہوئے سب عائشہ کے گوش گزار کر رہا تھا۔

"میری بیٹی نے آج میرا خود سے کیا عہد بھی توڑ دیا ذعر اور ایمان کی خوشیوں کا قاتل میں خود کو سمجھتا تھا جب بھی ان کو ہنستے مسکراتے دیکھتے میرے دل سے "آہ" نکلتی کیونکہ کہ ایمان میری بھی محبت تھی۔ میں نے زبان سے ہمیشہ انکی خوشیوں کی دعا مانگی ان کی زندگیوں سے دور میں بیرون ملک لندن کا باسی بنا رہا مگر میرے دل کی آہ لگ گئی انکو، انکا ہنستا ہوا گھر اجڑ گیا، دونوں روڈ ایکسیڈنٹ میں مر گئے۔ میرا ضمیر مجھے ہر وقت ملامت کرتا تھا مگر عرفان کی نشانی عرشمان کو خوش دیکھ کر میرے دل کا بوجھ ہلکا ہو جاتا تھا مگر آج یہ دل اسکو اداس دیکھ کر غم سے پھٹنے کو بے تاب ہے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج دل میں لگی گرہ آہستہ آہستہ کھل رہی تھی۔ عائشہ خاموشی سے اس شخص کا ماضی سن رہی تھی جو اسکا شوہر تھا عائشہ کی آنکھیں بھی اسکے رونے سے بھیگ گئی۔

"آپ کیوں خود کو ملامت کرتے ہیں زیب۔ ان کی زندگی تو اتنی ہی تھی وہ اپنی عمر اتنی لکھوا کر دنیا میں آئے تھے اس سب میں آپ کا کیا قصور؟ اور آپ تو ان کے راستے سے ہٹ گئے تھے"۔

عائشہ نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"خود کو سنبھالیں زیب سب بہتر ہو جائے گا میں آپ کے ساتھ ہوں۔"

عائشہ اسکو تسلیاں دے رہی تھی اسکا اپنا دل بھی تو ایمان نے بہت دکھایا تھا مگر جہانزیب کے غم کے آگے اسکا غم کچھ نہیں تھا۔جہانزیب نے آہستگی سے اسکے شانے کے ساتھ سر ٹکایا بے شک عائشہ اسکے لیے بہت اچھی بیوی ثابت ہوئی تھی۔

رات آدھی سے زیادہ بیت چکی تھی مگر عرشمان ابھی تک اپنے کمرے میں نہیں آیا تھا۔ایمان اسکا انتظار کرتے کرتے تھک کر سو گئی تھی جب وہ اپنے بیڈ روم میں آیا تو دور کہیں مؤذن صبح کی اذان

دے رہا تھا۔ بیڈ پر سوتی ایمان پر ایک نظر ڈال کر وہ واش روم میں چلا گیا واپس آیا تو نائٹ ڈریس میں ملبوس تھا۔صوفے پر لیٹ کر اس نے آنکھیں موند لی۔

''بہت دل دکھا دیا تم نے ابی، بہت عزیز تھی تم مجھے اگر اسکے بدلے میری جان مانگ لیتی تو وہ بھی خوشی خوشی میں تم پر وار دیتا مگر تم نے تو میری جان کو ہی بے جان کر دیا۔ سب سکون غارت کر دیا میرا۔میری محبتوں کو غلط رنگ دیتی رہی۔میں چاہ کر بھی تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گا''

دو آنسو آنکھوں سے نکل کر اسکے چہرے پر بکھر گئے۔نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی بس تلخ سوچیں تھی کو اسکا اندر باہر لہولہان کر رہی تھی۔

وہ صوفے سے اٹھا اور دوسرے روم میں چلا گیا۔

صبح اسکی آنکھ بازو میں ہونے والی چبھن سے کھلی اس نے اٹھ کر بستر دیکھا جہاں اسکی کانچ کی ٹوٹی ہوئی چوڑی پڑی تھی۔ اسکی بازو پر معمولی سی خراش پڑ گئی تھی۔

وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے آئی۔

"تو کیا عرشمان کمرے میں آیا ہی نہیں۔"

اس نے آئینے میں اپنے سراپے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔

"جس کے لیے اتنا سج دھج کے بیٹھی اس نے ایک نظر بھی مجھ پر ڈالنا گوارا نہیں کی"

اس نے زیور بے دردی سے اتار کر دراز میں پٹخا۔

چوڑیاں اتار کم رہی تھی اور توڑ زیادہ رہی تھی۔آنسو چہرے پر بہتے چلے جا رہے تھے۔

"اب مجھے پتہ چلا کہ محبت کیا ہوتی ہے؟"

اس نے بالوں کو کیچر سے آزاد کیا اور سادہ سا لان کا سوٹ لے کر واش روم میں گھس گئی۔

شاور لینے سے جسم کے ساتھ ساتھ دماغ بھی تھوڑا پرسکون ہو گیا تھا۔

وہ بال سنوار کر باہر جانے لگی تھی جب عرشمان اندر آیا۔

اس پر ایک ترچھی نظر ڈال کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا۔

"آپ کہاں تھے؟"

ایمان نے اسکے پاس آکر سوال کیا۔

"کیوں؟"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عرشمان کی نظریں فرش پر تھی۔

میں آپکا انتظار کرتی رہی۔

ایمان نے اسے جتایا۔

"شادی کر تو لی ہے عرشمان بنِ عرفان سے جو تمہاری خواہش تھی۔"

عرشمان کے لفظوں میں گہرا طنز تھا۔

"ایک بات کان کھول کر سن لو تم، یہ جو کاغذی رشتہ قائم کیا ہے اسے غنیمت سمجھو۔ میری زندگی میں تم زبردستی گھسی ہو اور میرے لیے تمہاری اہمیت اتنی ہی ہے جتنے گھر کے بوسیدہ سامان کی ہوتی ہے جسے ہر کوئی دیکھتا تو ہے مگر استعمال کرنا گوارا نہیں کرتا بلکہ ٹھوکر مار کر گزر جاتا ہے اس لیے میری زندگی کے معاملات سے ایک قدم دور رہنا۔"

عرشمان تلخ لہجے میں کہتا باہر نکل گیا اور وہ بت بنی کھڑی اسکے لفظوں پر غور کر رہی تھی۔

"اتنی تذلیل۔" آنکھیں آنسو سے لبالب بھر گئی تھی۔

وہ اب کچھ نہیں کر سکتی تھی یہ کانٹوں سے بھرے راستے کا اس نے خود انتخاب کیا تھا اور اب اس راستے کو اس نے خود اکیلے پاٹنا تھا۔اکثر لوگ کہتے ہیں کہ جو انسان جتنا ماں باپ کا لاڈلا ہوتا ہے اسے اتنی ہی تکالیف اور دکھ ملتے ہیں سہی کہتے ہیں وہ۔اور ایمان بھی ان لوگوں میں سے ایک تھی۔

ناشتے کی ٹیبل پر وہ آئی تو جہانزیب اور عائشہ اٹھ کر روم میں چلے گئے کریم یزدانی بھی اس سے سنجیدگی سے ایک دو باتیں کر کے وہاں سے اٹھ گئے۔ناشتے کی ٹیبل پر صرف وہ چہرے پر سوگواری طاری کیے بیٹھی تھی کون کہتا تھا کہ

"وہ پہلے دن کی دلہن ہے۔"

"آخر ایسا کونسا گناہ کر دیا میں نے۔اک پسند کی شادی ہی تو کی ہے۔"

وہ بھی سب اسی طرح چھوڑ کر کمرے میں آگئی ۔ اسے اب یہ بے رُخیاں جھیلنی تھی سب کی ناراضگی دور کرنی تھی جو مشکل تو تھا مگر ناممکن نہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

میرے دل کی ہے یہ آرزو

مجھے تو ہی بس ملا کرے

یونہی چاہے مجھ کو تو عمر بھر

نہ شکایت نہ گلہ کرے

میری چاہتیں میری خواہشیں

میری زندگی ہے تیرے لیے

میری رب سے یہی دعا ہے بس
تجھ کو نہ مجھ سے جدا کرے

میرے خواب میرے رت جگے
میری نیند بھی ہے تیرے لیے

میری زندگی جو بچی ہے اب
تیری نام اس کو خدا کرے

مجھے زندگی سے گلہ نہیں
مجھے تجھ سے بھی یہی آس ہے

میں بھی چاہوں تجھ کو سدا یونہی
اگر تو بھی مجھ سے وفا کرے

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

کمرے میں اکیلی بیٹھی وہ عرشمان کی گزشتہ باتوں کو یاد کر کے آنسو بہا رہی تھی۔ اسے عرشمان سے یہ امید نہیں تھی کہ وہ اس سے یہ سلوک کرے گا، اس طرح اسکو دھتکار دے گا...

اس نے کمرے سے باہر نکلنا چھوڑ دیا تھا اسے کوئی خبر نہیں تھی کون کیا کر رہا ہے؟ وہ بس اپنی ذات میں گم ہو گئی تھی۔ سب کے تلخ رویے کو سوچ کر اس نے کرب سے آنکھیں بند کی۔

"بابا جان میں چاہتا ہوں کہ مری کے اپارٹمنٹ میں شفٹ ہو جاؤں ویسے بھی بزنس کے سلسلے میں بار بار وہاں جانا پڑتا ہے تو۔"

اس وقت لاؤنج میں صرف جہانزیب اور عرشمان بیٹھے تھے۔

"ہاں میں تم سے یہ بات کہنے والا تھا کہیں گھوم پھر آؤ۔رشتہ دار تم دونوں کو کھانے پر بلا رہے ہیں اور میں سمجھ سکتا ہوں تم ان حالات میں لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتے تو ہنی مون کے بہانے دعوتوں پر جانے سے بچ جاؤ گے۔"

زیب نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔

"مگر بابا میں اکیلے جانا چاہتا تھا۔"

عرشمان منمنایا۔

"جو تم مناسب سمجھو بیٹا مگر اسے بھی ساتھ لے جاتے تو بہتر تھا۔"

زیب نے دھیمے لہجے میں کہا

عرشمان نے سر کو ہلکی سی ہاں میں جنبش دی۔

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی جب ایک جھٹکے سے دروازہ کھلا اور عرشمان اندر داخل ہوا۔وہ آج کافی دنوں بعد اپنے کمرے میں آیا تھا ایمان کو خوشگوار حیرت ہوئی مگر اسکے تنے ہوئے اعصاب دیکھ کر وہ سہم بھی گئی تھی۔

"پیکنگ کر لو کل ہمیں مری جانا ہے۔"

عرشمان نے سخت لہجے میں کہا۔

"مگر ک کیوں؟"

اسکی زبان لڑکھڑائی۔

"ہنی مون کے لیے، عرشمان یزدانی سے شادی کا شوق پورا کر لیا آپ نے اب ہنی مون کا شوق میں پورا کر دیتا ہوں۔"

عرشمان نے اسکا تمسخر اڑاتے ہوئے کہا وہ اسے نظر اٹھا کر دیکھ بھی نہ سکی۔

"اور سنو۔ مجھ سے سوال مت کیا کرو جو کہتا ہوں اس پر عمل کیا کرو۔"

عرشمان اپنی بات کہہ کر جھٹکے سے دروازہ بند کر کے باہر چلا گیا اس نے لمبی سانسیں لینی شروع کر دی۔

"اس شخص کی نرمی تو کہیں اڑن چھو ہو گئی ہے اب تو غصہ ناک پہ دھرا ہوتا ہے، یہی محبت تھی ان سب کی۔ایک غلطی کی اور محبت جھاگ کی طرح بیٹھ گئی۔۔۔۔

ایسا تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا"

اس نے ماتھے پر امڈنے والا پسینہ صاف کیا اور اپنے کپڑے الماری سے نکال کر بیگ میں رکھنے لگی۔

مری جانے سے پہلے اسنے عائشہ اور جہانزیب سے ملنے کی کوشش کی تھی مگر وہ اس سے ملنا تو دور شکل دیکھنا بھی گوارا نہیں کرتے تھے۔

کریم یزدانی سے مل کر وہ پھوٹ پھوٹ کر روئی تھی۔

"بیٹا ان کا ناراض ہونے کا حق ہے انکی بہت سی امیدیں وابستہ تھی تم سے مگر تم نے ان کے اعتبارکو ٹھیس پہنچائی ہے۔میں دعا کروں گا اور سمجھاؤں گا بھی کہ وہ تمہیں معاف کر دیں۔"

کریم یزدانی نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرتے ہوئے تسلی دی تھی۔

اس نے روتے ہوئے کریم یزدانی کو الوداع کہا اور عرشمان کیساتھ مری کی طرف روانہ ہو گئی۔

ایمان کو اپارٹمنٹ میں چھوڑ کر عرشمان کہیں غائب ہی ہو گیا تھا۔

مری میں موسم کافی سرد تھا۔ وہ کچھ دیر آرام کرنے کے بعد شال لپیٹ کر بالکنی میں آ کھڑی ہوئی۔

بھوک بھی محسوس ہو رہی تھی مگر عرشمان اسے یہاں چھوڑ کر بھول ہی گیا تھا۔

شام کے سائے پھیل رہے تھے۔ پرندے چہچہاتے ہوئے اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ ہلکی ہلکی ہوا چل رہی تھی۔

"یہ عرشمان کدھر رہ گئے ہیں؟"

اسے پریشانی ہوئی تھی۔ اس نے سیل پر اسکا نمبر ڈائل کیا مگر عرشمان کا نمبر آف جا رہا تھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"اللہ خیر کرے۔"

Support@classicurdumaterial.com

وہ بار بار اسکا نمبر ٹرائی کر رہی تھی آخر وہ شال کو اپنے گرد درست کر کے باہر نکلی۔

https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

"کہاں جاؤں یہاں کے راستوں کا بھی مجھے نہیں پتہ"۔

وہ گیٹ کے باہر ٹھنڈے فرش پر بیٹھ کر رونے لگی

کافی دیر بعد اسے عرشمان کی گاڑی کا سائرن سنائی دیا۔

وہ جلدی سے اٹھ کر عرشمان کی طرف آئی۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ اتنی پریشان ہو گئی تھی میں۔" وہ روتے ہوئے اس سے لپٹ گئی۔

رو رو کر چہرہ سرخ ہو گیا تھا وہ اسے تھام کر اندر لے آیا اسے اپنی غلطی پر ندامت ہوئی اسے اسطرح ایمان کو انجان جگہ چھوڑ کر باہر نہیں جانا چاہیے تھا۔

''مجھے اکیلا کیوں چھوڑ گئے تھے آپ؟''

وہ آنسو صاف کرتے ہوئے بولی۔

''کھانا لینے گیا تھا خودکشی کرنے نہیں گیا تھا۔'' وہ واپس اپنی جُون میں لوٹ آیا تھا۔

''کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ، اللہ نہ کرے کبھی آپ-----''

''بس بس کھانا نکال کر کھاؤ اور سو جاؤ۔''

عرشمان نے درشتی سے اسکی بات کاٹی۔

وہ کھانے کو ایک نظر دیکھ کر بیڈ پر کمبل بچھا کر لیٹ گئی۔ بھوک تو بہت محسوس ہو رہی تھی مگر دل بھر گیا تھا اسکا۔وہ کافی دیر کمبل میں منہ چھپا کر روتی رہی۔

عرشمان نے کھانا گرم کر کے کھایا اور ٹیرس پر آگیا۔ وہ بزنس کے سلسلے میں جب بھی مری آتا تھا اسی اپارٹمنٹ میں ٹھہرتا تھا۔

اس نے دونوں بازو سینے پر باندھے۔سردی سے اسکا جسم کپکپا رہا تھا مگر اسکے دل کا موسم تو باہر کے موسم سے زیادہ سرد تھا۔ وہ چاہ کر بھی ایمان سے نرم رویہ نہیں رکھ پا رہا تھا---

ایمل کے آنسو اسکے دل کو تڑپا رہے تھے پگھلا رہے تھے۔مگر ماضی کا نقشہ سامنے آتے ہی اسکا لہجہ چٹان سے بھی سخت ہو جاتا۔لفظوں میں درشتی آجاتی۔خود بخود ہی دل کا شکوہ زبان پر آجاتا مگر زہر سے بھرا ہوا۔جو ایمان کے دل کو لہولہان کر دیتا۔

وہ صبح ایمان کے اٹھنے سے پہلے ہی گھر سے چلا گیا تھا۔وہ نیم گرم پانی سے شاور لے کر کچن میں آئی جہاں صرف چائے کا سامان پڑا تھا۔

"کتنے بے حس ہیں میں کیا کھاؤں؟ کل سے کچھ نہیں کھایا۔"

وہ روہانسی ہوگئی۔

رات کا ادھ کھلا کھانا سلیب پر پڑا تھا جس پر مکھیاں بھنبھنا رہی تھی۔اس نے وہ ڈسٹ بن میں ڈالا اور اپنی لیے چائے بنا کر کمرے میں آگئی۔

چائے پی کر اس نے کمرے کی حالت سیٹ کی اور بور ہونے سے بچنے کے لیے کچن اور بیٹھک کی بھی صفائی کر دی۔

"یہ کیسا ہنی مون ہے؟"

اس نے جمائی لیتے ہوئے سوچا۔

عرشمان رات کو گھر آیا تو وہ اسی کا انتظار کر رہی تھی

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کھانا کچن میں پڑا ہے کھا لینا". وہ اپنے حصے کا کھانا کھا چکا تھا۔اسے کھانے کی کہہ کر وہ کمبل لے کر بیٹھک میں چلا گیا۔

ایمان نے جلدی سے سالن گرم کیا اور جب ہاٹ پاٹ کھولا تو آدھی روٹی اسکا منہ چڑھا رہی تھی۔ دل میں آیا کہ ابھی جا کر وہ بھی عرشمان کے منہ میں ٹھونس آئے مگر معاملہ بھوک کا تھا اس نے وہی کھا کر اللہ کا شکر ادا کیا۔

◈

"مجھے گھر جانا ہے۔"

جب وہ شام کو گھر آیا تو ایمان نے اس سے کہا۔

اسے یہاں آئے 15 دن ہو گئے تھے۔پورا دن وہ اکیلی یہاں بور ہو گئی تھی راستوں کا بھی اسے پتہ نہیں تھا کہ باہر کی ہوا کا ہی مزہ لے لے۔

"اتنی جلدی میرے ساتھ رہ کر دل بھر گیا۔تم نے زندگی بھر ہمسفر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔"

عرشمان مذاق اڑاتے لہجے میں بولا۔

"میں نے ایسا تو نہیں کہا، میں یہاں اکیلے بور ہو جاتی ہوں۔"

ایمان نے انگلیاں مروڑتے ہوئے کہا

"اب تمہاری باقی کی زندگی ایسے ہی گزرے گی۔۔۔۔

چھوڑ دوں گا کل۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عرشمان نے کچھ توقف بعد کہا۔

"کیا آپ مجھے معاف نہیں کر سکتے؟"

ایمان نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

ایک پل میں عرشمان کے اعصاب تن گئے تھے اس نے زور سے مٹھیاں بھینچ لی اور جب بولا تو لہجہ زہر سے بھی کڑوا تھا۔

"نہیں، کبھی نہیں تم معافی کے قابل ہی نہیں ہو۔ تم نے دل کیساتھ میرے اعتبار اور مان کا بھی خون کیا ہے میں چاہ کر بھی کسی کو بہن نہیں بنا سکوں گا۔"

"میں اپنی غلطی مانتی ہوں پلیز معاف کر دیں آپ جیسا کہیں گے وہی کروں گی آپ کے رنگ میں ڈھل جاؤں گی مگر یہ آپ سب کی بے رخی مجھے مار ڈالے گی۔"

وہ رونے لگی تھی۔

مگر عرشمان جھٹکے سے اٹھا تھا۔

"میری نظر میں تم بے حیا لڑکی ہو اگر بابا کا خیال نہ ہوتا تو ابھی کے ابھی۔۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رک گیا تھا۔

"تیار رہنا کل چھوڑ آؤں گا گھر۔"

وہ تیزی سے کہتا باہر نکل گیا مگر وہ روتے ہوئے فرش پر بیٹھ گئی اسکا دل چاہ رہا تھا چیخ چیخ کر روئے وہ نادانی میں اپنا سب کچھ گنوا بیٹھی تھی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial

مری پاگل سی محبت تمہیں یاد آئے گی
جب چاند ستارے چمک رہے ہوں گے

جب یادوں کے پھول مہک رہے ہوں گے
جب نیند کو نین ترس رہے ہوں گے

میری پاگل سی محبت تمہیں یاد آئے گی
جب تنہائی سے دل گھبرائے گا

جب تمہیں اکیلا پن ستائے گا
جب کوئی خواب ہی نہیں آئے گا

جب پھول کتابوں میں رہ جائیں گے
میری پاگل سی محبت تمہیں یاد آئے گی۔

Classic Urdu Material
کلاسک اردو میٹیریل
https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اگلے روز عرشمان اسے گھر چھوڑ آیا تھا اس نے بھی دل میں ایک فیصلہ کر لیا تھا وہی فیصلہ جو چند برس قبل اسکے باپ زیب یزدانی نے کیا تھا۔

اسے یہاں آئے ایک ماہ ہونے کو آیا تھا مگر مڑ کر کسی نے خبر تک نہیں لی تھی۔مگر اب اسے بھی کسی کے پیار کا انتظار نہیں تھا۔

کبھی کبھی انسان اپنوں کی چاہت کا طلب گار ہوتا ہے اسے ہر لمحہ اپنوں کی یاد تڑپاتی ہے اپنوں کے پاس جانے ان کی توجہ پانے کی تڑپ ہوتی ہے، شدّت ہوتی ہے مگر جب بار بار وہ انسان دھتکارا جائے اسے بے رُخی اور نفرت کا سامنا کرنا پڑے تو آہستہ آہستہ انسان کی یہ شدّت مانند پڑ جاتی ہے اسکا انتظار ختم ہونے لگتا ہے اور ایک وقت آتا ہے کوئی طلب باقی نہیں رہتی انسان اپنے آپ میں رہنا پسند کرنے لگتا ہے۔

وقت گزرتا جا رہا تھا وہ بھی جینا سیکھ گئی تھی ہنسنا سیکھ گئی تھی۔ وقت سب سکھا دیتا ہے دکھ میں ہنسنا ، غم چھپانا، درد سہنا اور صبر کرتے رہنا۔سب کچھ وہ بھی وقت کے رنگ میں ڈھل گئی تھی۔۔

وہ صبح کی نماز پڑھ کر سو گئی تھی اب جب آنکھ کھلی تو صبح کے 10 بج رہے تھے۔ فریش ہو کر کچن میں آئی اور اپنے لیے ناشتہ بنانے لگی تبھی دروازہ ناک ہوا۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے سعد کھڑا تھا وہ اسے لے کر کچن میں ہی آگئی۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج سنڈے تھا اور سنڈے کو سعد یا ارم اس کو وقت دینے اسکے ہی فلیٹ پر آجاتے تھے ارم نہ بھی آتی مگر سعد ضرور آتا تھا۔ اس کی شرارت بھری باتوں کو سن کر وہ جی بھر کر ہنستی۔ اسے اکثر ماضی یاد آ جاتا جب وہ بھی سعد کی طرح شرارتیں کرتی تھی باتیں کرتی تھی۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کیا ابھی۔"

سعد نے اسے آملیٹ بناتے دیکھ کر کہا۔

"نہیں نماز کے بعد سو گئی تھی ابھی کچھ دیر پہلے آنکھ کھلی۔"

ایمان نے آملیٹ پلیٹ میں رکھتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر ناشتہ کر کے تیار ہو جائیں میں آپ کو اپنے گھر لے کر جاؤں گا۔"

سعد نے کچن میں رکھے اسٹول پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"کیوں بھئی آج کیا خاص بات ہے جو گھر لے کر جاؤ گے؟"

اس نے ٹیبل پر ناشتہ سیٹ کیا اور دوسرا اسٹول گھسیٹ کر خود بھی بیٹھ گئی۔

"یہ لو میرے ساتھ ناشتہ کرو۔"

ایمان نے سعد کو بھی دعوت دی۔

"آپ ویسے بن رہی ہیں یا سچ میں آپ کو کچھ نہیں پتہ۔"

سعد نے اسکی ناشتے کی آفر کو اگنور کرتے ہوئے کہا۔

"میں سمجھی نہیں۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے نوالا منہ میں چبھاتے ہوئے کہا۔

''عرشمان بھائی آئے ہیں۔''

سعد کے کہنے پر اسے اُچھو لگا اس نے جلدی سے جوس کے گھونٹ بھرے۔

''کب؟ :

ایمان نے خود کو نارمل کرتے ہوئے کہا۔

''کل رات کو۔ماما نے مجھے بھیجا ہے کہ آپ کو لے آؤں۔''

سعد نے اپنے آنے کی وجہ بھی بتا دی۔

''میں نہیں جا رہی۔:

ایمان نے دوٹوک انداز میں کہا...

''مگر کیوں، کہیں آپ دونوں میں کوئی ناراضگی تو نہیں چل رہی وہ بھی کچھ پریشان سے ہیں اور آپ بھی ان کا نام سن کر۔۔۔''

سعد نے ادھوری بات چھوڑ دی۔

''ایسا کچھ نہیں ہے سعد۔''

ایمان نے نرمی سے کہا۔

''پھر چلیں میرے ساتھ۔''

سعد اسے اپنے ساتھ لے جانے پر بضد تھا۔

"میں نہیں جاؤں گی تم کہہ دینا میں گھر پر نہیں ہوں۔ زیادہ اسمارٹ بننے کی کوشش مت کرنا ہاں۔اوکے۔"

ایمان نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا۔

"اوکے آپی جا رہا ہوں۔"

سعد اٹھ کر ہاتھ ہلاتا باہر نکل گیا۔

سعد نے گھر جا کر فہد اور عشاء کو بتا دیا کہ وہ گھر پر نہیں ہے مگر عرشمان کو بتایا کہ

"وہ آنا نہیں چاہتی آپ منا لیں جا کر۔"

عرشمان کو سخت صدمہ ہوا۔

"میرے یہاں آنے سے اسے کوئی خوشی نہیں ہوئی۔"

"میں کیوں منا کر لاؤں اسے اگر اسے اپنی غلطی کا احساس ہوتا تو خود یہاں آتی۔"

عرشمان کے دل میں بدگمانیاں جگہ لے رہی تھی اور دوسری طرف ایمان اس سے بھی زیادہ شاکڈ تھی۔

"کسی نے بھی مجھے اس کے آنے کی خبر نہیں کی-----

شاید وہ یہاں مجھ سے ملنے ہی آئے ہیں---"

"آنکھوں میں امید کے دیپ پھر سے جلنے لگے تھے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے جلدی سے گھر کی صفائی کی اور شاور لے کر لیمن کلر کا لان کا سوٹ پہنا اور لائٹ میک اپ کر کے لاؤنج میں اس کے انتظار میں بیٹھ گئی۔

ظہر سے عصر ہوئی عصر سے مغرب۔ مگر عرشمان نہ آیا وہ نماز پڑھ کر بھی اس کے آنے کی دُعا مانگنے لگی مگر اس نے نہیں آنا تھا وہ نہ آیا۔

اس کی تمام امیدیں اس کے اپنی طرف لوٹنے کی ٹوٹ گئی تھی وہ عشاء کی نماز پڑھ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی آج نہ جانے کتنے دنوں بعد پھر اسکا ضبط ٹوٹ گیا تھا وہ روتے روتے جائے نماز پر ہی سو گئی۔کتنا سکون دیتا ہے نا جائے نماز پر سونا ایسا لگتا ہے یہ انسانوں کی نہیں کوئی اور ہی دنیا ہے جہاں غم اور دکھ نہیں ہیں بس سکون ہی سکون ہے ایسا سکون جہان کوئی غم نہیں جہاں سارے دکھ ،درد کم ہو جاتے ہیں

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com

۞

عرشمان کے واپس پاکستان جانے کی خبر سن کر اس نے پاکستان کال کی۔ جہانزیب سے سرسری سی بات کر کے اس نے کریم یزدانی سے بات کی

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"دادا جان کیسے ہیں؟"

وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی اسکا دل چاہ رہا تھا وہ کریم یزدانی کی مہربان آغوش میں پناہ لے لے۔

"ٹھیک ہوں، لگتا ہے دل لگ گیا ہے وہاں پر ہماری تو یاد آتی ہی نہیں تمہیں۔"

کریم یزدانی نے پیار بھرا شکوہ کیا۔

"وہ کونسا پل ہے دادا جان جب آپ لوگ نہ یاد آئے ہوں بس دن کو جاب پر جاتی ہوں اور رات کو نیند جلدی آجاتی ہے۔"

اس نے وضاحت کی۔

"تم جاب کرتی ہو؟"

کریم یزدانی نے اچنبھے سے پوچھا۔

"ہاں دادا جان!...بوریت اور اذیت سے بچنے کے لیے مصروف رکھنا پڑتا ہے خود کو۔ بابا جان کو معلوم ہے میری جاب کا۔"

ایمان نے تفصیل سے بتایا۔

"کیا بیٹا اپنی جوانی پردیس میں برباد کر رہی ہو اپنے ملک آجاؤ خوش رہو خوشیاں بانٹو۔ تمہارے باپ نے بھی ساری جوانی پردیس میں گزاری۔اب تم اس کے نقشِ قدم پر چل رہی ہو۔ میری مانو تو آجاؤ دادا جان کے پاس۔تمہارے جانے کے بعد گھر ویران لگتا ہے۔"

کریم یزدانی کی آنکھیں بھیگ گئی۔

"دادا جان آپ تو میری مجبوریاں سمجھتے ہیں نا۔"

اس کی گھگھی بھی بند ہو رہی تھی وہ اپنوں میں جانا چاہتی تھی مگر ان کی بے رُخی اس تنہائی سے کہیں زیادہ جان لیوا تھی۔

"میں سمجھاؤں گا ان سب کو۔ میری طبیعت بھی ٹھیک نہیں رہتی کیا پتہ کب۔۔۔"

"اس سے آگے ایک لفظ بھی مت کہنا دادا جان۔"

ایمان ان کی بات کاٹ کر بولی۔

"آجاؤں گی واپس بس کچھ ماہ کی بات ہے۔"

ایمان نے واپسی کی ہامی بھری تھی۔

"خوش رہو بیٹا میری نصیحتوں پر عمل کرنا اللہ حافظ۔"

اس نے بھی دھیمی آواز میں اللہ حافظ کہہ کر کال بند کر دی۔

دن ہفتوں میں بدلتے رہے اور ہفتے مہینوں میں وہ نہیں جانتی تھی دادا جان نے اسکے ماں باپ سے بات کی یا نہیں مگر اسے کسی نے واپس نہیں بلایا تھا اب اس نے واپسی کی اُمیدیں چھوڑ دی تھی یہاں پر ہی دل لگا لیا تھا۔

"بابا جان کی طبیعت کل سے بہت خراب ہے آپ آج آفس جانے کو چھوڑیں۔"

زیب آفس جانے کے کیے تیار ہو رہا تھا۔ جب عائشہ نے کہا۔

"ڈاکٹر دو دن بعد چیک اپ کرتا ہے کچھ افاقہ نہیں ہوا کیا۔"

زیب کو حیرت ہوئی۔

"نہیں ان کی کھانسی شدید سے شدید ہوتی جا رہی ہے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

عائشہ نے پریشانی سے کہا۔

"عرشمان کدھر ہے؟ " جہانزیب نے آفس کا ارادہ ترک کر دیا۔

"کل مری چلا گیا تھا۔"

"اوہ سوری اس نے مجھے بتایا تھا مگر یاد نہیں رہا۔چلو بابا جان کے پاس۔"

وہ دونوں کریم یزدانی کے کمرے کی طرف بڑھے۔

کریم یزدانی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے آنکھیں موندے بیٹھے تھے بڑھاپا۔اب ان ہر حاوی ہو رہا تھا وہ اب ہڈیوں کا ڈھانچہ رہ گئے تھے سائیڈ ٹیبل پر ادویات کا ڈھیر تھا اور پانی کا جگ رکھا تھا۔

"بابا جان سو رہے ہیں؟"

زیب نے ان کے پاس بیڈ کے کنارے بیٹھتے ہوئے کہا۔

"نہیں بیٹا۔"

کریم یزدانی نے آنکھیں وا کر کے واپس بند کر دی۔

" میری زندگی کا کچھ بھروسہ نہیں بڑھاپا اب لگتا ہے جان لے کر چھوڑے گا۔۔۔ "

انہیں پھر کھانسی کا دورہ پڑا تھا زیب نے سائڈ ٹیبل سے پانی کا گلاس لے کر انکے منہ سے لگایا۔

''میں آپ سب کو خوش دیکھنا چاہتا ہوں وہ پھول جیسی بچی پردیس کاٹ رہی ہے عرشمان مری میں جا بسا ہے۔سچ پوچھو تو گھر کی ویرانیوں نے میرا دل زندگی سے کھٹا کر دیا ہے۔تم دونوں سمجھتے نہیں ہو۔''

بار بار کھانسی کی وجہ سے ان سے بولنا محال تھا۔

''بیٹا اسے معاف کر دو۔جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔اسلام میں تو کزن سے نکاح جائز اور حلال ہے اور ہم کون ہوتے ہی اس کے قانون توڑنے والے۔ نامحرم رشتوں کو محرم سے تشبیہ دینے والے۔ایمان نے سوچ بدلی ہے ہماری اور اسکے لیے اسے تکالیف کا سامنا کرنا تھا ہر بُری چیز کو ختم کرنے کے لیے دکھوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے نفرتوں کو جھیلنا پڑتا ہے مگر یہ نہ ہو وہ بچی کہیں بکھر جائے سنبھال لو اس کو بلا لو واپس۔ وہ تم دونوں اور عرشمان کے بلانے کی منتظر ہے۔''

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ کچھ توقف کے بعد گویا ہوئے۔

''آپ کی بات تو ٹھیک ہے بابا جان مگر ----

''میں جانتا ہوں جو تم کہنا چاہتے ہو بیٹا مگر معاف کر دو اسے، معاف کرنے والا خدا کو پسند ہے۔''

''بلا لوں گا اسے میری بیٹی ہے مجھے بھی بہت پیاری ہے۔''

زیب نے سر جھکا کر کہا۔

کریم یزدانی ہولے سے مسکرادیے۔

"آپ رو رہے ہیں؟"

ان کی آنکھوں پر چمکتے آنسو دیکھ کر زیب بولا۔

"سینے میں جلن سی محسوس ہو رہی ہے" وہ بمشکل بولے۔

زیب نے جلدی سے ڈاکٹر کو کال کر کے بلایا۔ڈاکٹر نے چیک اپ کے بعد دوائیاں لکھ دی تھی جو لینے سے طبیعت ٹھیک تو نہیں ہوئی البتہ اور زیادہ بگڑ گئی تھی۔

"ایمان کو بُلا لو واپس۔"

وہ بار بار یہی بات دوہرا رہے تھے شاید انہیں اپنی زندگی کا اعتبار نہیں تھا۔

جہانزیب نے فہد کو کال کر کے ایمان کی واپسی کی سیٹ کنفرم کرنے کا کہا۔ایمان کریم یزدانی کی خراب طبیعت کا سن کر ان کے پاس جانے کے لیے تڑپ رہی تھی رو رو کر اسکا برا حال تھا۔۔

واپسی کی سیٹ کنفرم ہو گئی تھی یہ اس کی بد قسمتی تھی کہ اس کے پاکستان آنے سے دو دن قبل ہی کریم یزدانی اس جہاں سے دوسرے جہاں میں منتقل ہو گئے۔

ایمل پاکستان آکر شاہ زیب کے ساتھ مل کر بلک بلک کر روئی تھی۔اس کی زندگی میں ایک اور کاش کا اضافہ ہو گیا تھا۔

"کاش دادا جان کی زندگی میں ان سے ایک بار مل لیتی، ان سے باتیں کر لیتی یا ان کے سینے سے لگ جاتی"

وہ ان کے کمرے میں جا کر ان کی چیزوں کو دیکھ کر رونے لگتی۔ماضی کی ہر بات اسے رُلا رہی تھی ان کی باتیں ان کی یادیں اور آخری بار کی گئی ان کی نصیحتیں۔

کسی نے اسے چپ کروانے کی کوشش نہیں کی تھی سب اسے دل کھول کر رونے کا موقع دے رہے تھے۔

وہ اپنی باتوں اور پچھتاوؤں پر رو رہی تھی کوئی کسی کے لیے نہیں روتا بس کسی کا دکھ اور تڑپ دیکھ کر اپنا ماضی سامنے آجاتا ہے۔گزرے وقتوں کی تلخیاں سامنے آجاتی ہیں اور آنسو آنکھوں سے پھسلتے جاتے ہیں۔

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسے پاکستان آئے ایک ہفتہ ہو گیا تھا زیب اور عائشہ کا رویہ اس سے کچھ بہتر تھا مگر عرشمان سے اس کا سامنا نہیں ہوا تھا۔

"بابا جان میں واپس جانا چاہتی ہوں۔" وہ ان کے کمرے میں کھڑی تھی

"کیوں؟"

زیب نے حیرت سے اپنی بیٹی کو دیکھا شلوار قمیص میں ملبوس سر پر دوپٹہ اوڑھے وہ بہت پُر سکون تھی۔

''ہم تمہاری غلطی معاف-----

''کون سی غلطی ماما''

اس نے عائشہ کی بات کو کاٹ کر کہا۔

''میری غلطی صرف اتنی ہے کہ میں نے لوگوں کی باتوں کو سنا اس پر تحقیق بھی کی مگر اس کو آپ کے ساتھ ڈسکس نہیں کیا۔ غلطی تو آپ کی ہے ایک حقیقت کو مجھ سے اتنی دیر چھپائے رکھا ایک بار بتا دیتی آپ کہ ''عرشمان تمہارا بھائی نہیں ہے مگر اسے بھائی سے کم نہ سمجھنا'' تو شاید ان کے بارے میں ایسا ویسا کچھ سوچتی بھی نہ--

(دروازے کے ہینڈل پر رکھا عرشمان کا ہاتھ رُک گیا)

مگر مجھے آپ لوگوں نے کچھ نہیں بتایا اور جب یہ حقیقت دوسرے لوگوں سے غلط انداز میں پتہ چلی تو میں نے غلط ہی سوچنا تھا''

وہ پھٹ پڑی تھی۔

''کس نے تمہیں یہ حقیقت بتائی تھی اور کیا کہا گیا تھا تم سے؟''

عائشہ نے اس کے پاس آکر پوچھا۔

ایمان نے سارے واقعہ زیب اور عائشہ کے گوش گزار کیا۔ان دونوں نے اپنا ماتھا پیٹ لیا اور باہر کھڑے عرشمان کی حالت غیر ہو رہی تھی وہ بمشکل خود کو سنبھال کر اپنے کمرے تک لے کر آیا۔

"آپ سب نے مجھے ڈانٹا مگر کبھی یہ نہیں پوچھا کہ یہ غلطی مجھ سے کیوں ہوئی ہے کیا وجہ ہے۔؟ آنسو اسکا چہرہ تر کر رہے تھے۔

"اگر بچی کے ذہن میں یہ بات ڈال دی جائے کہ یہ شخص تمہارا جیون ساتھی بنے گا تو وہ اسے ہی چاہے گی اسے ہی سوچے گی اس میں میرا کیا قصور تھا"

اسکی گھگھی بند ہوگئی تھی۔

عائشہ نے آگے بڑھ کر اسے سینے سے لگا لیا۔

وہ تینوں رو رہے تھے۔

"معاف کر دو ہمیں بیٹا ہم تمہیں سمجھ نہ سکے۔"

https://www.classicurdumaterial.com/

زیب نے ہاتھ جوڑے تھے

Support@classicurdumaterial.com

ایمان نے جلدی سے جہانزیب کے ہاتھ تھام لیے۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"نہیں بابا مجھے آپ سے کوئی گلہ نہیں میرے لیے یہی کافی ہے کہ آپ کے دل میرے لیے جو میل تھا وہ دور ہو گیا۔"

دل کے میل دھل گئے تھے۔وہ زیب اور عائشہ کو منانے میں کامیاب ہو گئی تھی اب عرشمان کو منانے کا پہاڑ اس نے سر کرنا تھا۔

وہ اپنے کمرے میں ٹھہری ہوئی تھی عرشمان کے کمرے میں جانے کی غلطی اس نے نہیں کی تھی مگر آج وہ عرشمان سے بات کرنے کے لیے اس کے کمرے میں بالکنی کے پاس کھڑی اسکے کمرے میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

دروازہ کھلنے کی چرچراہٹ سن کر اس نے مڑ کر دیکھا عرشمان کمرے میں آیا تھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔"

عرشمان کے پاس آنے پر ایمان نے کہا۔

"مجھے بھی تم سے بات کرنی تھی"

عرشمان نے سر کھجایا

"آپ کہیں کیا کہنا ہے۔"

وہ سنجیدہ تھی۔وہ جانتا تھا ایمان اس سے معافی مانگے گی اس سے پیشتر ہی عرشمان نے ہاتھ جوڑ کر کہا

"سوری امی۔"

ایمان نے مڑ کر اسے دیکھا تھا وہ سوچ رہی تھی شاید وہ مذاق کر رہا ہے مگر اسکے چہرے پر ایسے کوئی تاثرات نہیں تھے۔

"میں نے تمہیں ڈانٹا غلط باتیں کہی طنز کیے مجھے معاف کر دو پلیز۔"

عرشمان نے مجرم کی طرح سر جھکا کر کہا۔

ایمان کی آنکھوں میں آنسو آگئے اس کی دعائیں خدا نے سن لی تھی وہ آج کامیاب ہو گئی تھی۔

"پلیز آج جی بھر کر رو لو پھر کبھی تمہاری آنکھوں میں آنسو نہیں آنا چاہیے۔ بہت رو لیا تم نے اب اور نہیں۔"

عرشمان نے اسکے آنسو صاف کیے۔

"یہ تو خوشی کے آنسو ہیں۔"

وہ مسکرائی۔

"تم نے مجھے معاف کر دیا نا۔" عرشمان تصدیق چاہی

ایمان نے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ سب کی بے رُخی اور ناراضگی سے مجھ پر بہت سی حقیقتیں آشکار ہوئی ہیں۔"

عرشمان نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے بیڈ پر بٹھایا اور خود بھی اس کے ساتھ بیٹھ گیا۔

کون سی حقیقتیں؟

"یہی کہ خدا اپنے بندوں سے بہت زیادہ محبت کرتا ہے بہت ہی زیادہ جس کا اندازہ ہم کر ہی نہیں سکتے۔پتہ ہے میں ماما بابا اور آپ کی بہت زیادہ لاڈلی تھی مگر میری ایک غلطی پر آپ اپنا دل بڑا کر کے مجھے معاف نہ کر سکے بلکہ سزا دی مجھے۔ مگر اس خدا سے میں نے ایک بار گڑگڑا کر معافی مانگی اور اس نے مجھے معاف کر دیا وہ گناہ جن کا کوئی حساب نہیں۔ ہر روز مجھے پانچ بار اپنی بارگاہ میں بُلاتا رہا۔"

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی آنکھیں پھر بھیگنے لگی تھی۔

"مگر یہ آپ کی دی گئی سزا میرے لیے مصیبت نہیں تھی جو مصیبت آپکو اللہ کی طرف رجوع کر دے وہ مصیبت نہیں رحمت ہے۔"

ایمان مسکرائی تھی عرشمان بغور اسکا چہرہ تک رہا تھا کتنی بدل گئی تھی وہ۔ دوپٹہ جو ہر وقت شانوں پر جھولتا وہ آج سَر پر جم گیا تھا چہرے پر شرارت کی جگہ سکون تھا۔

"بہت مہربانیاں ہیں مجھ پر خدا کی۔جنکا کبھی شکر ادا نہیں کر سکتی۔"

وہ دھیمے لہجے میں بولی۔

"اور مجھ پر بھی بہت بڑی مہربانی خدا نے کی ہے۔" عرشمان نے شریر لہجے میں کہا ایمان نے اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا۔

https://www.classicurdumaterial.com/

"میری بیوی خود چل کر میرے کمرے میں آئی ہے یہ مہربانی کیا کم ہے"

Support@classicurdumaterial.com

عرشمان کی بات پر ایمان جھینپ گئی جس پر عرشمان کا بلند قہقہہ کمرے میں گونجا۔۔

https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بے شک اس کے صبر اور استقامت نے اسے پھر سے محبتوں سے نوازا تھا۔ آنے والا سال جس میں چند دن باقی تھی ان کے لیے بہت سی خوشیوں اور مسکراہٹوں کا پیمان تھا۔

آؤ مل کر کریں یہ دُعا دونوں

اب کہ یہ سال، تیرا میرا ہو۔

ـــــــــ ختم شد ـــــــــ

https://www.classicurdumaterial.com/
Support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/